روزنامہ رحمان ایکسپریس دہلی

दैनिक रहमान एक्सप्रेस

E-mail.:rehmanexpressdaily@gmail.com

Daily REHMAN EXPRESS

FRIDAY, 07 FEBRUARY, 2025 | Vol. :8 Issue:188 | R.N.I.No DELURD/2017/72701 | ₹2 قیمت:2 | صفحات:8 | جمعہ، ۷ فروری 2025 بمطابق ۸، شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ

غیر مجاز تارکین وطن کی واپسی قوانین کے مطابق: جے شنکر

وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پارلیمنٹ میں وضاحت کی کہ امریکہ سے ہندوستانیوں کی ملک بدری کوئی نیا معاملہ نہیں، یہ عمل کئی سالوں سے جاری ہے۔ حکومت یقینی بنا رہی ہے کہ کسی کے ساتھ غیر انسانی سلوک نہ ہو

نئی دہلی، 06 فروری (یو این آئی) وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے آج پارلیمنٹ میں کہا کہ امریکہ میں غیر قانونی طور پر رہنے والے ہندوستانی شہریوں کی وطن واپسی سے متعلق دفعات کے مطابق ہوئی۔ ڈاکٹر جے شنکر نے آج لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں ہندوستانی شہریوں کو امریکہ سے واپس بھیجے جانے کے معاملے پر اپنے بیان میں کہا کہ حکومت صرف قانونی تحریک کے حق میں ہے اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کی کوشش کرتی ہے۔ امریکہ سے جو بھی واپسی ہو رہی ہے، ان کی پہچان بھی ہوئی ہے اور ہوتی رہے گی اور اس عمل میں بین الاقوامی قوانین کو یقینی بنایا جائے گا۔ وزیر خارجہ نے 2009 سے 2024 تک غیر مجاز شہریوں کی واپسی کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے اور اس کے لیے بین الاقوامی سطح پر قائم کردہ قوانین اور طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2009 میں 734 شہریوں کو وطن واپس بھیجا گیا۔ اسی طرح 2010 میں 799، 2011 میں 597، 2012 میں 530، 2013 میں 515 اور 2014 میں 591 شہری واپس آئے۔ جو غیر قانونی طور پر ہندوستان سے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمل طویل عرصے سے امریکہ سے اخراج کا عمل مسلسل جاری ہے اور ہر سال ہوتا ہے۔ تمام واپسی مقررہ معیاری طریقہ کار کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اس کے لیے سیول اور فوجی طیارے استعمال کیے جاتے ہیں۔ حکومت نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ہر شخص کی عزت کا احترام کیا جائے گا اور قوانین پر عمل کیا جائے گا۔ ڈائرکٹ شنکر نے کہا کہ امریکہ میں ملک بدری امیگریشن اور کسٹمز انفورسمنٹ کے اہلکار کرتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ یہ معیاری آپریٹنگ طریقہ کار امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (آئی سی ای) کے ذریعے ہوائی جہاز کے ذریعے ملک بدری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ 2012 سے نافذ العمل ہے، جس سے ملک بدری کے کنٹرول میں مدد ملتی ہے۔ تاہم ہمیں آئی سی ای کی طرف سے مطلع کیا گیا ہے کہ خواتین اور بچوں پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ مزید برآں پرواز کے دوران ملک بدر ہونے والوں کی خوراک اور ممکنہ طبی ہنگامی صورتحال اور دیگر ضروریات پر توجہ دی جاتی ہے۔ 5 فروری کو امریکہ کی طرف سے بھیجے گئے طیاروں کے لیے سابقہ طریقہ کار سے کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یقیناً، ہم امریکی حکومت کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے۔

آبی نقل و حمل و سیاحت کو مضبوط کرے گی یوگی حکومت

لکھنؤ:06 فروری (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے ریاست میں آبی نقل و حمل اور آبی سیاحت کو فروغ دینے کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے اتر پردیش ان لینڈ واٹر ویز اتھارٹی کی تشکیل کو منظوری دے دی ہے۔ اتھارٹی کے کاموں کو بہتر ڈھنگ سے چلانے کے لئے اتر پردیش آبی ٹرانسپورٹ اتھارٹی مینول۔2025 کو جاری کیا گیا ہے۔ یوگی کابینہ نے اس مینول پر مہر ثبت کر دی ہے۔ وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ نے جمعرات کو لوک بھون میں ایک پریس کانفرنس میں کابینہ کے فیصلوں کے بارے میں جانکاری دی۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس میں 12 تجاویز پر غور کیا گیا۔ ایک کو چھوڑ کر ان میں سے 11 کو کابینہ کی منظوری مل گئی ہے۔ غور طلب ہے کہ ملک میں 111 قومی آبی گزرگاہوں کا اعلان کیا گیا ہے جن میں سے گنگا، جمنا سمیت کل 11 قومی آبی گزرگاہیں اتر پردیش میں موجود ہیں۔ یہ اتھارٹی آبی گزرگاہوں کے ذریعے نقل و حمل کو کفایت شعاری اور آسان بنانے کے مقصد سے قائم کی جا رہی ہے۔ حکومت کا خیال ہے کہ واٹر ٹرانسپورٹ سسٹم کی ترقی سے ٹرانسپورٹ کے دیگر طریقوں پر دباؤ کم ہوگا اور کاروباری سرگرمیوں کو بھی فروغ ملے گا۔ اتھارٹی کی سربراہی وزیر اعلیٰ کے ذریعہ نامزد وزیر ٹرانسپورٹ یا اندرون ملک آبی گزرگاہ، جہاز رانی، نیوی گیشن، بندرگاہوں اور سمندری امور کے ماہر کے ذریعہ کی جائے گی۔ ایسے ماہر افراد میں سے ایک کو ریاستی حکومت کی طرف سے وائس چیئرمین کے طور پر مقرر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ محکمہ خزانہ، تعمیرات عامہ، سیاحت، ثقافت، آبپاشی اور آبی وسائل اور جنگلات و ماحولیات کے ایڈیشنل چیف سکریٹری یا پرنسپل سکریٹری اس اتھارٹی کے ممبر ہوں گے۔ اس کے علاوہ ان لینڈ واٹر ویز اتھارٹی آف انڈیا (IWAI) کے چیئرمین کی طرف سے نامزد کردہ ایک نمائندہ کو بھی بطور رکن شامل کیا جائے گا۔ اتر پردیش کے ٹرانسپورٹ کمشنر اس اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ہوں گے۔ اس اتھارٹی کے تحت مختلف اہم پروویژن کو شامل کیا گیا ہے۔ ان میں صدر اور نائب صدر کے اختیارات اور ذمہ داری، مالیاتی انتظام، سکریٹریٹ، میٹنگ کا عمل، کورم، علاقائی کمیٹیوں کی تشکیل، آپریشن کی عمل، اراکین کا معاوضہ، ماہرین کا پینل، بجٹ کا عمل، پارلیمنٹ کا پینل، بجٹ، اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ سے جڑے اصولوں کو شامل کیا ہے۔ اتر پردیش کی حکومت آبی نقل و حمل کے ساتھ آبی سیاحت کو فروغ دینے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

اکھلیش نے ملکی پور ضمنی الیکشن میں گھپلے بازی کا الزام لگایا

لکھنؤ:06 فروری (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے اجودھیا کے ملکی پور اسمبلی ضمنی الیکشن میں بڑے پیمانے پر گھپلے بازی کا الزام لگایا اور کہا کہ الیکشن کمیشن نے شکایت ملنے کے بعد بھی کوئی کارروائی نہیں کی۔ یادو نے جمعرات کو کہا کہ بی جے پی حکومت کے اشارے پر بڑے پیمانے پر گھپلے بازی، بے ایمانی ہوئی۔ الیکشن کمیشن سے پارٹی نے گھپلے بازی، فرضی ووٹنگ، بوتھ ایجنٹوں کو دھمکی دینے، بوتھوں سے بھگا دینے کی تقریبا 500 شکایات کیں۔ لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو جو کام کرنا چاہئے وہ نہیں کر رہا ہے۔ بی جے پی حکومت نے ذات کی بنیاد پر افسر، ملازم اور بی ایل او کی پوسٹنگ کی۔ اجودھیا کے اے ایس پی کو بی جے پی کے لوگ لکھنؤ سے ہدایت دے رہے تھے۔ بی جے پی الیکشن کمیشن میں بے ایمانی کرتی ہے۔ یادو نے کہا کہ ہندوستان جمہوری ملک ہے۔ عوام کو ووٹ دینے کا حق ملا ہوا ہے۔ الیکشن غیر جانبدار اور خوف سے پاک ہونا چاہئے۔ لیکن بی جے پی حکومت نے پولیس انتظامیہ کے ذریعہ کھلے عام گھپلے بازی کی ہے۔ فرضی ووٹ ڈلوائے۔ ووٹروں کو ووٹ ڈالنے سے روکنے کے لئے دھمکایا گیا۔ شکایات کے بعد بھی الیکشن کمیشن نے کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شفیع آباد ایس ایس پی کی شہ پر تھانہ انچارج نے ایس پی لیڈر پردیپ یادو کو فون پر دھمکی دی۔ گالیاں دیں۔ گھر جاکر پیٹا۔ الیکشن کمیشن سے شکایت کی گئی۔ کمیشن نے اس پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی۔ ایس ایس پی نے ہی تھانہ انچارج کے ذریعہ سماج وادی پارٹی کے لیڈر کو پٹوایا۔ ایس پی صدر نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے ملکی پور میں الیکشن کرانے والوں کی ذات کی بنیاد پر تعیناتی کی تھی۔ ایس ایس پی راج کرن نیر، ایس ڈی ایم ملکی پور راجیو رتن سنگھ، سی او ملکی پور شریش ترپاٹھی، تھانہ عنایت نگر ایس او دیوچندر پانڈے، تھانہ کمار گنج ایس او امرجیت سنگھ، تھانہ کنڈاسا سندیپ سنگھ، ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر دنیش تیواری، اے ڈی بیسک کو منصوبہ بند طریقہ سے تعینات کیا گیا۔ عنایت نگر تھانہ دیوچندر پانڈے بی جے پی لیڈر کے خاص رشتہ دار ہیں۔ ضلع اسکول انسپکٹر نے ضمنی الیکشن میں تعیناتی کے لئے ایک ساتھ فہرست جاری کرنے کے بجائے ایک ایک نام کا آرڈر نکالا جس سے الیکشن کرانے والوں کی ذات کا پتہ چلے۔ الیکشن میں ووٹنگ کے دوران کوئی ویڈیو بنا نہیں رکا سکتا لیکن فرضی ووٹنگ میں جب ایک شخص پکڑا گیا تو اس نے خود ویڈیو بات کرانے کی کوشش کی۔ سب ویڈیو دیکھے گئے۔ یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے لوکل چینل سے شکایات کی گئیں لیکن ایک بھی شکایت پر کمیشن نے کارروائی نہیں کی۔ ملکی پور میں ووٹنگ کے دوران بوتھوں پر ووٹ کو لوٹا گیا۔ اس سے پہلے بھی ضمنی الیکشن میں لوٹ ہوئی تھی۔ اگر اس وقت الیکشن کمیشن سخت کارروائی کیا ہوتا تو ملکی پور میں غیر جانبدار الیکشن ہوتا۔ لیکن ملکی پور میں غیر جانبدار الیکشن نہیں ہوا۔ بی جے پی حکومت بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے ذریعہ دیا گیا ایک حق چھین رہی ہے۔

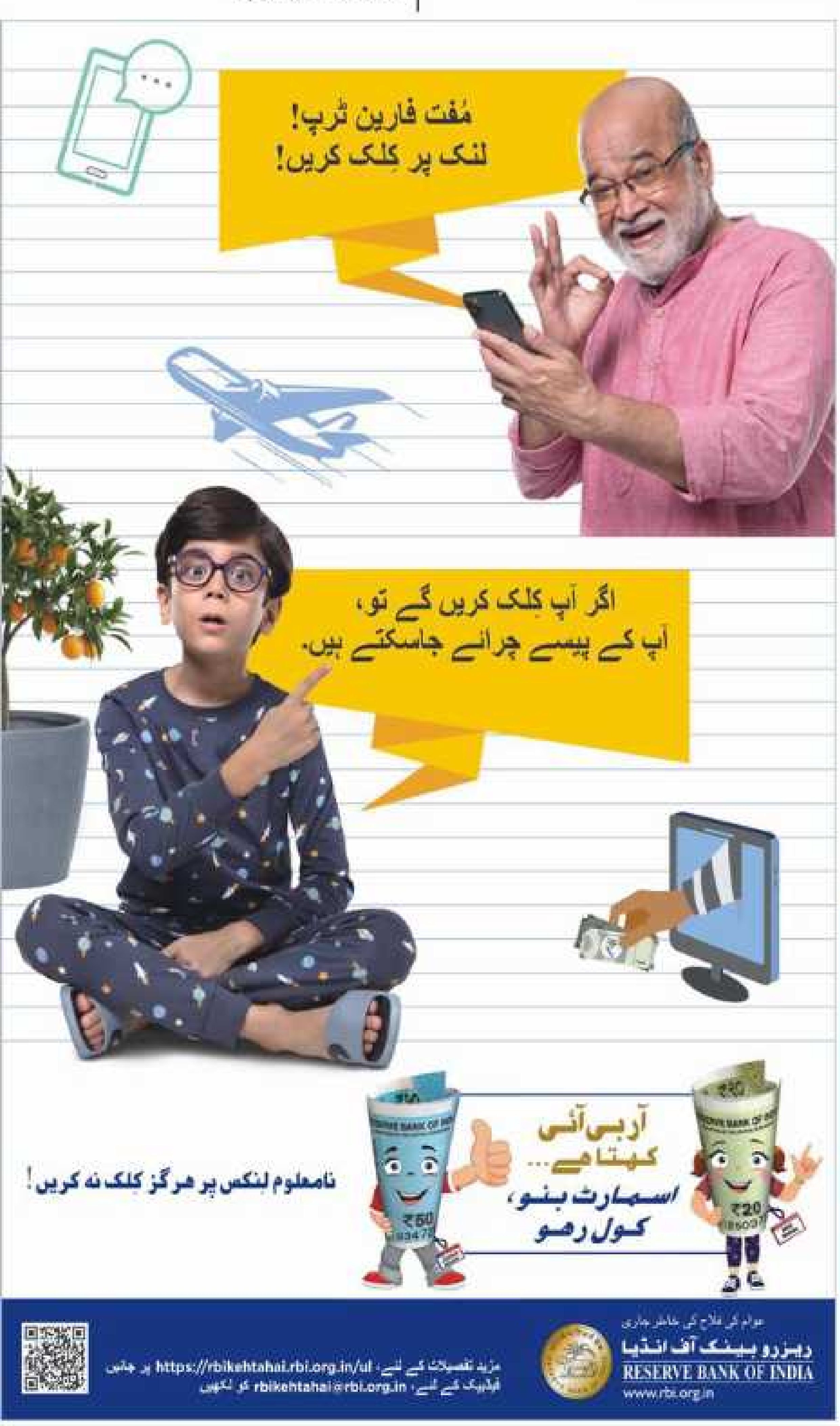

مختصر خبریں

مودی کی تقریر مایوسی سے بھری تھی: کانگریس

نئی دہلی، 06 فروری (یو این آئی) کانگریس نے راجیہ سبھا میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر وزیر اعظم نریندر مودی کی تقریر کو مایوسی سے بھرا بتایا اور کہا کہ ڈیڑھ گھنٹے کے خطاب میں انہوں نے صرف کانگریس کو نشانہ بنایا ہے۔ مسٹر مودی کے خطاب کے بعد کانگریس کے راجیہ سبھا ممبران پرمود تیواری اور جے رام رمیش نے کہا کہ وزیر اعظم کے پاس اپنا کام گنانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اس لیے وہ صرف کانگریس پر تنقید کرتے ہیں۔ ان کی پوری تقریر کے دوران صرف کانگریس ہی ان کا ہدف تھی اور وہ اپنے کام کے حوالے سے جو پیغام دینا چاہیے تھا وہ نہیں دے سکے اور ان کی تقریر مایوسی سے بھری ہوئی تھی۔ مسٹر تیواری نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی ایوان میں آج کی تقریر مایوسی سے بھری تھی، میں اس سے بہت مایوس ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ وزیر اعظم کے پاس اب ملک کو دینے کے لیے کوئی پیغام نہیں بچا ہے اور وہ اپنی حکومت کے کاموں سے تنگ آ چکے ہیں۔ خود مسٹر مودی ملک کے لیے کیا کریں گے یہ نہیں بتایا گیا۔ وہ اپنی تقریر کے دوران صرف کانگریس کے بارے میں ہی بات کرتے رہے۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ مسٹر مودی کی پارلیمنٹ میں 90 منٹ کی تقریر ایک انتخابی تقریر تھی۔ انہوں نے صرف تاریخ کو توڑ مروڑ کر کانگریس کو نشانہ بنایا اور اسے بدنام کرنے کی کوشش کی۔ مسٹر مودی نے ایوان کے اندر 90 منٹ تک صرف جھوٹ بولا ہے۔

تجاوزات کے خلاف کارروائی، 3 کینٹر کا سامان ضبط

جے پور، 06 فروری (یو این آئی) جے پور، راجستھان میں میونسپل کارپوریشن گریٹر کے دائرہ اختیار کے تحت ایس ایم ایس ہسپتال، بنگر، نرائن سنگھ سرکل، راجہ پارک گلی نمبر 06 اور مانسروور زون کے ساتھ مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے مستقل اور عارضی تجاوزات کرنے والوں کے خلاف 03 کینٹر کا سامان ضبط کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر ویجیلنس اجے کمار نے بتایا کہ میونسپل کارپوریشن گریٹر دائرہ اختیار میں ایس ایم ایس ہسپتال، بنگر، نرائن سنگھ سرکل، راجہ پارک گلی نمبر 06 اور مانسروور زون کے ساتھ مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے وی ٹی روڈ میڈیم روڈ مانسروور سے رجت پتھ مانسروور تک اور بھنکروٹا جاٹی مندر کے قریب مستقل/عارضی تجاوزات کو ہٹا دیا گیا۔ مذکورہ کارروائی کے دوران مال کے 03 کنٹینرز کو قبضے میں لے کر گودام بھجوا دیا گیا۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں

نئی دہلی، 6 فروری (یو این آئی) بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ کی واپسی کے باوجود گھریلو سطح پر پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں آج کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے دہلی میں پٹرول 72.94 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 62.87 روپے فی لیٹر رہا۔ تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی معروف کمپنی ہندوستان پٹرولیم کارپوریشن کی ویب سائٹ پر جاری کردہ نرخوں کے مطابق آج ملک میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ممبئی میں پٹرول 104.21 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 15.92 روپے فی لیٹر پر رہا۔ دہلی میں ان کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

اگر ٹرمپ چاہیں تو کیا وہ غزہ پر قبضہ کر سکتے ہیں؟

امریکی صدر غزہ پر قبضہ کیوں کرنا چاہتے ہیں اور کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں؟

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ مل کر ایران کو 'ٹکڑے ٹکڑے' نہیں کرنا چاہتے بلکہ وہ تہران کے ساتھ 'مستند جوہری امن معاہدہ' کرنے کو ترجیح دیں گے۔ پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوبی ضلع کرک میں پولیس چوکی پر شدت پسندوں کے حملے میں تین پولیس اہلکار ہلاک جبکہ 5 زخمی ہوئے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ اور نتن یاہو کی ملاقات کے بعد امریکی صدر کی تجویز: امریکہ غزہ پر 'قبضہ' کرکے اس کی تعمیر نو کر سکتا ہے۔ مصر اور فلسطینی اتھارٹی کے علاوہ بین الاقوامی برادری نے ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کو مسترد کیا ہے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ امریکہ غزہ پر 'قبضہ' کر کے اس کی تعمیر نو کر سکتا ہے۔ اس بارے میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ غزہ پر امریکہ کا بھی کوئی قانونی دعویٰ نہیں رہا ہے اور یہ بالکل غیر واضح ہے کہ ٹرمپ کس طرح غزہ پر امریکی حکمرانی مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ ٹرمپ ماضی قریب میں گرین لینڈ یا پاناما کینال پر امریکہ کے کنٹرول کے حوالے سے بھی بڑے بڑے دعوے کر چکے ہیں اور ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ آیا ٹرمپ کے اس نوعیت کے دعوؤں اور بیانات کا واقعی کوئی مطلب ہے بھی یا وہ ایسا محض اپنی سودے بازی کی پوزیشن کو مستحکم کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ جنگ کے بعد غزہ میں حکمرانی کے معاملے کو لے کر مختلف منصوبوں پر غور اور تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ دسمبر 2024 میں دو اہم فلسطینی دھڑوں، حماس اور الفتح، نے غزہ پر حکمرانی کے لیے ایک مشترکہ انتظامی کمیٹی بنانے پر اتفاق کیا تھا، تاہم یہ معاہدہ صرف اتفاق رائے تک ہی محدود رہا مگر حقیقت میں اس پر کبھی عمل نہ ہو سکا۔ ایک منصوبہ یہ بھی زیر غور آیا کہ غزہ کے لیے ایک بین الاقوامی امن فوج کی تشکیل کی جائے جو ممکنہ طور پر عرب ممالک کے فوجیوں پر مشتمل ہو۔ گذشتہ ماہ خبر رساں ادارے 'رائٹرز' نے رپورٹ کیا تھا کہ غزہ میں فلسطینی اتھارٹی کے قیام میں آنے تک متحدہ عرب امارات، امریکہ اور اسرائیل نے غزہ میں ایک عارضی انتظامیہ کے قیام پر بات چیت کی ہے۔ تاہم اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو پہلے ہی عوامی سطح پر کہہ چکے ہیں کہ جنگ کے بعد غزہ کو چلانے میں فلسطینی اتھارٹی کا کوئی کردار نہیں ہو گا۔ محدود پیمانے پر امریکہ انتظامیہ پہلے ہی زمین کے اس حصے پر موجود ہے۔ ایک امریکی سیکیورٹی فرم نے غزہ شہر کے جنوب میں ایک اہم چیک پوسٹ کی نگرانی کرنے اور شمال کی طرف لوٹنے والے فلسطینیوں کی گاڑیوں کی جانچ پڑتال کے لیے تقریباً 100 سابق امریکی اسپیشل فورسز کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مصری سیکیورٹی اہلکاروں کو بھی اس چیک پوائنٹ پر دیکھا گیا ہے۔ یہ غزہ میں بین الاقوامی اور ممکنہ طور پر امریکی قیادت میں موجودگی کے پہلے، عارضی اشارے ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ شاید ہی کوئی امریکی قبضہ ہے، جس کے لیے مشرق وسطیٰ میں بڑے پیمانے پر فوجی مداخلت کی ضرورت ہوگی۔ ایک ایسی چیز جس سے ٹرمپ طویل عرصے سے رائے دہندگان سے کہہ رہے ہیں کہ وہ اس سے بچنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک ایسے صدر کے لیے بھی جنھوں نے اپنی پہلی مدت کا زیادہ تر حصہ امریکی مشرق وسطیٰ کی پالیسی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گزارا، جس میں امریکی سفارتخانے کو تل ابیب سے یروشلم منتقل کرنا اور مقبوضہ گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کی خودمختاری کو تسلیم کرنا شامل ہے۔ کسی بھی امریکی صدر نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ اسرائیل فلسطین تنازعہ کو حل کرنے کے لیے فلسطینی علاقے کے ایک حصے پر قبضہ کرنا اور اس کی آبادی کو بے دخل کرنا شامل ہوگا۔ واضح رہے کہ طاقت کے زور پر ایسا کرنا بین الاقوامی قوانین کی سنگین خلاف ورزی ہوگی۔ کچھ فلسطینی ممکنہ طور پر غزہ چھوڑنے اور اپنی زندگیوں کو کہیں اور دوبارہ تعمیر کرنے کا انتخاب کریں گے۔ اکتوبر 2023 سے اب تک 150,000 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ ایسا نہیں کر سکتے یا تو اس لیے کہ ان کے پاس ایسا کرنے کے لیے مالی وسائل کی کمی ہے یا اس لیے کہ غزہ سے ان کی وابستگی بہت مضبوط ہے۔ غزہ کے بہت سے باشندے ان لوگوں کی اولاد ہیں جو 1948 میں اسرائیل کی ریاست کے قیام کے دوران یہاں سے چلے گئے تھے یا اپنے گھروں سے بے دخل کر دیے گئے تھے۔ اس دور کو فلسطینی تباہی کے لیے عربی میں 'نکبہ' کہتے ہیں۔ ان فلسطینیوں کے لیے جو اسرائیل کے ساتھ مل کر اپنی ریاست کا خواب دیکھتے ہیں، اس کا ایک حصہ ضائع ہونا ایک کاٹنے کی طرح مشکل اور تکلیف دہ محسوس ہوگا۔ غزہ 1948 سے مغربی کنارے سے الگ ہے۔ مذاکرات کے پچھلے دور کے ساتھ ساتھ ٹرمپ کے 2020 کے 'امن' کے وژن میں سرنگوں یا ریلوے کے منصوبے شامل تھے جو دونوں کو آپس میں جوڑ سکتے ہیں۔ اب ٹرمپ بنیادی طور پر فلسطینیوں سے کہہ رہے ہیں کہ وہ غزہ سے ہمیشہ کے لیے دستبردار ہو جائیں۔ اگرچہ وہ شہریوں کی جبری جلاوطنی کی وکالت کرتے نظر نہیں آتے جو بین الاقوامی قانون کے خلاف ہے لیکن ٹرمپ واضح طور پر فلسطینیوں کو ملک چھوڑنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ فلسطینی حکام پہلے ہی اسرائیل پر الزام عائد کر چکے ہیں کہ وہ ہزاروں قافلوں کی واپسی میں خلل ڈال رہا ہے جس سے غزہ کے باشندوں کو علاقے کے کم تباہ شدہ علاقوں میں رہنے میں مدد مل سکتی ہے جبکہ دوسری جگہوں پر تعمیر نو ہو رہی ہے۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ جن عرب ممالک کو غزہ کے 18 لاکھ پناہ گزینوں کو قبول کرنا چاہیے۔

پیدائشی شہریت پر ٹرمپ کے حکم پر ایک اور جج نے لگائی روک

22 ریاستوں اور دیگر تنظیموں کی عرضی پر عدالت کا فیصلہ

امریکہ میں غیر قانونی طور پر رہنے والے لوگوں کے یہاں پیدا ہونے والے کسی بھی بچے کے لیے پیدائشی شہریت کے حق کو ختم کرنے کے انتظام والے صدر ٹرمپ کے ایگزیکٹیو آرڈر پر بدھ کو ایک اور جج نے عارضی طور پر روک لگا دی۔ عدالت کا یہ فیصلہ 22 ریاستوں کے ساتھ ہی دیگر تنظیموں کی عرضی پر آیا ہے، جنہوں نے ٹرمپ کے اس حکم پر روک لگانے کی گزارش کی تھی۔ میری لینڈ کی وفاقی عدالت کی جج ڈیبورا بورڈ مین نے دلیلیں سننے کے بعد یہ فیصلہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی کسی بھی عدالت نے ٹرمپ انتظامیہ کے قدم کی حمایت نہیں کی ہے۔ ٹرمپ کے ایگزیکٹیو آرڈر پر روک کو لے کر مائیگرینٹ رائٹس ایڈووکیسی گروپس کاسا اور اسائلم سیکر ایڈووکیسی پروجیکٹ اور کچھ حاملہ خواتین نے بھی مقدمہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ ٹرمپ نے حلف برداری کے بعد پیدائشی شہریت پر روک لگانے کے لیے ایگزیکٹیو آرڈر پر دستخط کیا تھا۔ اس کے بعد ایک عدالت نے قومی سطح پر اس پر عارضی طور پر روک لگا دی تھی۔ واشنگٹن میں 4 ریاستوں کے ذریعہ الگ مقدمہ دائر کیا گیا ہے، جہاں ایک جج نے حکم کو واضح طور سے غیر آئینی قرار دیا ہے۔ وہیں دوسری طرف ڈونلڈ ٹرمپ جلد ہی ایک ایسے ایگزیکٹیو آرڈر پر بھی دستخط کرنے جا رہے ہیں جس کے بعد ٹرانسجینڈر کھلاڑی خاتون طبقہ کے کھیلوں میں حصہ نہیں لے سکیں گی۔ یہ حکم ان ٹرانسجینڈر ایتھلیٹ پر نافذ ہوگا جو پیدائش کے وقت مرد تھے اور بعد میں جنس تبدیل کرا کر خاتون بن گئے۔ ٹرمپ نے حال ہی میں ایک ایگزیکٹیو آرڈر پر دستخط کر کے وزیر دفاع پیٹ ہیگ سیتھ کو ٹرانسجینڈر فوجیوں سے متعلق پینٹاگون کی پالیسی کو ترمیم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ٹرمپ کے اس حکم سے آنے والے وقت میں امریکی فوج میں ٹرانسجینڈر فوجیوں کی بھرتی پر پابندی لگ سکتی ہے۔

امریکی ٹرمپ انتظامیہ: شام سے افواج کی منتقلی پر غور شروع

امریکا: امریکی محکمہ دفاع نے شام سے افواج کو نکال کر دوسری جگہوں پر منتقل کرنے کی مختلف تجاویز کی تیاری شروع کر دی ہے۔ یہ بات 'این بی سی نیوز' نے بدھ کے روز رپورٹ کی ہے۔ 'این بی سی' نے ایک حیران کن رپورٹ جاری کی ہے۔ جس میں امریکی افواج کی شام سے منتقلی کے بارے میں نیا انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکہ جس نے حال میں اپنی شام میں فوج کی نفری میں اضافہ کیا تھا اب یہاں سے فوج نکالنے پر غور شروع کر چکی ہے۔ اس رپورٹ کے بارے میں صدر ٹرمپ اور ٹرمپ انتظامیہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے اس سے جڑے حکام نے حال ہی میں اس امر میں دلچسپی ظاہر کی ہے کہ شام میں اب فوج کو مزید رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اس لیے امریکی پینٹاگون نے تین مختلف آپشنز کو سامنے رکھتے ہوئے تجاویز کی تیاری شروع کر دی ہے۔ ان تجاویز میں شام سے فوج کی صرف 30 دنوں میں منتقلی، 60 دنوں میں منتقلی کا منصوبہ اور 90 دنوں میں شام سے فوج کو نکال لے جانے کا منصوبہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ ان تینوں آپشنز کو پیش نظر رکھتے ہوئے تیاری کی جا رہی ہے۔ تاہم ابھی اس بارے میں تصدیق ہونا باقی ہے کہ شام میں تعینات فوج کی اگلی منزل واضح طور پر امریکہ ہوگا یا کوئی قریبی سرزمین اس کے لیے منتخب کی جائے گی۔

ہم فلسطینیوں کو بے گھر کرنے کی کوشش کو مسترد کرتے ہیں: شاہ اردن کا ٹرمپ کو جواب

اردن: غزہ کی پٹی کے حوالے سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اشتعال انگیز بیانات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اردن کا دورہ کرنے والے فلسطینی صدر محمود عباس سے ملاقات کے فوراً بعد اردن کے شاہ عبداللہ دوم نے فلسطینیوں کے جائز حقوق کے حصول کے لیے اپنے ملک کی مکمل حمایت کے اعلان کا اعادہ کیا ہے۔ شاہ عبداللہ دوم نے آبادکاری کے اقدامات کو روکنے اور غزہ اور مغربی کنارے میں فلسطینیوں کو بے گھر کرنے اور زمینوں کو ضم کرنے کی کسی بھی کوشش کو مسترد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق شاہ اردن، جن کا رواں ماہ کی 11 تاریخ کو واشنگٹن کا دورہ متوقع ہے، نے بھی فلسطینیوں کو اپنی سرزمین میں مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے خطے میں جامع امن کے حصول کے لیے اردن کے اپنے اتحادیوں کے ساتھ قریبی ہم آہنگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ مغربی کنارے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور مقبوضہ بیت المقدس میں اسلامی اور عیسائی مقدس مقامات پر حملوں کو روکنے کے حوالے سے زیادہ موثر کردار ادا کرے۔ اس سے قبل آج اردن کے بادشاہ نے سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان سے فون پر غزہ کی خطرناک صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ یاد رہے امریکی صدر کے منگل کی شام اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو سے وائٹ ہاؤس میں ملاقات کے دوران غیر متوقع بیانات پر بین الاقوامی تنقید سامنے آئی ہے۔ مصر، ترکی، چین، آسٹریلیا، روس، فرانس اور برطانیہ نے دو ریاستی حل کی پاسداری پر زور دیتے ہوئے ٹرمپ کے اعلان کو مسترد کر دیا ہے۔ سعودی عرب نے بھی فلسطینی ریاست کے قیام اور دو ریاستی حل کے حوالے سے اپنے مضبوط اور مستحکم موقف کا اعادہ کیا ہے۔ وائٹ ہاؤس نے بعد میں واضح کیا کہ ٹرمپ نے غزہ میں دیرپا امن کو یقینی بنانے کے لیے ایک جرأت مندانہ منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ کے باشندوں کو ملک بدر کرنے کے ان کے منصوبے کو ریپبلکنز میں وسیع حمایت حاصل ہے۔ اسرائیلی اپوزیشن لیڈر یائر لاپڈ نے اس تجویز کو 'بم' قرار دے دیا ہے۔

بنگلہ دیش میں افراتفری، عوامی لیگ کے مظاہرے سے ایک روز قبل کئی شہروں میں تشدد

بنگلہ دیش سے بڑے ہنگامے کی خبریں آرہی ہیں۔ آج عوامی لیگ کے مجوزہ ملک گیر احتجاج سے قبل دارالحکومت ڈھاکہ سمیت بنگلہ دیش کے کئی شہروں میں تشدد پھوٹ پڑا۔

بنگلہ دیش سے بڑے ہنگامے کی خبریں آرہی ہیں۔ 6 فروری یعنی آج عوامی لیگ کے مجوزہ ملک گیر احتجاج سے قبل دارالحکومت ڈھاکہ سمیت بنگلہ دیش کے کئی شہروں میں تشدد پھوٹ پڑا۔ ڈھاکہ کے علاقے دھان منڈی میں واقع شیخ مجیب الرحمان کے گھر پر مشتعل افراد نے حملہ کیا ہے۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق حملہ آور بلڈوزر لے کر پہنچے تھے۔ انہوں نے شیخ مجیب الرحمان کے گھر کو آگ لگا دی۔ عوامی لیگ کے ہزاروں حامیوں، کارکنوں اور رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ شیخ حسینہ کی پارٹی عوامی لیگ نے آج اپنے کارکنوں اور رہنماؤں سے سڑکوں پر آنے کی اپیل کی تھی۔ عوامی لیگ جمعرات کو بنگلہ دیش میں ٹرانسپورٹ کے نظام کو بند کرنے اور شاہراہوں سمیت کئی شہروں کو بلاک کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔ عوامی لیگ نے اپنے رہنماؤں اور کارکنوں پر تشدد کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج کی کال دی تھی۔ عوامی لیگ کے مظاہرے سے صرف ایک شام قبل بنگلہ دیش میں صورتحال سنگین ہو گئی ہے۔ ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق فسادی گیٹ توڑ کر شیخ مجیب الرحمان کی رہائش گاہ میں زبردستی داخل ہو گئے۔

معلومات کے مطابق یہ احتجاج سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے آن لائن خطاب کے جواب میں شروع ہوا تھا۔ مظاہرین نے انتقامی کارروائی کے طور پر دھانمنڈی 32 تک بلڈوزر مارچ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اگرچہ ابتدائی طور پر انہوں نے رات 9 بجے بلڈوزر کے ذریعہ مکان کو گرانے کی دھمکی دی تھی، تاہم مظاہرین نے اپنا منصوبہ بدل لیا اور رات 8 بجے تک وہاں پہنچ گئے۔ وہ ریلی کی شکل میں رہائش گاہ پر پہنچے اور مین گیٹ توڑ کر اندر داخل ہوئے اور بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ کی۔

شاہ اردن اور سعودی ولی عہد کا غزہ کی صورتحال پر تبادلہ خیال

شاہ اردن نے آبادکاری کے اقدامات کو روکنے اور غزہ میں زمینوں کو ضم کرنے کی کسی بھی کوشش کو مسترد کرنے کی ضرورت پر زور دیا

اردن: اردن کی شاہی عدالت نے کہا ہے کہ شاہ عبداللہ دوم نے سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کے ساتھ فون کال میں خطے کی پیش رفت خاص طور پر غزہ کی خطرناک صورتحال پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ دریں اثنا شاہ عبداللہ دوم نے آبادکاری کے اقدامات کو روکنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے غزہ اور مغربی کنارے میں فلسطینیوں کو بے گھر کرنے کی کسی بھی کوشش کو مسترد کر دیا۔ سعودی ولی عہد سے رابطہ کرنے کے تناظر میں شاہ عبداللہ دوم نے فلسطینی عوام کی حمایت کے لیے عرب اور بین الاقوامی کوششوں کو تیز کرنے پر زور دیا تاکہ فلسطینیوں کے مکمل جائز حقوق حاصل کیے جا سکیں اور غزہ میں استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔ سعودی خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ اردنی بادشاہ اور سعودی ولی عہد کے درمیان ہونے والے رابطے میں علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا اور تازہ ترین واقعات اور سلامتی اور استحکام کے حصول کے لیے کی جانے والی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس تناظر میں کال کا وقت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیانات سے مطابقت رکھتا ہے جس نے واضح تنازعہ کو جنم دیا جب انہوں نے امریکہ کے غزہ کی پٹی کو کنٹرول کرنے اور اسے اقتصادی طور پر ترقی دینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ٹرمپ کے ان بیانات کو عرب اور بین الاقوامی سطح پر بڑے پیمانے پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ سعودی عرب نے فلسطینیوں کی نقل مکانی اور بعض عرب ممالک کی منظوری سے فلسطینی ریاست کے قیام میں ناکامی کے بارے میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیانات کے بعد اس بات کی تصدیق کی ہے کہ فلسطینی ریاست کے قیام کے بارے میں مملکت کا موقف مضبوط، مستحکم اور غیر متزلزل ہے۔ سعودی عرب نے زور دیا ہے کہ فلسطینی ریاست کے قیام کے بغیر اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔

واپسی کی امید کچھ شامیوں کے لیے پشیمانی میں بدل گئی

شام: شام کے سابق صدر بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد سے ہزاروں شامی مہاجرین برسوں کی جلاوطنی کے بعد خاص طور پر ترکیہ سے اپنے ملک میں بہت پرجوش ہو کر واپس آئے ہیں۔ لیکن تقریباً 14 سال تک جاری رہنے والی جنگ کے بعد حالات زندگی کے سخت حالات کی وجہ سے یہ جوش جلد ہی پچھتاوے میں بدل گیا ہے۔ یہ وہ احساس ہے جو احمد الشیخ نے بیان کیا ہے۔ احمد الشیخ ترکیہ سے شام میں واپس آنے والے ان 35 ہزار افراد میں شامل ہیں جنہوں نے رضاکارانہ واپسی کی دستاویز پر دستخط کرنے کے بعد دوبارہ ترکیہ واپسی کا حق ترک کر دیا ہے۔ 35 سالہ احمد شیخ نے ترکیہ فرار ہونے کے آٹھ سال بعد حلب واپسی کے بعد اپنے گھر سے کہا کہ میں اس جانے کن صورتحال سے حیران تھا، میں نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہاں پانی اور بجلی اکثر منقطع رہتی ہے۔ انٹرنیٹ کنکشن تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ترکیہ واپس جانے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں کم از کم میری زندگی منظم تھی۔ میرے بچے سکول میں تھے۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لیکن میں اب ترکیہ واپس نہیں جا سکتا کیونکہ میں نے رضاکارانہ واپسی پر دستخط کیے ہیں۔ دوسری طرف ایسا لگتا ہے کہ کچھ شامی اب بھی ترکیہ میں رہ کر انتظار کر رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ اس تناظر میں 27 سالہ جعفر، ایک کیمیا دان جو 12 سال قبل ترکی آئے تھے، نے کہا کہ جب تک وہاں کے حالات بہتر نہیں ہوتے وہ اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ واپس آنے کے بارے میں نہیں سوچیں گے۔ انہوں نے یہ بھی وضاحت کی کہ ان کے بچوں نے اب خود کو ترکیہ کے حالات کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ یہیں رہیں گے کیونکہ انہوں نے یہاں کی زندگی، زبان اور تعلیم کو اپنا لیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ کچھ لوگ واپس شام جانا چاہتے ہیں لیکن بنیادی ضروریات کی کمی انہیں واپس جانے سے روک رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں واپسی کے بارے میں سوچ رہا ہوں لیکن ابھی نہیں شاید مستقبل میں ایسا ہو۔ اپنی طرف سے ترکیہ میں پناہ گزینوں کی ایسوسی ایشن کے سماجی بہبود کے ڈائریکٹر قادری گنگور نے وضاحت کی کہ زیادہ تر مہاجرین ابتدائی طور پر بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد واپسی کے لیے پرجوش تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ جوش ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے شام میں تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی کمی جیسی شکایات کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کچھ خاندان پچھتاوا محسوس کر رہے ہیں اور واپس ترکیہ جانا چاہتے ہیں خاص طور پر جب وہ دونوں ملکوں کے درمیان حالات زندگی کا موازنہ کرتے ہیں تو واپس ترکیہ جانے کا سوچتے ہیں۔ پناہ گزینوں کی ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ احمد الشیخ کی طرح بہت سے لوگ سچائی سے جاگ چکے ہیں اور اب جنگ زدہ ملک میں زندگی کی حقیقت سے مایوسی کا شکار ہیں۔ یاد رہے ترکیہ میں تقریباً 30 لاکھ شامیوں کی موجودگی ایک حساس سیاسی مسئلہ بن چکا ہے۔ بہت سے شامیوں کو تارکین وطن مخالف جذبات کی لہروں کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے وہ ترکیہ میں ناپسندیدہ محسوس کر رہے تھے۔ اس حقیقت کے پیش نظر اور اس طرح کے منفی تجربات کے نتیجے میں ترکیہ کے وزیر داخلہ علی یرلیکایا نے 2024 کے آخر میں ایک ایسے منصوبے کا اعلان کیا تھا جس کا مقصد تارکین وطن کو اپنے ملک واپسی کی بہتر منصوبہ بندی کرنے کے قابل بنانا تھا۔ وزیر نے یہ بھی وضاحت کی کہ یہ منصوبہ شامی تارکین وطن کے خاندانوں کے سربراہوں کو اس سال جنوری اور جون کے درمیان تین بار شام کا دورہ کرنے کی اجازت دے گا۔ یرلیکایا نے کہا کہ بشار الاسد کے خاتمے اور جنوری کے اواخر کے درمیان 81,576 شامی ملک میں داخل ہوئے۔

ایگزٹ پولز اور سٹہ باز اور دہلی الیکشن کے نتائج سے فکرمند ہیں سابق وزیر اعلی اروند کیجریوال، مسلم ووٹرس کا رول بھی اہم، وزیر اعظم چلے گیے مہاکمبھ، کانگریس ریس سے باہر، مگر عام پارٹی کا کھیل بگاڑ سکتی ہے/ تجزیہ ایم اے فردین

خصوصی دہلی الیکشن رپورٹ/ دہلی الیکشن صبح سات بجے سے لیکر شام چھ بجے تک کی رپورٹ جگہ جگہ پر عوام کو ووٹ ڈالنے میں پریشانی کا سامنا، پولیس پر سوال عام پارٹی کے لیڈروں نے شکایت درج کرائی اور الیکشن کمیشن کا رول حسب روایت سوالیہ نشان اٹھائے گئے سیاسی جماعتوں کی جانب سے .... شام ہوتے ہوتے دعوے اور چینلوں پر بحث ومباحثے اور ایکسپرٹس کی رائے آنے لگے اور چینلوں پر بحث میں وزیر اعظم نریندر مودی جی کے کمبھ میلے میں ڈبکی لگانے کی تصویریں بھی چرچے میں رہے [illegible]

[illegible]

سوال بہت ہیں جواب جیت کا ہے گا۔

کسکے سر دہلی کا تاج ہوگی اور وزیر اعظم نریندر مودی جی کی مقبولیت کا اندازہ بھی ہو جائے گا کہ کانگریس کے راہول گاندھی پرینکا گاندھی کی باتوں پر یقین دہلی کی جنتا کو ہے یا کہ مودی جی کی واعدوں یا پھر کیجریوال جی کے مفت پانی بجلی سکھشا محلہ کلنک .... اگر بی جے پی جیسا کہ ایگزٹ پولز سروے بتارہی ہے عام پارٹی شکست ہوتی ہے تو اسکے ذمہ دار خود کیجریوال ہوں گے کہیں نہ کہیں .... اور کانگریس اگر نہیں جیتی ہے تو اگر ووٹس تقسیم ہونے سے فائدہ بی جے پی کو ہی ہوگا اور یہ ایک سیاسی کھیل ہے [illegible] .... ؟؟

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا کیونکہ عوام ووٹروں نے 77 [illegible] سیٹوں والی دہلی الیکشن کا .... قسمت کا فیصلہ ای وی ایم بند کر چکی ہے اور انتظار کی گھڑی ہے 8 فروری کی .... مقدر کا سکندر [illegible] کیجریوال جی کے سخت آزمائشی مقابلہ ہے۔ اور سیاسی جیت ہار پر سسپنس بنا ہے۔ مگر پھر بھی دہلی الیکشن سے بہت کچھ واضح ہو گیا ہے اور سوالوں کے گھیرے سے بہت کچھ .... !!!

مقامی افراد کو روزگار دینے کو ترجیح دیں: محمد عابد علی کی اپیل

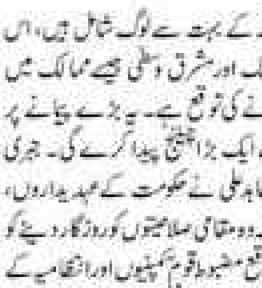

حیدرآباد: معروف سماجی کارکن محمد عابد علی نے بھارت کی تمام ریاستوں، بشمول تلنگانہ حکومت اور نجی کمپنیوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ملازمت کے مواقع فراہم کرتے وقت مقامی باشندوں کو مہاجرین پر ترجیح دیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقامی لوگوں کو روزگار نہ ملا تو وہ اپنے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لیے خوراک اور معاش کی تلاش میں دوسرے ریاستوں یا ممالک ہجرت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ عابد علی نے نشاندہی کی کہ ہزاروں ہندوستانی، جن میں تلنگانہ کے بہت سے لوگ شامل ہیں، اس وقت امریکہ، جرمنی، آسٹریلیا، کینیڈا، یورپی ممالک اور مشرق وسطی جیسے ممالک میں ملازمت کر رہے ہیں، آئندہ سالوں میں واپس آنے کی توقع ہے۔ یہ بڑے پیمانے پر واپسی ریاست اور ملک بھر میں روزگار کے لیے ایک بڑا چیلنج پیدا کرے گی۔ جبری ہجرت اور ملک سے روزگاری کو روکنے کے لیے عابد علی نے حکومت کے عہدیداروں، سیاسی رہنماؤں اور نجی شعبے کی تنظیموں پر زور دیا کہ وہ مقامی صلاحیتوں کو روزگار دینے کو ترجیح دیں۔ انہوں نے کہا کہ مقامی افراد کو پہلا موقع ملنا چاہیے [illegible] کمپنیوں اور انتظامیہ کے لیے ایک رہنما اصول ہونا چاہیے۔ انہوں نے تلنگانہ حکومت اور نجی شعبے سے درخواست کی کہ وہ مقامی افراد کے لیے مزید سرکاری اور نجی روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے اقدامات کریں، تاکہ اقتصادی استحکام اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکے۔ مقامی ملازمت کو ترجیح دینے سے حکومت جبری ہجرت کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ خاندانوں کو قریب رکھنے اور بہتر معاش فراہم کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ یہ اقدام، انہوں نے مزید کہا، آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مستقبل کو یقینی بنائے گا۔

حکومت-انتظامیہ کی خودمختاری اور پولیس کے جبر سے عوام پریشان: اعجاز

پٹنہ 6 فروری (یو این آئی) بہار راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ترجمان اعجاز احمد نے ریاست کے لا اینڈ آرڈر پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ حکومت اور انتظامیہ کی خودمختاری اور پولیس کے جبر کی وجہ سے عام لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ جمعرات کو مسٹر احمد نے پولیس انتظامیہ پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ بہار میں پولیس کے جبر کی وجہ سے عام لوگوں کا جینا مشکل ہو گیا ہے اور پولیس کی آمریت کا شکار عام لوگ ہو رہے ہیں۔ حالیہ دنوں میں جس قسم کے واقعات دیکھنے میں آ رہے ہیں اس سے لوگوں کا حکومت اور انتظامیہ سے اعتماد اٹھ رہا ہے اور پولیس مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے عام لوگوں کو ہی زبردستی جرم کا اعتراف کرنے پر مجبور کرنے کے لیے غیر انسانی طریقے اپنا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے چند روز قبل مدھوبنی ضلع کے ایک بیٹی میں محمد ناظم ولد [illegible] کے وحشیانہ طریقے سے پولیس کے جبر کا سہارا لیا گیا۔

پریاگ راج میں مسلم بھائیوں اور تنظیموں نے انسانیت ومحبت کی مثال قائم کردی، مہاکمبھ بھگدڑ کے بعد اپنے ہندو بھائیوں بہنوں کی مدد کے لیے مسجد مدرسہ گھر کھول دیے گیے/ تجزیہ ایم اے فردین

سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو میں لوگوں نے ستائش کی گی ٭ کہاں تو بھائی چارگی کے دشمنوں نے مہاکمبھ میلے میں مسلمانوں پر پابندی عائد کردی تھی، اور یہی مسلم بھائیوں نے اپنے ہندو بھائیوں بہنوں کی مدد کی ٭ مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا/ میرا پیغام محبت و انسانیت ہے جہاں تک پہنچے

خصوصی اسٹوری گنگا جمنی تہذیب کہتے ہیں کہ مصیبت کب کس طرح سے آجاتی ہے نہیں کہہ سکتے ہیں، اتر پردیش کی حکومت اور وزیر اعلی نے اس بار مہاکمبھ میں آنے والے لاکھوں سادھو سنتوں اور سردھالووں کے لیے [illegible]

[illegible]

جیسے بائیکاٹ کردیا گیا اور مسلمانوں نے بھی صبر وتحمل سے کام لیا اور میلے کے آغاز کے بعد سے روز آنہ کروڑوں کی تعداد بتائی جانے لگی اور سردھالووں گنگا پوتر اسنان کے لئے لوگوں کی تعداد بڑھتی گئی [illegible]

بہنوں کے لیے مسجد مدرسہ گھر کے دروازے کھول دیے اور مصیبت کی اس گھڑی میں انسانیت ومحبت کے لیے کام کرنے کے لیے اپنی خدمات انجام دینے کے لئے پریاگ راج کے ہر گھر سے مرد عورت بچے جوان [illegible]

کے لئے تمام سہولیات مہیا کرایا گیا اور پھر سردھالووں کی رہبری کی گئی جو ایک طرح کی مدد ہے اسے منزل تک پہنچانے کے لیے بہتر انتظامات کیے گئے [illegible]

اور شفقت کے ساتھ رہتے ہیں اور ہم بھی دیش واسی آپس میں گھل مل رہتے آئے ہیں [illegible]

[illegible] کے ساتھ ساتھ روز .... گئے اور پریاگ راج کے مسلم تنظیموں مسجد مدرسہ گھر اسکول تاکہ مصیبت کی اس گھڑی میں خدمت خلق وانسانیت کی خدمات انجام دیے [illegible] اور ڈاکٹر افتخار احمد فردین تجزیہ نگار کہتے ہیں امید کرتے ہیں مصیبت کی گھڑی میں ہم اپنی اخلاقیات تعلیمات و بھائی چارگی کی مثال قائم کریں گے۔

انت سنگھ کی درخواست ضمانت مسترد

پٹنہ، 06 فروری (یو این آئی) پٹنہ کی ایک خصوصی عدالت نے آج بہار کے مقامہ سے سابق ایم ایل اے اننت سنگھ کی ضمانت کی عرضی کو مسترد کر دیا جو مبینہ طور پر ہتھیاروں کے استعمال اور قتل کی کوشش کے معاملے میں جیل میں بند ہیں۔ ایم پی اور ایم ایل اے کے فوجداری مقدمات کی سماعت کے لیے قائم خصوصی عدالت کے ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ امیت وشو کی عدالت میں درخواست دائر کرتے ہوئے مسٹر سنگھ کے وکیل سنیل کمار نے دلیل دی تھی اور دعوی کیا تھا کہ ان کا موکل بے قصور ہے اور انہیں ضمانت پر رہا کرنے کی درخواست کی تھی، جبکہ سرکاری وکیل نے ضمانت کی مخالفت کی تھی۔ 05 فروری 2025 کو فریقین کے دلائل سننے کے بعد خصوصی عدالت نے اپنا فیصلہ جمعرات 06 فروری 2025 تک محفوظ کر لیا تھا۔ عدالت نے جمعرات کو سابق ایم ایل اے مسٹر سنگھ کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔ یہ معاملہ پٹنہ ضلع کے مقامہ علاقے میں واقع پنچ محلہ تھانے میں درج پولیس کیس نمبر 4/ 2025 سے متعلق ہے۔ الزام کے مطابق اس کیس کے ملزمان نے غیر قانونی اجتماع کی اور فائرنگ اور قتل کی کوشش کی۔ اس معاملے میں سابق ایم ایل اے اننت سنگھ اور ان کے حریف سونو اور مونو سمیت 20 لوگوں کو ملزم بنایا گیا ہے۔ سابق ایم ایل اے مسٹر سنگھ اس معاملے میں پٹنہ کے بارہ وبھاگ کورٹ میں واقع عدالت میں خود سپردگی کے بعد 24 جنوری 2025 سے جیل میں ہیں۔

ہمارے شیعہ علماء ہی شیطان کے وارث ہیں، جو بندروں کی طرح ممبروں پر اچھلتے کودتے ہیں، شیعہ مولانا حسن علی راجانی

......6 فروری: شیعہ عالم دین مولانا حسن علی راجانی نے کہا کہ قول خدا اور عالم ایک فقط علماء ہی خدا اور عالم سے ڈرتے ہیں، اور احادیث نبوی تو علماء کی فضیلتوں سے بھری پڑی ہیں کہ علماء بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں [illegible]

[illegible]

زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے حوصلہ اور اساتذہ کا احترام ناگزیر: ڈاکٹر محمد شہاب الدین

شعبہ اردو، مارواڑی کالج میں الوداعیہ واستقبالیہ تقریب کا انعقاد

بھاگلپور 6 فروری (پریس ریلیز) مارواڑی کالج کے شعبہ اردو میں بچوں نے بڑے ہی ذوق و انتظام کے ساتھ استقبالیہ اور الوداعیہ تقریب منعقد کی۔ یہ تقریب شعبہ اردو کے طلبہ نے اپنے موجودہ استاد جناب محمد شہاب الدین رحمانی [illegible]

[illegible]

روزنامہ رحمان ایکسپریس دہلی
दैनिक रहमान एक्सप्रेस REHMAN EXPRESS Daily
E-mail: rehmanexpressdaily@gmail.com

مہا کمبھ بھگدڑ کا سچ کیا ہے؟

اترپردیش کے پریاگ راج میں مہا کمبھ میلہ چل رہا ہے۔ یہ میلہ 26 فروری تک جاری رہنے والا ہے اور اس مہا کمبھ میں کروڑوں افراد شرکت کر رہے ہیں۔ عوامی اجتماع کے مقام پر حکومتوں کی جانب سے انتہائی موثر اور جامع انتظامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاص طور پر جہاں ہجوم ہوتا ہے وہاں کسی بھی حادثہ کے اندیشے لاحق رہتے ہیں۔ ایسے میں انتظامیہ کو جامع اور موثر انتظامات کرنے ہوتے ہیں اور یوپی حکومت اور انتظامیہ کی جانب سے مہا کمبھ کے انتظامات کی کافی تشہیر بھی کی گئی تھی اور یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ تمام نقائص سے پاک انتظامات کئے گئے ہیں۔ تاہم 29 جنوری کو مہا کمبھ میں اشنان کے مقام پر بھگدڑ کا حادثہ پیش آیا۔ اس میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 30 افراد کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی ہونے کی توثیق کی گئی ہے۔ تاہم مختلف گوشوں سے یہ اندیشے ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ اس حادثہ میں کئی جانیں تلف ہوئی ہیں اور حکومت اور گودی میڈیا کی جانب سے اعداد و شمار کو چھپایا جا رہا ہے۔ مہلوکین اور زخمیوں کی حقیقی تعداد کو پوشیدہ رکھا جا رہا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے راجیہ سبھا میں اپنی تقریر کے دوران ایک ہزار ہلاکتوں کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ دوسری جانب سماجوادی پارٹی کی رکن راجیہ سبھا جیہ بچن نے الزام عائد کیا کہ کچھ نعشوں کو گنگا میں بہا دیا گیا ہے۔ اسی طرح کئی گوشے اور بھی الزامات عائد کر رہے ہیں اور یہ شبہات ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ مہا کمبھ میں پیش آئے حادثہ کی سچائی کو چھپایا جا رہا ہے اور حقیقی اعداد و شمار حکومت کی جانب سے جاری نہیں کئے جا رہے ہیں۔ پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس بھی جاری ہے۔ ایسے میں اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ مہا کمبھ کے حادثہ پر ایوان میں مباحث کروائے جائیں۔ حکومت کی جانب سے بیان دیا جائے۔ حکومت ایسا کرنے کیلئے تیار نظر نہیں آتی۔ اب بی جے پی کی ایک رکن پارلیمنٹ و اداکارہ ہیما مالنی نے ایک بیان دیتے ہوئے تنازعہ پیدا کر دیا ہے کہ یہ بھگدڑ کوئی بڑا واقعہ نہیں ہے۔ یہ معمولی بات ہے۔ اگر واقعی مان لیا جائے کہ 30 اموات ہی ہوئی ہیں تب بھی یہ معمولی بات نہیں ہو سکتی۔ جس وقت تک حادثہ پیش نہیں آیا تھا اس وقت تک بی جے پی کے بیشتر قائدین اور گودی میڈیا کے بیشتر اداروں کی جانب سے اس مہا کمبھ کے انعقاد کو آئندہ یوپی اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی کامیابی کا ذریعہ قرار دیا جا رہا تھا اور حکومتوں کی تعریف کے پل باندھے جا رہے تھے۔ جس وقت سے حادثہ پیش آیا ہے اس وقت سے نہ بی جے پی کے قائدین اس کا کوئی تذکرہ کرتے نظر آ رہے ہیں اور نہ ہی گودی میڈیا میں اس مسئلہ پر کوئی مباحث ہو رہے ہیں۔ کوئی اظہار خیال کرتا بھی ہے تو اسے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حکومت کے دفاع کیلئے سارا گودی میڈیا سرگرم ہو گیا ہے۔ ایسے میں ملک کے عوام میں کئی طرح کے سوالات پائے جاتے ہیں۔ لوگ یہ حقیقت جاننا چاہتے ہیں کہ واقعی مہا کمبھ بھگدڑ میں ہوا کیا ہے۔ کتنی اموات ہوئی ہیں اور کتنے لوگ زخمی ہیں اور کتنے ایسے ہیں جن کا ابھی تک کوئی اتہ پتہ نہیں مل سکا ہے۔ چونکہ مہا کمبھ ایک مذہبی پروگرام ہے اس لئے عوام کی دلچسپی اور تجسس فطری طور پر اور بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ ایسے میں مرکزی حکومت اور اترپردیش حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس سارے واقعہ کی تفصیلات کو عوام میں پیش کیا جائے۔ پوری ذمہ داری سے ایک بیان دیا جائے اور ملک کے عوام کے ذہنوں میں جو سوال پنپ رہے ہیں ان کا جواب دیا جائے اور یہ واضح کیا جائے کہ اس بھگدڑ میں کتنی اموات ہوئی ہیں۔ کتنے زخمی ہوئے ہیں اور کتنے لاپتہ پائے گئے ہیں۔ حکومت نے ابھی تک یہ وضاحت نہیں کی ہے۔ چونکہ انتظامات کی ذمہ داری حکومت کی تھی اور بی جے پی اور اس کے قائدین مہا کمبھ کے انعقاد کا سہرا اپنے سر باندھ رہے تھے جیسے یہ پہلی مرتبہ مہا کمبھ ہوا ہو اس لئے اب حکومت اور بی جے پی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مہا کمبھ بھگدڑ کی سچائی کو عوام کے سامنے لائے۔ ان کی بے چینی کو دور کیا جائے اور جو سوالات اپوزیشن کی جانب سے بھی پوچھے جا رہے ہیں ان کا جواب دیتے ہوئے واضح اعداد و شمار پیش کئے جائیں۔ اس مہا کمبھ کے انعقاد سے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوششیں ترک کرتے ہوئے ساری تفصیلات اور سچائی کو ملک کے عوام کے سامنے پیش کرنے میں حکومت کو عار محسوس نہیں کرنی چاہئے۔

سب کچھ بننا آسان ہے مگر۔۔۔۔

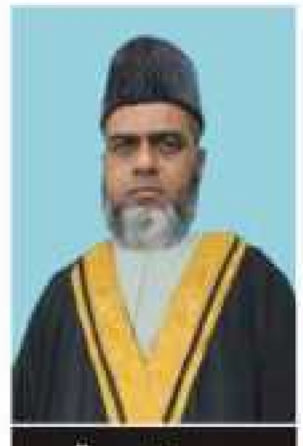

جاوید اختر بھارتی

نمازی بننا آسان ہے، حاجی بننا آسان ہے، روزہ رکھنا آسان ہے۔۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ معاملات کی درستگی بہت مشکل کام ہے۔۔ لیکن مشکل سمجھ کر اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ معاملات کی درستگی ہر حال میں ضروری ہے کیونکہ یہ معاملہ حقوق العباد سے جڑا ہوا ہے۔۔ اصلی گھی میں ڈالڈا کی ملاوٹ نہیں کی جاسکتی، امانت میں خیانت نہیں کی جاسکتی، جھوٹ بول کر تجارت نہیں کی جاسکتی، اچھے مال میں خراب مال ملانے کی اجازت نہیں، دودھ میں پانی ملانے کی اجازت نہیں، ناپ تول میں کمی کرنے کی اجازت نہیں، جھوٹ بول کر مال بیچنے و خریدنے کی اجازت نہیں، لیکن آج سب کچھ ہو رہا ہے اصلی میں ڈالڈا بھی ملایا جا رہا ہے، ناپ تول میں کمی بھی کیا جا رہا ہے، جھوٹ بول بول کر مال خریدا اور بیچا بھی جا رہا ہے، امانت میں خیانت بھی کیا جا رہا ہے، دودھ میں پانی بھی ملایا جا رہا ہے آج کا مسلمان جھوٹ کے معاملے میں تو حد ہی پار کر چکا ہے رشتہ داروں سے، دوست و احباب سے، اپنے ماتحتوں سے اور مزدوروں سے دن رات جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کی بنیاد پر اپنے آپ کو چالاک سمجھتا ہے جبکہ مذہب اسلام کے اندر جھوٹ کی رائی کے دانے کے برابر بھی گنجائش نہیں ہے کیونکہ جھوٹ کو گناہوں کی جڑ کہا گیا ہے لیکن آج بہت سے انسانوں کے ساتھ بہت سے مسلمان بھی یہاں تک یہ بات کہتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر کام ہی نہیں چل سکتا۔۔ یاد رکھیں اگر مسلمان ہو کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر جھوٹ کے معاملے میں مذکورہ نظریہ ہے تو ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے (فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا) یعنی جو حقائق کو جھٹلا کر جھوٹ پر یقین رکھتا ہے تو اس کو اسی مرض میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ رکھیں کیونکہ رزق دینے والی ذات پروردگار کی ہے اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی روزی نہیں دے سکتا۔۔ ایک پرندہ صبح سے شام تک اڑتا ہے کبھی درخت پر، کبھی کسی کے مکان پر، کبھی میدان میں تو کبھی جنگل میں مگر شام کو جب وہ اپنے گھونسلے میں واپس آتا ہے تو اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اور اپنے بچوں کے لئے منہ میں گھاس دبائے ہوئے ہوتا ہے کیا کوئی انسان اس پرندے کے منہ میں گھاس دیتا ہے؟ دریا سے لے کر سمندر تک میں رہنے والی مچھلیوں کو کھانا کون کھلاتا ہے؟ خالق و مالک اللہ ہے۔۔ وہ قادر مطلق ہے۔۔ وہ اپنے بندوں سے اتنا قریب ہے اتنا قریب ہے کہ شہ رگ سے بھی قریب ہے اس کا قانون بہت واضح ہے وہ نہ تو کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ظلم کرنے والے کو پسند کرتا ہے کھجور کی گٹھلی کے باریک چھلکے کے برابر بھی اس کے دربار میں ناانصافی کی گنجائش نہیں ہے یہاں تک کہ دنیا میں کسی سینگ والی بکری کسی بغیر سینگ والی بکری کو مارے گی تو حساب و کتاب کے دن بغیر سینگ والی بکری کو رب ذوالجلال سینگ عطا کرے گا کہ آج تو بھی مار جس طرح دنیا میں اس نے تجھے مارا تھا۔

آج پوری رات جلسے ہوتے ہیں لیکن معاشرے کی اصلاح نہیں ہوتی سوسائٹی کے اندر تبدیلی نہیں آتی۔۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کمزور ہو چکا ہے دلوں سے خوف خدا نکل چکا ہے سبزی پر پانی چھڑکنے کا مطلب تو سمجھ میں آتا ہے کہ دھوپ لگے گی تو سبزی سوکھ جائے گی مگر کھجوروں کے ڈھیروں پر پانی کیوں چھڑکا جاتا ہے وہ بھی کھجوروں کے ڈھیروں کے اوپر نیچے نہیں بلکہ درمیانی حصے میں پانی چھڑک کر وزن بڑھانے کی غرض سے عوام کو دھوکا دیا جاتا ہے، اچھے کپڑوں کے بنڈلوں میں کچھ چھاپ والے کپڑے بھی فروخت کر دیئے جاتے ہیں اور بے عیب مالوں اور کپڑوں کی قیمت وصول کی جاتی ہے، سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ ایک بار کھجور کے بازار سے گذر رہے تھے کہ اچانک کھجور کے ایک ڈھیر میں ہاتھ ڈال دیا اور جب نکالا تو ہاتھ بھیگا ہوا تھا فرمایا نبی اکرم نے کہ یاد رکھو جو تجارت میں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔۔ آج کے تاجر ذرا غور کریں کہ تجارت کے میدان میں ہمارا دامن کتنا صاف ہے؟ مسلم معاشرے میں آج بھی تعلیم کا وہ ماحول نہیں ہے جو ہونا چاہئے یاد رکھیں مذہب اسلام کے اندر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے قرآن کی پہلی آیت ہی اقرأ ہے اسی سے تعلیم کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے تعلیم ترقی کا ذریعہ ہے تعلیم قوموں کے عروج و زوال کا سبب بنتی ہے، تعلیم سے ہی جائز اور ناجائز کی پہچان ہوتی ہے، اچھے اور برے کی تمیز ہوتی ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تعلیم دینی ہو یا عصری قوم و ملت کے لئے اور انسانیت کے لئے نفع بخش ہے تو وہ بہتر ہے اور جس تعلیم سے انسانیت کو نقصان پہنچے وہ تعلیم غلط ہے اسی لئے جادو کا علم حاصل کرنا اور رقص و سرود و موسیقی کا علم حاصل کرنے کی مذہب اسلام میں اجازت نہیں ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج کا انسان اور آج کا مسلمان دنیاوی رنگینیوں میں ڈوبتا جا رہا ہے ہر چیز کو ہر بات کو ہر پہلو کو بس رسم و رواج سمجھ رکھا ہے چالیس چالیس سال تک نعت ہی پڑھنے والے بڑی تعداد میں ایسے ملیں گے کہ جن کی شکل و صورت مسلمانوں جیسی نہیں، بیٹا بیٹی کو پڑھا کر عالم و حافظ تو بنا دیا لیکن باپ کے چہرے پر داڑھی تک نہیں یہ حال ہے ہمارے معاشرے کا اور یہ حال ہے آج کے مسلمانوں کا، فجر کی اذان ہوتی ہے مسلمان سکون سے سویا رہتا ہے، ظہر کی اذان ہوتی ہے اور مسلمان کاروبار میں مصروف رہتا ہے، عصر کی اذان ہوتی ہے اور مسلمان چائے خانوں میں قہقہے لگاتا رہتا ہے، مغرب کی اذان ہوتی ہے اور مسلمان سیر و تفریح کرتا رہتا ہے، عشاء کی اذان ہوتی ہے اور مسلمان دنیاوی بحث و مباحثہ میں مست رہتا ہے، اب رات ہوگئی ناجائز تعلقات کی بنیاد پر لڑکے اور لڑکیاں موبائل پر گھنٹوں گھنٹوں باتیں کرنے میں مصروف، بیوی بچوں کے خیال سے محو گفتگو، دعاؤں پر کھانا کھانے میں مصروف، اس کے بعد سیریل دیکھنے میں مصروف، رات کا آخری حصہ جو قرب خداوندی پانے کا وقت ہوتا ہے، اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھانے کا وقت ہوتا ہے، آنکھوں سے آنسو بہانے کا وقت ہوتا ہے، اللہ رب العالمین سے لو لگا کر مانگنے کا وقت ہوتا ہے تو نیند کا غلبہ ہوتا ہے جمائی اور انگڑائی آنا شروع ہو جاتی ہے بستر پر گیا اور سو گیا ابھی سویا ہی تھا کہ مسجد سے مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرنے لگا مگر ہم ہیں کہ خراٹے مارتے ہوئے سوتے ہیں فجر کی جماعت ہو رہی ہے اور ہم سو رہے ہیں، روزی تقسیم ہو رہی ہے اور ہم سو رہے ہیں یہی ہمارا مشغلہ بن چکا ہے اور اسی وجہ سے آج ہم پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اسرائیل کی چھوٹی آبادی ہے اس سے زیادہ مسلمانوں کے پاس مواد موجود ہیں لیکن پھر بھی اسرائیل نے پوری دنیا کو پریشان کر رکھا ہے۔۔ جبکہ مسلمان یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حالت بیماری میں روزہ معاف ہے، مالک نصاب نہیں تو زکوٰۃ معاف ہے، استطاعت نہیں ہے تو حج و عمرہ کے لئے بھی نہیں جانا ہے لیکن جنگ کا میدان ہو یا الیکشن کا میدان نماز معاف نہیں، حالت بیماری میں کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھیں لیکن نماز معاف نہیں، بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھیں اور اشارے سے پڑھیں لیکن نماز معاف نہیں، پانی نقصان پہنچا سکتا ہے تو تیمم کریں اور نماز پڑھیں گھر پر ہوں یا سفر میں ہوں ہر حال میں نماز پڑھنا ہے اذان ہوگئی تو کام بند کرنا ہے اور نماز پڑھنا ہے صرف کھانا کھاتے وقت اذان ہو رہی تو کھانا پورا کھانے کی اجازت ہے اور رفع حاجت کے دوران اذان ہو رہی تو فارغ ہونے کی اجازت ہے دونوں کاموں کو پورا کرکے نماز پڑھنا ہے یعنی نماز ایک ایسی عبادت ہے جو کبھی معاف نہیں لیکن پھر بھی مسجدیں ویران نظر آتی ہیں جبکہ نماز سے غافل رہ کر کوئی دوسری عبادت قابل قبول نہیں ہے، چاہے امیر ہو یا غریب، سرمایہ دار ہو یا مزدور، عربی ہو یا عجمی، گورا ہو یا کالا، شہر کا ہو یا دیہات کا، محل میں رہنے والا ہو یا جھونپڑی میں، لیڈر ہو یا ووٹر، مسافر ہو یا مقیم، مخمل کے بستر پر سونے والا ہو یا چٹائی پر سونے والا ہو موت تو آنی ہی ہے آج نہیں تو کل۔۔ پھر کس بنیاد پر ہم غافل ہیں۔۔ آج سارا بگاڑ مسلمانوں کے اندر، سارا اختلاف مسلمانوں کے اندر، مسلک کے نام پر جھگڑا، فرقہ بندی کے نام پر جھگڑا، ذات برادری کے نام پر جھگڑا، مساجد و مدارس کے نام پر جھگڑا، چودھراہٹ کا جھگڑا، قدم قدم پر مشکلات اور لڑائی جھگڑا جبکہ حکم تو یہ ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو، متحد رہو اور سیسہ پلائی دیوار بن جاؤ، ایک دوسرے کے خلاف زبان درازی نہ کرو، زمین پر فساد برپا نہ کرو، اپنے جسم کے اعضاء سے کسی دوسرے انسان کے جسم کے اعضاء کو تکلیف نہ پہنچاؤ، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، کسی کا گھر جل رہا ہو تو بجھانے کی کوشش کرو، اپنے بڑوں کی عزت کرو اور چھوٹوں کے ساتھ پیار، محبت اور شفقت کا معاملہ کرو، بہتر اخلاق کو بلند رکھو، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور یاد رکھو محبت میں آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کا بھرم رکھنے والا اللہ ہی ہے دوسرا کوئی نہیں، یہی اسلامی تعلیمات ہیں اب ہم اپنا محاسبہ کریں کہ اسلام کی تعلیمات پر ہم کتنے عمل پیرا ہیں اور اسلام کے شکنجے میں ہم پورے کے پورے داخل ہیں یا نہیں۔

دین حق یا رسم و رواج؟ ایک فکر انگیز پیغام

شفیع احمد کمرہٹی

اسلام صرف عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام میں ہر عمل کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے، نہ کہ خود ساختہ رسومات اور معاشرتی بدعات پر۔ کسی بھی نیک ہستی سے محبت کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلیں، نہ کہ اپنی خواہشات کے مطابق دین میں نئی رسومات شامل کریں۔ آج کا المیہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کا مقصد دین کی حفاظت اور باطل کے خلاف جہاد تھا، مگر افسوس کہ آج ان کی یاد کے نام پر ایسے کام کیے جا رہے ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے میل نہیں کھاتے۔ غور کریں کہ:

1. سالگرہ منانے کا غیر اسلامی تصور:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی یا کسی بھی صحابی کی سالگرہ نہیں منائی۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اپنے اسلاف کی قبروں کو عید گاہ مت بناؤ۔" (سنن ابی داؤد: 3221)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا: "میری قبر کو میلہ مت بناؤ۔" (مسند احمد: 7358)
دین میں وہی عبادات جائز ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہیں، نہ کہ وہ جو بعد میں ایجاد کی گئی ہوں۔

2. کھچڑا، شربت اور کھانے تقسیم کرنے کی حقیقت:
خیرات کا اصل مقصد مستحق افراد کی مدد ہے، نہ کہ مخصوص دن میں کھانے بانٹ کر دکھاوا کرنا۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
"تم نیکی کو ہرگز نہیں پہنچو گے جب تک اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔" (سورۃ آل عمران: 92)
اگر کوئی واقعی صدقہ کرنا چاہتا ہے تو اسے پورے سال غرباء کی مدد کرنی چاہیے، نہ کہ کسی خاص دن کو عبادت بنا کر اپنانا چاہیے۔

3. مصنوعی کربلا، میلوں اور جلوسوں کی شرعی حیثیت:
حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بدعات کے خلاف اپنی جان قربان کی، مگر آج ان کے نام پر غیر شرعی کام کیے جا رہے ہیں۔
اگر وہ آج ہوتے تو کیا وہ ان رسومات کو پسند کرتے؟
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا عمل ایجاد کیا جو اس میں نہیں تھا، وہ مردود ہے۔" (صحیح بخاری: 2697، صحیح مسلم: 1718)

4. بے پردگی اور غیر محرموں کے ساتھ اختلاط:
جلوسوں اور میلوں میں بے پردگی عام ہے، جو سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
"اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور پچھلی جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ پھرو۔" (سورۃ الاحزاب: 33)
کیا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دین پر عمل کے لیے قربانی نہیں دی تھی؟ پھر ان کی یاد میں اسلامی اصولوں کی پامالی کیوں؟

5. مسجدیں ویران، جلوس آباد:
جہاں اللہ نے نماز کا حکم دیا، وہاں لوگ نہیں جاتے، مگر غیر شرعی جلوسوں میں لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے قریب مساجد بڑی ہوں گی مگر ان میں نمازی کم ہوں گے۔" (مسند احمد: 8068) دین رسم و رواج میں داخل ہو چکا ہے، جبکہ اصل دین قرآن و سنت پر عمل کرنے میں ہے۔

6. علمائے حق کی مخالفت اور خاموشی:
بعض نام نہاد علماء جو خود کو "سنی" کہتے ہیں، وہ بدعات پر خاموش رہتے ہیں مگر قرآن و سنت کی دعوت دینے والوں پر تنقید کرتے ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "حق کو لوگوں سے نہ پہچانو، بلکہ حق کو پہچانو تو اہل حق خود پہچانے جائیں گے۔"
اصل علماء وہ ہیں جو سچ بولیں، چاہے لوگ ان سے ناراض ہی کیوں نہ ہوں۔

کیا یہی دین ہے؟
اسلام عبادات، تقویٰ، سچائی اور اخلاص کا دین ہے، نہ کہ خود ساختہ رسم و رواج کا۔ دین کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھالنے کے بجائے ہمیں وہی طریقہ اپنانا چاہیے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنایا۔

حقیقی دین کی پہچان:
اگر ہم واقعی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں تو ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا:
نماز قائم کرنا
تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرنا
شرک و بدعت سے بچنا
صدقہ و خیرات کو مستقل عمل بنانا
سنت کے مطابق دین پر عمل کرنا

نتیجہ: بدعات اور خود ساختہ رسومات انسان کو دین سے دور کر دیتی ہیں اور حقیقی دین پر چلنے والوں کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ ایسے اعمال کرنے والے خود کو اہل حق سمجھتے ہیں، جبکہ حقیقت میں وہ اپنی آخرت کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کے کچھ لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں گے اور انہیں اس کا احساس تک نہیں ہوگا۔" (مسند احمد: 22775) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں حق کو پہچاننے، اس پر عمل کرنے، بدعات و شرک سے بچنے، اور دین کو اسی شکل میں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔
آمین یا رب العالمین!

امیر لوگوں کے ہاتھوں میں طاقت کا آجانا خطرناک ہے!!!

سرفراز احمد قاسمی، حیدرآباد

دنیا بھر میں دولت و اقتدار کا غلط استعمال اور اس پر قابض مٹھی بھر افراد کی جانب سے ظلم و بربریت، حق تلفی اور ناانصافی کی وجہ سے جو نقصانات ہو رہے ہیں، سماج اور معاشرہ جس بھیانک صورتحال سے گذر رہا ہے اس سے کسی طرح کے انکار کی گنجائش نہیں ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ اس کے سدباب اور اس کی روک تھام کے لئے کوئی میکانزم یا سنجیدہ کوششیں نہیں کی جا رہی ہیں، پھر ایسے میں دنیا سے جرائم کا خاتمہ کیسے ہوگا؟ امریکہ کے سابق صدر جو بائیڈن گذشتہ مہینے اپنے عہدے سے سبکدوش ہو گئے، انہوں نے سبکدوشی سے قبل ایک الوداعی خطاب کیا جس میں انہوں نے متنبہ کیا ہے کہ چند انتہائی امیر لوگوں کے ہاتھوں میں طاقت و اقتدار کا آجانا خطرناک ہے اگر ان کے اختیارات کے غلط استعمال کو نہ روکا گیا تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے ان کے بقول امریکہ میں بہت زیادہ دولت، طاقت اور اثر و رسوخ اولیگارکی (X) کی شکل اختیار کر رہے ہیں جس سے امریکہ میں پوری جمہوریت، بنیادی حقوق اور آزادیوں کو حقیقت میں خطرات لاحق ہیں، تاہم بائیڈن نے یہ واضح نہیں کیا کہ ان کا اشارہ ریگن X سے کیا مراد ہے، انہوں نے اپنے خطاب میں سوشل میڈیا کے حوالے سے بڑی کمپنیوں کے فیصلوں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا، جو بائیڈن کا کہنا تھا کہ آزادی صحافت تباہ ہو رہی ہے، ایڈیٹر کا کردار ختم ہوتا جا رہا ہے، جبکہ سوشل میڈیا بھی حقائق کی جانچ ختم کر رہا ہے، طاقت اور منافع کے لئے بولے جانے والے جھوٹ سے سچائی کو کچل دیا جاتا ہے، بائیڈن نے اپنے دور صدارت کا خاتمہ ایک سفارتی محاذ پر بڑی کامیابی کے ساتھ کیا ہے، انہوں نے اپنے خطاب میں اعلان کیا کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان غزہ میں جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا ہے اس معاہدے پر زیادہ تر عمل درآمد امریکہ میں آئندہ آنے والی نئی انتظامیہ کے دور میں ہوگا، اپنے الوداعی خطاب میں انہوں نے اپنی ٹیم کو ہدایت دی تھی کہ وہ نئی انتظامیہ کو پوری طرح باخبر رکھے، جو بائیڈن نے ایک خط بھی جاری کیا جس میں انہوں نے اپنی انتظامیہ کے ساتھ اپنے دور صدارت کا 2021 میں آغاز کا تذکرہ کیا ہے، جب دنیا کو کورونا وبا کا سامنا تھا، اس وقت امریکہ کے دارالحکومت پر ان کے حریف کے حامیوں نے دھاوا بول دیا تھا، تاکہ نومبر 2020 میں ہونے والے الیکشن کے نتائج کو تبدیل کیا جا سکے جس میں ڈونالڈ ٹرمپ کے مقابلے میں جو بائیڈن کو کامیابی ملی تھی، بائیڈن نے کہا کہ چار سال قبل ہم خطرات اور امکانات کے موسم سرما میں کھڑے تھے لیکن ہم نے بحیثیت امریکی اتحاد کا مظاہرہ کیا اور بہادری سے مقابلہ کیا، ہم مزید مضبوط و خوشحال اور محفوظ ہو کر سامنے آئے۔ یہ جو بائیڈن کا امریکی صدر کے طور پر اوول آفس سے پانچواں اور آخری خطاب تھا، بائیڈن نے چھ ماہ پہلے جولائی میں آخری بار اوول آفس سے خطاب کیا تھا جس میں انہوں نے نومبر 2024 میں ہونے والے صدارتی الیکشن کی دوڑ سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا تھا، صدر بائیڈن نے اپنی نائب کملا ہیرس کی ڈیموکریٹک امیدوار، ڈونالڈ ٹرمپ کے خلاف ڈیموکریٹ امیدوار کی حیثیت سے توثیق کی تھی، رائے عامہ کے سروے کرنے والی امریکی کمپنی گیلپ کے مطابق جو بائیڈن صدارت کا عہدہ ایسے موقع پر چھوڑ رہے ہیں جب ان کی امریکی عوام میں مقبولیت صرف 39 فیصد ہے، امریکی ریاست ٹینیسی کی وینڈربلٹ یونیورسٹی سے وابستہ صدارتی تاریخ داں تھامس شوارز کے مطابق موجودہ صدر کی میراث اس سے متاثر ہوگی کہ آئندہ چار برس ڈونالڈ ٹرمپ کس طرح کی طرز حکمرانی اختیار کرتے ہیں، وائس آف امریکہ سے گفتگو میں ان کا کہنا تھا کہ اگر ٹرمپ کا دور ایک آفت کے طور پر ختم ہوا یا ان کے دور میں معاشی افراتفری ہوئی یا مزید عالمی تنازعات نے جنم لیا تو جو بائیڈن کے دور کو زیادہ احسن انداز میں یاد کیا جائے گا، دوسری جانب وائٹ ہاؤس نے بھی ایک دستاویز جاری کیا ہے جس میں صدر جو بائیڈن اور نائب صدر کملا ہیرس کے دور میں امریکہ کے اندر اور خارجی سطح پر حاصل کی جانے والی کامیابیوں کا ذکر کیا گیا ہے، اس دستاویز میں واضح کیا گیا ہے کہ اس دور میں امریکہ میں ایک کروڑ 66 لاکھ نوکریوں کے مواقع پیدا کئے گئے، جبکہ جی ڈی پی 12.6 فیصد تک پہنچا، حقائق نامے میں جو بائیڈن کے دور میں ان کے دستخطوں سے جاری ہونے والے قوانین کا ذکر شامل ہے، جو بائیڈن نے 15 جنوری کو اپنے الوداعی خطاب کا اختتام جمہوریت کا اعادہ دیتے ہوئے امریکی عوام کے شکریہ کے ساتھ کیا، جو بائیڈن نے کہا کہ میں آج بھی اس نظریے پر یقین رکھتا ہوں جس کے لئے قوم کھڑی ہے، ایک ایسی قوم جس کے لئے اداروں کی مضبوطی اور افراد کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔ بائیڈن کے اس الوداعی خطاب کو پڑھئے اور اپنے ملک بھارت میں کیا ہو رہا ہے؟ کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا اندازہ لگائیے کہ ہمارا بھارت کس راستے پر جا رہا ہے؟ اور اس کا حل کیا ہے؟ جبکہ کانگریس کا کہنا ہے کہ مودی حکومت گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) کے ذریعے عام لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈال رہی ہے اور عام لوگوں سے زیادہ ٹیکس وصول کر کے سرمایہ داروں کی دولت میں اضافہ کر رہی ہے، کانگریس کے لیڈر شکتی سنگھ گوہل نے آج پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں جی ایس ٹی کو عام لوگوں کے لیے دہشت گردی قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کسانوں سے کپاس پر ایڈوانس لے رہی ہے اور اس کے بدلے میں سود بھی نہیں دے رہی ہے، کاشتکاری میں استعمال ہونے والے آلات اور کیڑے مار ادویات پر بھاری ٹیکس لگائے جا رہے ہیں اور سرمایہ داروں کو ٹیکسوں سے ریلیف دیا جا رہا ہے، جی ایس ٹی کی بنیاد آسانی پر رکھی گئی اور اس کی بنیاد بھی وہی ہونی چاہیے تھی لیکن مودی سرکار نے اس میں سلیب بڑھا کر جی ایس ٹی کی دہشت پیدا کر دی ہے جس سے عام آدمی پریشان ہو گئے ہیں، ہر چیز کو ان پر تین سلیب میں ٹیکس لگایا جا رہا ہے اور اس طرح حکومت عام لوگوں پر ظلم کر رہی ہے، گوہل نے کہا کہ مودی حکومت میں غریبوں اور عام لوگوں سے جی ایس ٹی بہت زیادہ لیا جا رہا ہے لیکن امیروں اور کھربوں روپے کمانے والے سرمایہ داروں کو ٹیکس میں چھوٹ دی جا رہی ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ آج غریب اور امیر کے درمیان خلیج بہت بڑھ گئی ہے اور یہ انگریزوں کے دور سے بھی زیادہ وسیع ہو گئی ہے، انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے سرمایہ داروں کو دو لاکھ کروڑ روپے کی ٹیکس سے چھوٹ دی ہے، یہی نہیں حکومت نے بڑے صنعت کاروں کے 17 لاکھ کروڑ روپے کے این پی اے کو معاف کر دیا ہے اور اس معافی کے بدلے ان سرمایہ داروں نے الیکٹورل بانڈ خرید کر بھارتیہ جنتا پارٹی اور بی جے پی کو چندہ دیا ہے، کانگریس کے لیڈر نے کہا کہ جی ایس ٹی کا مقصد ٹیکس وصولی کے نظام کو آسان بنانا تھا لیکن مودی حکومت نے غلط شکل میں جی ایس ٹی کو نافذ کر کے اسے پیچیدہ بنا دیا ہے اور عوام اس پر ہونے والے ٹیکسوں میں پس رہے ہیں اس ٹیکس کے ذریعے ملک کے غریبوں سے پیسہ لیا جا رہا ہے، ٹیکس جمع کرنے کا ایک نظام ہے اور اس کا مقصد سب کو فائدہ پہنچانا تھا، لیکن مرکزی حکومت سیس لگا کر بہت زیادہ آمدنی حاصل کر رہی ہے اور صرف سیس لگا کر اپنی تجوری بھر رہی ہے، گوہل نے کہا ہے کہ مسئلہ یہ ہے کہ ٹیکس کے نظام میں کسانوں سے بھی دھوکہ کیا جا رہا ہے، اور کسان اپنی فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کے لئے جو کیمیکل استعمال کرتے ہیں ان پر 28 فیصد جی ایس ٹی وصول کیا جا رہا ہے، صحت کے شعبے میں انشورنس سسٹم پر 18 فیصد جی ایس ٹی کی وصولی کی جا رہی ہے، حکومت عام آدمی سے بہت زیادہ ٹیکس لے کر اپنے چند سرمایہ داروں کی دولت میں اضافہ کر رہی ہے جو انتہائی خطرناک ہے، کانگریس کے لیڈر نے مودی حکومت کے ترقیاتی ماڈل کو دوستوں کی ترقی کا ماڈل قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح لنکا میں محل سونے کے بنے تھے وہ سب راون کے پسندیدہ لوگوں کے تھے اور وہاں عام لوگ پریشان تھے، مودی حکومت رام راجیہ کی بات کرتی ہے لیکن ان کا ٹیکس وصولی کا نظام راون کے انداز میں کام کر رہا ہے۔ عام آدمی پارٹی کے سربراہ کیجریوال نے بھی مرکزی حکومت پر چند ارب پتی دوستوں پر ملک کے خزانے کو لٹانے کا الزام لگایا ہے اور دہلی کے ووٹروں سے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ انہوں نے آج ایک اہم معاملے پر وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھا ہے، جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی مرکزی حکومت تمام دولت چند لوگوں کو لٹا رہی ہے، انہوں نے کہا کہ وہ پہلے اپنے ارب پتی دوستوں کو قرض دیتے ہیں پھر قرض معاف کر دیتے ہیں، اب تک تقریباً 500 ارب پتی دوستوں کے 10 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے معاف کئے جا چکے ہیں، کیجریوال نے کہا کہ اگر حکومت قرضے معاف کرنا چاہتی ہے تو متوسط طبقے اور کسانوں کے قرضے معاف کرے، متوسط طبقہ سالانہ 12 لاکھ روپے کماتا ہے اور اس کی نصف آمدنی مختلف قسم کے ٹیکس ادا کرنے میں چلی جاتی ہے اور اس کے بدلے میں اسے کچھ نہیں ملتا، دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ نے مطالبہ کیا ہے کہ کسی بھی ارب پتی کا قرضہ معاف نہ کیا جائے، انہوں نے کہا کہ میں نے حساب لگایا ہے کہ اگر امیروں کے قرض معاف نہ کئے گئے تو ٹیکس کی شرح آدھی رہ جائے گی، جی ایس ٹی کو آدھا کیا جا سکتا ہے اور کھانے پینے کی اشیاء پر سے جی ایس ٹی کو بھی معاف کیا جا سکتا ہے، گاندھی جی کہتے تھے اور بالکل ٹھیک کہتے تھے کہ معاشی غربت اور عدم مساوات ہمارے معاشرے کا اخلاقی زوال ہے جو معاشرہ لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کو بے روزگار رکھتا ہو اس کے معاشی نظام کو بالکل قبول نہیں کیا جا سکتا، پھر بھلے ہی وہ شرح نمو کی بلند ترین سطح کی مثال کیوں نہ ہو، صنعت کی ضرورت دوسروں کی قیمت پر ترقی کرنے کی ہے، صنعت کاری استحصال کو ختم نہیں کرتی، استحصال کے اس عمل میں معاشرہ اپنی آزادی بھی کھو بیٹھتا ہے، راجیہ سبھا میں صدر کانگریس کھڑگے نے بے روزگاری، مہنگائی، نوٹ بندی اور کسانوں کی آمدنی جیسے اہم ایشوز سے متعلق سوال اٹھائے اور مودی حکومت کو پرانے وعدے یاد دلائے، پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس جاری ہے اسی درمیان صدر کانگریس نے کہا کہ وزیر اعظم نے عوام سے بڑے بڑے وعدے کئے تھے لیکن ان میں سے ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا گیا، انہوں نے حکومت سے جواب مانگتے ہوئے کہا کہ عوام کو سچائی بتائی جانی چاہئے کہ ان سے جو وعدے کئے گئے تھے ان وعدوں کا کیا ہوا؟ کھڑگے نے راجیہ سبھا میں مودی حکومت کو 11 اہم وعدے یاد دلائے، وہ وعدے یہ ہیں، بیرون ملک سے کالا دھن واپس لانے کا وعدہ: پی ایم مودی نے کہا تھا کہ بیرون ملک سے بلیک منی لا کر ہر شہری کے اکاؤنٹ میں 15 لاکھ جمع کئے جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا، روزگار دینے کا وعدہ: 2014 کے انتخابات میں کہا گیا تھا کہ ہر سال دو کروڑ ملازمتیں دی جائیں گی لیکن آج شرح بے روزگاری اپنی اعلیٰ سطح پر ہے، پیٹرول ڈیزل کی قیمتیں کم کرنے کا وعدہ: مودی حکومت نے دعویٰ کیا تھا کہ پیٹرول و ڈیزل کو سستا کیا جائے گا لیکن آج اس کی قیمتیں آسمان چھو رہی ہیں، گنگا کی صفائی کا وعدہ: حکومت نے گنگا کو پوری طرح صاف کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن آج بھی گنگا کی حالت جوں کی توں بنی ہوئی ہے، مہا کمبھ میں سیاسی لیڈران جا کر گندگی پھیلا رہے ہیں، گنگا کی صفائی بہت مشکل ہے، انفراسٹرکچر پروجیکٹس کو تیزی سے نافذ کرنے کا وعدہ: انفراسٹرکچر پروجیکٹس کو تیزی سے نافذ کرنے کا وعدہ پی ایم مودی نے کیا تھا لیکن کئی پروجیکٹس اب بھی ادھورے ہیں، میک ان انڈیا سے دس کروڑ ملازمتوں کا وعدہ: حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ 2022 تک مینوفیکچرنگ سیکٹر میں 10 کروڑ ملازمتیں دی جائیں گی، کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ: مودی نے کہا تھا کہ 2022 تک کسانوں کی آمدنی دوگنی ہو جائے گی۔

نوٹ: اخبار میں شائع ہونے والے مضامین میں مصنف کی اپنی رائے ہوتی ہے۔ اس سے اخبار کے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ کسی بھی قانونی چارہ جوئی کے لئے ادارہ ذمہ دار نہیں۔

مولانا فروز احمد پر پولیس کا وحشیانہ حملہ سنگین جرم

ظلم اور فرعونیت کیخلاف آواز بلند کرنا ایمان کی علامت!

سہارنپور (احمد رضا) گزشتہ دس برسوں سے ملک میں مسلم افراد پر جس قدر تشدد برپا ہوا انکو لکھنے کے لئے اخبارات کے صفحات کم پڑ سکتے ہیں مگر افسوس صد افسوس کہ آج تک کسی بھی معاملہ میں اہل سیاست نے مثبت کردار ادا نہیں کیا اسی لئے ایسے شرمناک واقعات رکنے کا نام نہیں لے رہے ہیں! مدھوبنی پولیس افسر اور اس کے اسٹاف نے ویٹکل چیکنگ کے دوران مولانا محمد فیروز کی داڑھی کھینچ کر انکو جس بری طرح سے لاتوں گھونسوں ڈنڈوں سے زدوکوب کر کے گھنونا کارنامہ انجام دیا ہے وہ بہار ریاست کے پولیس محکمہ کی اب تک کی سب سے دردناک اور شرمناک حرکت ہے جس نے پوری امت مسلمہ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے مولانا فیروز کے ساتھ پولیس بربریت کی خبر سن کر سب سے پہلے اپوزیشن جماعتوں کے سربراہ تیجسوی یادو مولانا محمد فیروز سے ملنے پہنچے آپنے مولانا سے قریب 30 منٹ تک ملاقات کی اور مولانا محمد فیروز نے رو رو کر سیکڑوں افراد کے سامنے تیجسوی یادو کو پوری روداد سنائی موقع پر موجود بھی ذمہ دار افراد نے پولیس اسٹاف کی حرکت کو غیر قانونی غیر آئینی اور شاطرانہ عمل بتاتے ہوئے پرزور مذمت کرتے ہوئے اس مار پیٹ میں شریک بھی پولیس اہلکاروں کو برخاست کرنے کی مانگ کی اور واضح ہو کہ بہار میں ان دنوں مسلم افراد کے خلاف نفرت اور تشدد کی وارداتیں عام ہیں مگر نتیش کمار کی سرکار ان ظالم حملہ آوروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے میں بری طرح سے ناکام ثابت ہوئی ہے جس وجہ سے پر تشدد واقعات میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے! پرفتن دور میں ملت اسلامیہ کے خلاف رونما ہونے والے پر تشدد، غیر آئینی اور غیر انسانی سلوک پر قرآن مجید کی آیات اور ازخود اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم کی حکایات اور تبصروں پر نظر ثانی بیحد ضروری ہو گئی ہے آپکو بتاتے چلیں کہ مکی زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ظلم کے خلاف صبر و برداشت کا تھا، یہ صبر و برداشت غیر معمولی ہوا کرتا تھا، ان ممالک میں جہاں مسلمان مکی دور سے گزر رہے ہوں، ظلم کے دفاع کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ ہم خیال لوگوں کو ساتھ لے کر ظلم کے خلاف محاذ کھڑا کیا جائے، قبل نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے معاہدہ میں شریک ہوئے تھے جو ایک صاحب کے مالی حقوق دلانے کے لئے ہوا تھا، یہ مکہ کے چند نوجوانوں کی تحریک تھی، جس نے بہت سارے ظلم کو ختم کرنے کا کام کیا تھا۔

یہ معاہدہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج بھی اگر کوئی اس قسم کے معاہدہ کے لیے ہمیں بلائے گا تو میں حاضر ہوں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظلم کے دفاع اور مظلوموں کی حمایت کا نبوی طریقہ یہ بھی ہے کہ کمزور اقوام سے مل کر ظلم کے دفاع کے لیے متحدہ اور مشترک ایجنڈے پر اٹھ کھڑے ہوں تاکہ وہ ظالم طاقتوں کا مقابلہ کر سکیں! مظلوموں کی حمایت کا دوسرا طریقہ میثاق مدینہ ہے، جو ہجرت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے مختلف مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بقائے باہم کے اصول پر کیا تھا، یہ میثاق بھی ظلم کے خلاف ایک موثر ہتھیار ہے، اس قسم کا کوئی معاہدہ جو آج کے جمہوری دور میں بقائے باہم کے اصول پر مبنی ہو، ظلم کے دفاع کیلئے نبوی طریق کار کے عین مطابق ہے ظلم کی دفاع کے طریقے زمان و مکان کے اعتبار سے بدل سکتے ہیں، ہندوستان میں سی اے اے، این سی آر این پی آر اور اوقاف کو بحق سرکار ضبط کرنے کے حوالے سے شہریوں کو پریشان کرنا، بنیادی حقوق سے محروم رکھنا یا محروم کرنے کی کوشش کرنا بھی ظلم کے دائرے میں آتا ہے، اس کے دفاع کے لئے ہندوستان میں احتجاج مظاہرے اور دھرنوں کا طویل اور تاریخی سلسلہ شروع ہوا تھا اور ملک کی بڑی آبادی احتجاج کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء کے صدر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم نے اوقاف کے تحفظ کے لیے احتجاج اور جیل بھرو تحریک کے لیے تیار رہنے کو کہا ہے ممکن ہے اس کی نوبت آجائے احتجاج اور مظاہرے عالمی طور پر ناانصافیوں کو ختم کرنے میں موثر رول ادا کرتے ہیں اور، حکمراں جماعت اسی زبان کو سمجھتی اور جانتی بھی ہے، اس لئے ظلم کی دفاع میں پوری دنیا میں اس کو موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، البتہ اسلام مظلوموں کی حمایت اور ظلم کے دفاع کیلئے کسی بھی ایسے کام کو پسند نہیں کرتا جس سے اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا لازم آتا ہو، ارشاد خداوندی ہے "ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ" اس ممانعت کا حاصل یہ ہے خود سوزی اور اس طرح کے دوسرے کام جس سے اپنی اور غیر متعلق لوگوں کی جان و مال کا نقصان پہونچے اس کی حمایت نہیں کی جانی چاہئے، اسلام میں ظلم کے دفاع کے لئے بھی حدود و قیود مقرر ہیں اور، ہم اس کی خلاف ورزی کر کے ظلم کے دفاع کا کام نہیں کر سکتے اس گفتگو کی مکمل تفصیل سے معلوم ہوا کہ ظلم کی الگ الگ قسموں کے دفاع کے لئے اسوہ رسول اکرم میں الگ الگ نمونے موجود ہیں، ان کو برت کر ہم اس دنیا کو ظلم و ستم سے پاک کر سکتے ہیں، اس معاملہ میں شرک سے پاک سماج کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، رب مانی کا مزاج بنتا ہے تو من مانی ختم ہوتی ہے، اور انسان خدائی احکام اور نبوی ہدایات کا خوگر ہو کر ہر قسم کے ظلم کا خاتمہ کر سکتا ہے، قانون الٰہی کی پابندی اور منکرات سے اجتناب ظلم کے دفاع میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے، ان سب کا تعلق تیسری قسم کے ظلم سے ہے، یہ معاملہ بڑا سنگین ہے، مسلم شریف میں ایک روایت "باب تحریم الظلم" کے ذیل میں درج ہے، اس میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن امت کا مفلس ترین وہ انسان ہوگا جس نے حقوق اللہ میں کوتاہی نہیں کی ہوگی لیکن حقوق العباد میں ظلم کر دیا ہوگا، اس دن اس کے سارے نیک اعمال کا ثواب مظلوموں کے کھاتے میں چلا جائے گا اور نیکی برباد گناہ لازم آئے گا، ظلم کے اس سلسلے کو ختم کرنے کے لیے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی جامع حدیث بخاری شریف میں آئی ہے "انصر اخاک ظالما او مظلوما" اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، اس حدیث میں ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کے لئے کہا گیا ہے، ظالم کی مدد تو یہ ہے کہ اس کی کلائی پکڑی جائے کہ وہ ظلم سے باز آ جائے، موجودہ دور میں اس سے مراد وہ تمام جائز طریقے ہیں، جن کا سہارا لے کر ظلم سے روکا جا سکتا ہو، مظلوم کی مدد یہ ہے کہ اس پر ظلم نہ ہونے دیا جائے اور ہر ممکن طور پر اس کی حمایت اور دفاع میں آگے آیا جائے تاکہ ظالم کی ہمت اور کمر ٹوٹ جائے!

لتا منگیشکر نے اپنی آواز کے جادو سے موسیقی کے مداحوں کے دلوں پر راج کیا

برسی کے موقع پر

ممبئی، 6 فروری (یو این آئی) لتا منگیشکر کو بالی ووڈ میں ایک ایسی ملکہ ترنم کے طور پر یاد کیا جاتا ہے جنہوں نے اپنی آواز کے جادو سے تقریباً سات دہائیوں تک موسیقی کے مداحوں کے دلوں پر راج کیا۔ مدھیہ پردیش کے اندور میں 28 ستمبر 1929 کو پیدا ہونے والی لتا منگیشکر (اصل نام ہیما ہریکر) کے والد دینا ناتھ منگیشکر مراٹھی تھیٹر سے وابستہ تھے۔ پانچ سال کی عمر میں لتا نے اپنے والد کے ساتھ ڈراموں میں اداکاری شروع کر دی۔ اس کے ساتھ ہی لتا نے اپنے والد سے موسیقی کی تعلیم لینا شروع کی۔ انہوں نے اپنا پہلا گانا 1942 میں فلم کٹی ہسال کے لیے گایا لیکن ان کے والد کو لتا کا فلموں کے لیے گانا پسند نہیں آیا اور انہوں نے لتا کے گائے ہوئے گانے کو اس فلم سے ہٹوا دیا۔ سال 1942 میں 13 سال کی چھوٹی عمر میں لتا نے اپنے والد کو کھو دیا اور خاندان کی ذمہ داری ان پر آ گئی۔ اس کے بعد ان کا پورا خاندان پونے سے ممبئی آ گیا۔ لتا کو فلموں میں اداکاری بالکل پسند نہیں تھی لیکن اس کے باوجود انہوں نے خاندان کی مالی ذمہ داری اٹھاتے ہوئے فلموں میں اداکاری شروع کر دی۔ سال 1942 میں لتا کو پہلی منگل گور میں اداکاری کا موقع ملا۔ 1945 میں لتا کی ملاقات موسیقار غلام حیدر سے ہوئی۔ غلام حیدر لتا کی گائیکی کے انداز سے بہت متاثر ہوئے۔ غلام حیدر نے فلم پروڈیوسر ایس مکھرجی سے درخواست کی کہ وہ لتا کو اپنی فلم شہید میں گانے کا موقع دیں۔ ایس مکھرجی کو لتا کی آواز پسند نہیں آئی اور انہوں نے لتا کو اپنی فلم میں لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر غلام حیدر کو بہت غصہ آیا اور انہوں نے کہا کہ یہ لڑکی مستقبل میں اتنی مشہور ہو جائے گی کہ بڑے بڑے پروڈیوسرز اور ڈائریکٹرز اسے اپنی فلموں میں گانے کی درخواست کریں گے۔

کپاس رکھنے کے تھیلوں کی خریداری میں مہایوتی حکومت کا 41 کروڑ روپے کا گھوٹالہ: نانا پٹولے

ممبئی، 6 فروری (یو این آئی) مہایوتی حکومت میں بدعنوانیوں کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا۔ کسانوں کے نام پر بدعنوانی کر کے جیبیں بھرنے کا ایک اور معاملہ شندے-فڈنویس-اجیت پوار حکومت کے دور میں سامنے آیا ہے۔ مہاراشٹر ریاستی پاور لوم کارپوریشن کے ذریعے کپاس ذخیرہ کرنے کے تھیلوں کی خریداری کے لیے ایک سکیم و پروگرام کے تحت ٹینڈر جاری کر کے 77 کروڑ روپے تقسیم کیے گئے، جس میں 59.41 کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا۔ اس معاملے کی گہرائی سے جانچ کر کے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ یہ مطالبہ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایکناتھ شندے کی قیادت والی بی جے پی حکومت نے بدعنوانی کے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ کسانوں کے نام پر کروڑوں روپے کا گھوٹالہ کیا گیا ہے۔ کپاس ذخیرہ کرنے کے تھیلوں کی خریداری میں بھی شدید بے ضابطگیاں کی گئی ہیں۔ یہ بدعنوانی مہاراشٹر ریاستی پاور لوم کارپوریشن کے ذریعے کی گئی، جس میں 25.77 کروڑ روپے مختص کیے گئے۔ ایک ہی خاندان کی چار مختلف کمپنیوں کو غیر قانونی طور پر ٹینڈر جاری کر کے یہ کام دیا گیا۔ نانا پٹولے کے مطابق مہاراشٹر ریاستی پاور لوم کارپوریشن کمیٹی کے منیجنگ ڈائریکٹر اور محکمہ ٹیکسٹائل کے جوائنٹ سیکریٹری شری کرشن پوار نے اپنی پسند کے ایک سپلائر کو پہلے سے معلومات فراہم کر کے ملی بھگت کے ذریعے پوری کارروائی انجام دی۔ حیران کن طور پر یہ خریداری لوک سبھا انتخابات کے ضابطہ اخلاق کے نفاذ کے دوران کی گئی اور اس کے لیے الیکشن کمیشن کی اجازت تک نہیں لی گئی۔ ریاستی کانگریس کے صدر نے کہا کہ اس پروجیکٹ کے لیے چار کمپنیوں کا انتخاب کیا گیا، جن میں سے تین کمپنیاں اوسوال گروپ کے ایک ہی خاندان کی ملکیت ہیں، جبکہ چوتھی کمپنی اوسوال گروپ کے قانونی مشیر کی ہے۔ پاور لوم کارپوریشن نے کپاس ذخیرہ کرنے کے تھیلوں کے لیے 1250 روپے فی تھیلا قیمت منظور کی، جبکہ آئی سی اے آر ناگپور کو یہی تھیلے 577 روپے فی تھیلا فراہم کیے گئے۔ اس طرح 673 روپے اضافی قیمت پر خریداری کر کے مجموعی طور پر 41 کروڑ 59 لاکھ 35 ہزار 536 روپے کا گھوٹالہ کیا گیا۔ نانا پٹولے نے مزید کہا کہ مہاراشٹر ریاستی پاور لوم کارپوریشن نے کپاس ذخیرہ کرنے والے تھیلے تیار کرنے کے لیے خام مال خریدنے کے بہانے حکومت سے 25.77 کروڑ روپے کا پیشگی فنڈ حاصل کیا، جبکہ کارپوریشن کو صرف تیار شدہ تھیلے خرید کر سپلائی کرنا تھا۔ اس میں خام مال کی خریداری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، لیکن دھوکہ دہی کے تحت خام مال کے نام پر مالی بے ضابطگی کی گئی۔ نانا پٹولے نے کہا کہ ایکناتھ شندے حکومت کے دور میں جب دھننجے منڈے وزیر زراعت تھے، اس وقت زرعی آلات کی خریداری اور ڈی بی ٹی اسکیم میں غیر قانونی تبدیلیاں کر کے بڑے پیمانے پر گھوٹالے کیے گئے۔ اس معاملے پر کانگریس پارٹی نے بارہا ایوان اور سڑکوں پر احتجاج کیا، لیکن حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ دھننجے منڈے نے خود ایک پریس کانفرنس میں اعتراف کیا کہ یہ ساری خریداری اس وقت کے وزیر خزانہ، نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر اعلیٰ کی اجازت اور منظوری سے کی گئی ہے۔ نانا پٹولے نے سوال اٹھایا کہ کیا اسی وجہ سے منڈے پر کارروائی نہیں کی جا رہی؟ نانا پٹولے نے کہا کہ مہایوتی حکومت نے کسانوں کے نام پر مختلف کارپوریشنز کے ذریعے خریداری اور سپلائی کے عمل میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی کی ہے۔ کانگریس اس معاملے کو اسمبلی میں بھرپور طریقے سے اٹھائے گی اور اگر حکومت نے کارروائی نہیں کی تو سڑکوں پر تحریک چلا کر ان بدعنوانوں کے خلاف کارروائی کے لیے حکومت کو مجبور کیا جائے گا۔

پالیسی شرحوں پر آر بی آئی کے فیصلے سے پہلے مارکیٹ میں گراوٹ

ممبئی، 6 فروری (یو این آئی) تجارتی جنگ کے خدشات کے درمیان ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی دو ماہی مانیٹری پالیسی جائزہ اجلاس کے فیصلے سے قبل زبردست فروخت کی وجہ سے اسٹاک مارکیٹ آج مسلسل دوسرے دن گر کر بند ہوئی۔ 30 شیئروں پر مشتمل بی ایس ای کا حساس انڈیکس سینسیکس 213.12 پوائنٹس گر کر 78,058.16 پوائنٹس اور نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) کا نفٹی 92.95 پوائنٹس گر کر 23,603.35 پوائنٹس پر آگیا۔ تاہم، بڑی کمپنیوں کے برعکس بی ایس ای کی مڈکیپ اور اسمال کیپ کمپنیوں کے حصص میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ اس کی وجہ سے مڈکیپ 0.87 فیصد گر کر 42,995.25 پوائنٹس پر آگیا جبکہ اسمال کیپ 50,505.49 پوائنٹس پر فلیٹ رہا۔

غزل

جو پیڑ پرندے کو سہارا نہیں دیتا
تم دیکھنا وہ دھوپ میں سایہ نہیں دیتا

اس بھیڑ میں اپنا ہی چھپا ہے کوئی شاید
آگے ہمیں بڑھنے کا جو رستہ نہیں دیتا

رسوائی کا غم صرف وہی باپ سہے گا
جو بیٹیوں کو دین کا تحفہ نہیں دیتا

خوف خدا میں جس کے شب و روز گزرتے
اللہ کے بندوں کو وہ دھوکا نہیں دیتا

نیکی کہیں اس کی یا کہیں گھاٹے کا سودا
مفلس کبھی سامان کو مہنگا نہیں دیتا

کس منہ سے وہ جنت کا طلب گار بنے گا
عالم جو غریبوں کو سہارا نہیں دیتا

آفتاب عالم شاہ نوری

قومی اردو کونسل کے زیر اہتمام عالمی کتاب میلے میں محفل افسانہ خوانی کا انعقاد

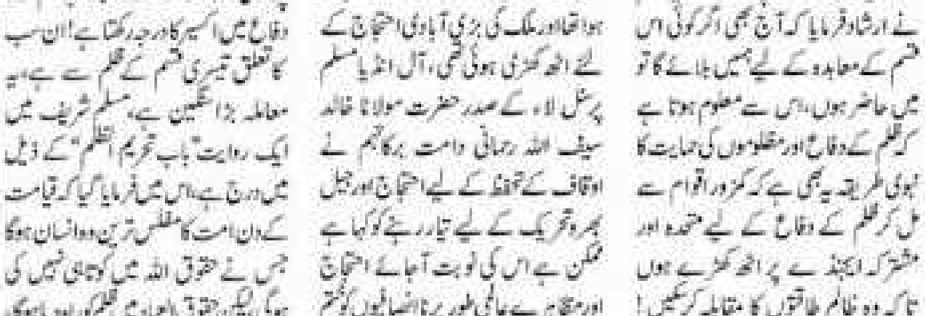

نئی دہلی: قومی اردو کونسل کے زیر اہتمام عالمی کتاب میلے میں "آؤ کہ کوئی خواب بنیں" کے تحت محفل افسانہ خوانی کا انعقاد ہوا جس میں نئی نسل کے فکشن نگاروں ڈاکٹر نورین علی حق، ڈاکٹر محمد عرفان اور ڈاکٹر سفینہ بیگم نے شرکت کی اور افسانہ نگاری کے تعلق سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام کی صدارت معروف فکشن نقاد پروفیسر ابوبکر عباد صدر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے کی۔ انھوں نے صدارتی خطاب میں کہا کہ نئے افسانہ نگاروں سے بہت توقعات ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ نئی نسل کے افسانہ نگار نئے موضوعات اور عصری تقاضوں کے تحت افسانے لکھ رہے ہیں اور ان کے یہاں امکانات کی ایک دنیا آباد ہے۔ این سی پی یو ایل کا یہ قدم لائق تحسین ہے کہ عالمی کتاب میلے میں نئے تخلیق کاروں کو پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جہاں وہ اپنے جذبات و احساسات اور تجربات و مشاہدات کو عام قاری سے شیئر کر رہے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ نئی نسل کے تخلیق کاروں کے تعلق سے بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں تحفظات اور تعصبات بھی ہیں مگر قومی اردو کونسل نے انھیں موقع فراہم کر کے نئی نسل کے تخلیق کاروں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس پروگرام کی نظامت کے فرائض فیضان الحق نے انجام دیے۔

نفرت پھیلانے پر روک اور شر انگیزی کے خلاف کارروائی کی ضرورت: ابوعاصم اعظمی

ممبئی، 6 فروری (یو این آئی) مہاراشٹر سماج وادی پارٹی لیڈر ابوعاصم اعظمی نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں ریاستی سرکار کو ہدف تنقید بناتے ہوئے سرکار کی مبینہ نفرتی پالیسی کو ملک کے لئے نقصان دہ قرار دیا۔ ابوعاصم اعظمی نے ریاستی وزیر نتیش رانے کی نفرت انگیزی پر روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے یونس بریانی والوں کو گئو کشی کے نام پر تشدد کا نشانہ بنانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ وہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ تبلیغی جماعت پر ریاستی وزیر نتیش رانے کے پابندی کے مطالبہ پر ریاستی سرکار کو وضاحت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ نتیش رانے مسلسل اشتعال انگیزی کا مظاہرہ کر کے مسلمانوں کو ہدف بناتے ہیں۔ نتیش رانے نے بارہا کہا ہے کہ یہ سرکار ہندوؤں کی سرکار ہے۔ ایک وزیر دستور کا حلف اٹھاتے ہیں اور فرقہ پرستی عام کرتے ہیں۔ پریس کانفرنس میں انہوں نے مزید کہا کہ نتیش رانے نے دسویں بارہویں بورڈ امتحانی مراکز میں طالبات کے برقعہ کی پابندی کا مطالبہ کیا ہے لیکن وزیر تعلیم نے اسے مسترد کر دیا ہے، یہ قابل ستائش ہے۔ نفرتی قائدین کے خلاف سرکار کو سخت کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی ہیٹ اسپیچ پر رہنمایانہ اصول مرتب کرتے ہوئے سرکاروں کو اشتعال انگیزی اور نفرتی قائدین کے خلاف کارروائی کا حکم دیا ہے لیکن اس کے باوجود ریاست میں نفرتی قائدین کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی۔ ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ الیکٹرک میٹر اور جدید میٹر کی تنصیبات کی سماج وادی پارٹی مخالفت کرتی ہے جھونپڑپٹیوں کے بلوں میں اضافہ سے عوام پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی بل کی ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے تو اس کا میٹر منقطع کر دیا جاتا ہے، جھونپڑپٹیوں سے بجلی کے بل وصول کرنے پر غور کیا جا رہا ہے جس کی سماج وادی پارٹی مخالفت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی ایم سی کے اسپتال میں اخراجات اور بلوں کی ادائیگی نہیں کی جاتی جس سے سہولت متاثر ہوتی ہے، اسکولوں اور اسپتالوں کے ملازمین کو تنخواہ تک نہیں دی جا رہی ہے۔ ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ سرکار آزادی اور حقوق انسانی کی بات کرتی ہے تو پھر سرکار مذہبی آزادی کے خلاف یکساں سول کوڈ کیوں لانا چاہتی ہے، یکساں سول کوڈ ایک دیش ایک قانون کے نام پر سیاست کی جا رہی ہے۔ اعظمی نے کہا کہ احمد نگر میں رمضان علی شاہ درگاہ پر ہندو تنظیموں نے دعویٰ کرتے ہوئے درگاہ میں مورتی کی تنصیب کر دی ہے جبکہ یہ معاملہ وقف بورڈ میں زیر سماعت ہے اور وقف بورڈ نے یہ تسلیم کیا کہ یہاں درگاہ ہے۔ گزشتہ ایک برس سے مسلمانوں نے اس قبضہ کے خلاف تحصیلدار دفتر کے باہر احتجاج شروع کر رکھا ہے لیکن انہیں انصاف نہیں مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف بورڈ نے اپنے حکم نامے میں اس متنازع مقام پر حکم امتناعی نافذ کیا ہے اور ہر طرح کی مذہبی سرگرمی پر پابندی عائد کی ہے لیکن اس کے باوجود ہندو تنظیموں اور گرام پنچایت نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے وقف بورڈ کے فیصلہ کی ہی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہاں پوجا پاٹ جاری رکھا ہے جبکہ مسلمانوں کا یہاں داخلہ ممنوع ہے۔

مدرسہ طیب: العلوم مدنی مسجد پر یہار کا جلسہ دستار بندی کی تیاریاں شروع!

اجلاس کی سرپرستی بیت العلوم کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مظاہری فرمائیں گے!

محمد امین الرشید سیتامڑھی

مدرسہ طیب العلوم مدنی مسجد پر یہار کا تاریخ ساز عظیم الشان اجلاس عام و چھٹا جلسہ دستار بندی بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہونے جا رہا ہے، جس میں 45 بچوں کی دستار بندی ہوتی ہے، تیاریاں شباب پر ہیں، اساتذہ و ذمہ داران اور طلبہ عزیز جلسہ کو خوب سے خوب تر بنانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ جلسہ دستار بندی کی تیاری جوش و خروش کے ساتھ جاری ہے، عوام و خواص دونوں میں جوش و جذبہ دیکھا جا رہا ہے، سوشل میڈیا پر بھی اشتہارات کی تصاویر اور اجلاس کی تیاریوں کی سرگرمیوں کو یوزرس بڑی تعداد میں شیئر کر رہے ہیں۔ قاری محمد احمد اللہ ناظم مدرسہ نے ایک صحافتی بیان میں کہا کہ 12 فروری بروز منگل 8:00 بجے صبح سے ظہر تک انتظامیہ کی جانب سے مدرسہ طیب العلوم مدنی مسجد پر یہار میں عظیم الشان جلسہ دستار بندی منعقد کیا جا رہا ہے اس جلسہ کی صدارت

مولانا مظفر حسین صاحب مظاہری صدر المدرسین اشرف العلوم کنہواں و سرپرستی رشید الامت حضرت مولانا عبدالرشید صاحب مظاہری شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڈھ یوپی فرمائیں گے مہمان خصوصی کی حیثیت سے امارت شرعیہ کے نائب ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی حضرت مولانا مفتی عبدالماجد رشیدی شیخ الحدیث اصلاح البنات سرائے میر اعظم گڈھ و مولانا احمد حسین قاسمی کا خصوصی خطاب ہوگا، قاری عمر عبداللہ قاسمی بارہ بنکوی نعت نبی کا نذرانہ پیش کریں گے اس کے علاوہ مقامی علمائے کرام کے بھی خطابات ہونگے قاری محمد احمد اللہ نے شہر کے علماء و حفاظ اور دانشوران سے گزارش کی ہے کہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر علمائے کرام کے بیانات سے استفادہ فرمائیں

چیمپئنز ٹرافی 2025 کی کارکردگی تجربہ کاروں کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی

نظریں روہت اور ویرات سمیت سینئر کھلاڑیوں پر ہوں گی

نئی دہلی: روہت شرما کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم جمعرات کو انگلینڈ کے خلاف تین ون ڈے میچوں کی سیریز کا پہلا میچ کھیلے گی اور اس کے بعد دبئی میں چیمپئنز ٹرافی کھیلے گی۔ ون ڈے سیریز اور اس کے بعد ہونے والی چیمپئنز ٹرافی میں کارکردگی روہت شرما اور ویرات کوہلی کے لیے بین الاقوامی کرکٹ کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔ بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) کے حکام بھلے ہی اس پر کچھ نہ کہہ رہے ہوں لیکن سلیکٹرز اور ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر کو ایسے اشارے دیے گئے ہیں کہ وہ کوئی بھی ایسا فیصلہ لے سکتے ہیں جو ٹیم انڈیا کی بہتری میں ہو۔ ممبئی میں بی سی سی آئی ہیڈ کوارٹرز میں انگلینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز اور چیمپئنز ٹرافی کے لیے سلیکشن کمیٹی کی میٹنگ جب تقریباً ڈھائی گھنٹے تک جاری رہی تو بحث کا مرکز نائب کپتانی رہا۔ اس میٹنگ میں ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر ہاردک کو نائب کپتان بنانا چاہتے تھے جبکہ روہت اور چیف سلیکٹر اجیت اگرکر شبمن گل کے حق میں تھے۔ ذرائع نے بتایا، بی سی سی آئی کے ایک ذریعے نے کہا کہ اس پر تبصرہ کرنا قبل از وقت ہے لیکن اگر ان دونوں سیریز میں خراب کارکردگی دکھائی دیتی ہے تو پھر آپشن کھلے ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا بی سی سی آئی ان کھلاڑیوں کو کچھ کہے گا تو ذرائع نے کہا کہ یہ سلیکٹرز اور ہیڈ کوچ کا کام ہے کہ وہ چاہیں کہ وہ مستقبل کی ٹیم کو کس طرح دیکھتے ہیں۔ اسے اس کا پورا حق حاصل ہے۔ بی سی سی آئی کسی کو ریٹائر ہونے کے لیے نہیں کہتا لیکن یہ سلیکٹرز کا حق ہے کہ وہ فیصلہ کریں کہ کس کو سلیکٹ کرنا ہے اور کس کو نہیں۔ روہت اور ویرات پہلے ہی ٹی 20 فارمیٹ چھوڑ چکے ہیں۔ ون ڈے میں ویرات کی کارکردگی اچھی رہی ہے، لیکن ٹیسٹ میں وہ پچھلے پانچ چھ سالوں میں صرف 30-35 کی اوسط سے رنز بنانے میں کامیاب رہے ہیں۔ ٹیسٹ میں بھی روہت کی کارکردگی اوسط رہی ہے۔ بارڈر گواسکر ٹرافی میں وہ تین میچوں میں صرف 31 رنز ہی بنا سکے تھے جس کے بعد انہیں سڈنی ٹیسٹ سے خود کو ڈراپ کرنا پڑا تھا۔ ویرات نے وہاں سنچری اسکور کی لیکن وہ آف اسٹمپ سے باہر جانے والی گیندوں پر اتنی بار آؤٹ ہوئے کہ ٹیم بس ڈرائیور نے بھی ریلوے کے بولر ہمانشو سنگوان کو پانچویں اسٹمپ پر گیند کرنے کا مشورہ دینے سے گریز نہیں کیا۔ نیوزی لینڈ سے پہلی بار گھریلو ٹیسٹ سیریز 0-3 سے ہارنے اور آسٹریلیا میں 12 سال بعد ٹیسٹ سیریز 1-4 سے ہارنے کے بعد، بی سی سی آئی نے تمام اسٹار کھلاڑیوں کے لیے رنجی کھیلنا لازمی قرار دے دیا۔ روہت شرما ایک اننگز میں صرف تین رن اور دوسری اننگز میں 28 رن ہی بنا سکے جبکہ ویرات ریلوے کے خلاف چھ رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اگر چیمپئنز ٹرافی میں ہندوستانی ٹیم کے ساتھ تجربہ کاروں کی کارکردگی خراب رہی تو آپ ایک بار پھر ہاردک پانڈیا کو کپتان بنتے دیکھ سکتے ہیں۔ جبکہ شبمن گل کو فی الحال ون ڈے کا نائب کپتان نامزد کیا گیا ہے۔ روہت 2024 میں ہونے والے T20 ورلڈ کپ میں ہاردک کے نائب کپتان ہوں گے۔ حالانکہ سوریہ کمار یادو کو بعد میں کپتان بنایا گیا تھا۔ کپتان بننے کے بعد سوریا کی کارکردگی بھی خراب رہی ہے۔ ایسی صورتحال میں ہاردک دوبارہ ٹی 20 میں بھی کپتان کے طور پر واپس آسکتے ہیں۔ بی سی سی آئی اور گمبھیر پر نظر رکھنے والے کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ تاریخ میں ہاردک کے ساتھ بہت سی بری چیزیں ہوئی ہیں۔ انہیں فٹنس کی بنیاد پر کپتانی نہیں دی گئی حالانکہ ان کی کارکردگی مسلسل اچھی رہی ہے۔ ہندوستانی ٹیم پہلی بار ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (WTC) فائنل کی دوڑ سے باہر ہوئی تھی اور اس کے بعد سے بی سی سی آئی کا سوچنے کا انداز بدل گیا ہے۔ آسٹریلیا میں شکست کے بعد ممبئی میں ایک جائزہ میٹنگ ہوئی جس میں بی سی سی آئی حکام نے کپتان روہت شرما، ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر اور چیف سلیکٹر اجیت اگرکر سے سوالات پوچھے۔

اس ملاقات میں ہندوستانی ٹیسٹ اور ون ڈے ٹیم کے مستقبل کے کپتان کے بارے میں بھی بات چیت ہوئی۔ اس جائزہ میٹنگ سے جو نتیجہ نکلا وہ یہ ہے کہ اگر ٹیم کی کارکردگی چیمپئنز ٹرافی میں خراب رہی تو ہندوستانی ٹیم آئی پی ایل کے بعد ایک نئے کپتان کے ساتھ انگلینڈ کے پانچ ٹیسٹ میچوں کے دورے پر جائے گی۔ اگر جسپریت بمراہ فٹ رہتے ہیں تو وہ کپتان ہوں گے۔ کے ایل راہول یا یشسوی جیسوال اس دورے میں نائب کپتان بننے کی دوڑ میں شامل ہوں گے۔ بہت سے شائقین کا خیال ہے کہ ویرات کو انگلینڈ کے دورے پر جانے سے کوئی نہیں روک سکتا لیکن ٹیم کے اندرونی ذرائع سے بات کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ راستہ ان کے لیے بہت مشکل ہونے والا ہے۔ فی الحال ون ڈے فارمیٹ میں ان کی جگہ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

آئی سی سی رینکنگ، ون ڈے میں بابر اور رضوان کی تنزلی

آئی سی سی نے ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی 20 کی نئی رینکنگ جاری کردی

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے تینوں فارمیٹ کی نئی رینکنگ جاری کردی ہے۔ 50 اوورز کے فارمیٹ میں بابر اعظم اور کپتان محمد رضوان کی تنزلی ہوئی ہے۔ آئی سی سی کی جانب سے ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی 20 کی نئی رینکنگ جاری کی گئی ہے جس میں قومی ٹیم کے کپتان محمد رضوان کی تنزلی جبکہ سعود شکیل اپنی جگہ برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔ آئی سی سی کی ٹیسٹ رینکنگ میں انگلینڈ کے جو روٹ بدستور پہلے نمبر پر ہیں، جبکہ دوسرے پر انگلینڈ کے ہی ہیری بروک، تیسرے پر نیوزی لینڈ کے کین ولیمسن، چوتھے پر بھارت کے یشسوی جیسوال پر ہیں۔ آسٹریلیا کے اسٹیو اسمتھ نے تین درجہ ترقی کے بعد پانچویں جبکہ سری لنکا کے مینڈس نے ایک درجہ ترقی کے بعد چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔ ٹیسٹ رینکنگ میں ٹاپ 10 کھلاڑیوں میں پاکستان کے صرف سعود شکیل شامل ہیں جبکہ محمد رضوان ایک درجہ تنزلی کے بعد 16ویں نمبر پر پہنچ گئے اور بابر اعظم کا 19واں نمبر برقرار ہے۔ رینکنگ میں بمراہ کا پہلا نمبر ہے جبکہ جنوبی افریقہ کے کاگیسو ربادا دوسرے، آسٹریلیا کے پیٹ کمنز تیسرے، جوش ہیزل ووڈ چوتھے اور پاکستان کے نعمان علی پانچویں نمبر پر رہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کا کوئی بھی بالر ٹاپ 20 ٹیسٹ بولرز کی رینکنگ میں شامل نہیں ہو سکا۔ ٹیسٹ فارمیٹ کی آل راؤنڈ کیٹگری میں بھارت کے رویندرا جدیجا پہلے، جنوبی افریقہ کے مارکو دوسرے، بنگلہ دیش کے مہدی حسن تیسرے نمبر پر رہے۔ ون ڈے رینکنگ میں بابر اعظم کی بادشاہت برقرار ہے جبکہ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر بھارت کے روہت شرما، شبمن گل اور ویرات کوہلی براجمان ہیں۔ پانچویں نمبر پر جنوبی افریقہ کے ہائنرک کلاسن موجود ہیں۔ پاکستان کے فخر زمان ایک درجہ ترقی کے بعد 17ویں نمبر پر آگئے ہیں اس کے علاوہ امام الحق 21، محمد رضوان 22 اور صائم ایوب 23ویں نمبر پر ہیں۔ آئی سی سی کی بولنگ رینکنگ میں افغانستان کے راشد خان پہلے، بھارت کے کلدیپ یادیو دوسرے جبکہ سری لنکا کے تیکشنا تین درجہ ترقی کے بعد تیسرے نمبر پر پہنچ گئے۔ شاہین آفریدی ایک درجہ تنزلی کے بعد تیسرے سے چوتھے نمبر پر آگئے۔ اس کے علاوہ حارث رؤف کی 18ویں پوزیشن مستحکم رہی۔ اس کیٹگری میں افغانستان کے محمد نبی بدستور پہلے نمبر پر براجمان ہیں، دوسرے نمبر پر زمبابوے کے سکندر رضا، تیسرے نمبر پر افغانستان کے عظمت اللہ، چوتھے پر بنگلہ دیش کے مہدی حسن اور پانچویں نمبر پر افغانستان کے راشد خان موجود ہیں۔ ٹاپ 20 آل راؤنڈرز میں پاکستان کے واحد شاہین شاہ آفریدی 18ویں نمبر پر موجود ہیں۔ آئی سی سی کی ٹی ٹوئنٹی رینکنگ میں آسٹریلیا کے ٹریوس ہیڈ پہلے نمبر پر ہیں جبکہ بھارت کے ابھیشیک شرما 38 درجہ ترقی کے بعد دوسرے نمبر پر پہنچ گئے اور انہوں نے تلک ورما سے پوزیشن چھین لی۔ تیسرے پر بھارت کے تلک ورما، چوتھے پر انگلینڈ کے فل سالٹ اور بابر اعظم 7ویں نمبر پر موجود ہیں۔ ٹی 20 کے ٹاپ تین بلے بازوں میں بابر اعظم اور محمد رضوان شامل ہیں جو 7ویں اور 9ویں پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ مختصر دورانیے کے فارمیٹ کی بولنگ رینکنگ میں ویسٹ انڈیز کے عقیل حسین پہلے نمبر پر رہے اور انہوں نے انگلینڈ کے عادل رشید کی جگہ پر قبضہ کرلیا۔ عادل رشید ایک درجہ تنزلی کے بعد دوسرے، بھارت کے ورن چکرورتی تین درجہ ترقی کے بعد تیسرے نمبر پر آگئے۔

ہندوستانی بلے باز ابھشیک شرما نے ٹی-20 رینکنگ میں مچایا غدر

40ویں مقام سے سیدھے نمبر 2 پر پہنچے

ہندوستان کے نوجوان سلامی بلے باز ابھیشیک شرما نے انگلینڈ کے خلاف کھیلے گئے ٹی-20 سیریز میں طوفانی بلے بازی کر ٹی-20 رینکنگ میں زبردست اچھال حاصل کیا ہے۔ تازہ آئی سی سی ٹی-20 رینکنگ میں انھوں نے نمبر 2 کی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ کھلاڑی گزشتہ ہفتہ تک 40ویں مقام پر تھا، لیکن انگلینڈ کے خلاف سیریز میں بہترین کارکردگی کا انھیں فائدہ ملا، اور اب وہ 38 کھلاڑیوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے دوسرے مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ تازہ ٹی-20 رینکنگ پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ابھیشیک شرما نے فل سالٹ، تلک ورما، سوریہ کمار یادو، جوس بٹلر، بابر اعظم، محمد رضوان جیسے مایہ ناز کھلاڑیوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ابھیشیک شرما کے 829 پوائنٹس ہو چکے ہیں، اور اب وہ صرف ٹریوس ہیڈ سے پیچھے ہیں جن کے 855 ریٹنگ پوائنٹس ہیں۔ ابھیشیک شرما اگر مزید ایک ٹی-20 سیریز میں اچھی کارکردگی پیش کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں، تو ممکن ہے وہ ٹریوس ہیڈ سے آگے نکل جائیں گے۔ واضح رہے کہ انگلینڈ کے خلاف 5 میچوں کی ٹی-20 سیریز میں ابھیشیک شرما نے 55.80 کی اوسط سے 279 رن بنائے تھے۔ انھوں نے اس سیریز میں ایک سنچری اور ایک نصف سنچری بنائی تھی۔ اس سیریز میں ابھیشیک شرما نے مجموعی طور پر 22 چھکے اور 24 چوکے لگائے۔ بہرحال، تازہ رینکنگ کے مطابق تلک ورما دوسرے سے تیسرے مقام پر پہنچ گئے ہیں، جبکہ سالٹ چوتھے اور سوریہ کمار یادو پانچویں مقام پر چلے گئے ہیں۔ جوس بٹلر کو چھٹا، بابر اعظم کو ساتواں، نسانکا کو آٹھواں، محمد رضوان کو نواں اور کسل پریرا کو دسواں مقام حاصل ہوا ہے۔

چیمپئنز ٹرافی 2025: پاکستان کرکٹ بورڈ کے منہ پر پھر لگا 'طمانچہ'

معروف امپائر نے پاکستان جانے سے کر دیا انکار

چیمپئنز ٹرافی '2025' پاکستان میں ضرور کھیلا جا رہا ہے، لیکن پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کو کئی محاذ پر سبکی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پہلے تو بی سی سی آئی نے ہندوستانی ٹیم پاکستان بھیجنے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے ٹورنامنٹ ہائبرڈ شکل میں کھیلنے کا فیصلہ لیا گیا۔ اس کے بعد پاکستان میں اسٹیڈیم وقت پر تیار نہ ہونے سے پی سی بی کی بدنامی ہوئی۔ کشمکش والی حالت میں کچھ دنوں پہلے یہ اعلان ہو گیا کہ چیمپئنز ٹرافی میں کھیلنے والی ٹیموں کے کپتانوں کی مشترکہ پریس کانفرنس اور افتتاحی تقریب کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب یہ خبر بھی پی سی بی کے منہ پر 'طمانچہ' کی طرح ہے کہ ایک معروف امپائر نے پاکستان جانے سے منع کر دیا ہے۔ یہ مشہور و معروف امپائر نتن مینن ہیں، جن کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق آئی سی سی کے ایلیٹ پینل میں شامل واحد ہندوستانی امپائر نتن مینن کو چیمپئنز ٹرافی کے لیے امپائروں کی لسٹ میں شامل کیا جانا تھا، لیکن انھوں نے ذاتی وجوہات کی بنیاد پر پاکستان جانے سے منع کر دیا۔ نتیجہ کار آئی سی سی نے جب امپائروں کی لسٹ جاری کی تو اس میں نتن مینن کا نام شامل نہیں کیا گیا۔ چیمپئنز ٹرافی کے لیے امپائروں کی جو لسٹ جاری کی گئی ہے، اس میں کمار دھرما سینا، کرس گیفنی، مائیکل گف، ایڈرین ہولڈاسٹاک، رچرڈ النگورتھ، رچرڈ کیٹلبرو، احسان رضا، پال رائفل، شرف الدولہ ابن شاہد، راڈنی ٹکر، ایلیکس وارف، جوئل ولسن شامل ہیں۔ ایک بڑی خبر یہ بھی ہے کہ ہندوستان کے سابق تیز گیند باز اور آئی سی سی کے بے حد تجربہ کار میچ ریفری جواگل سری ناتھ بھی چیمپئنز ٹرافی سے باہر ہیں۔ انھیں میچ ریفری کے پینل میں موقع نہیں ملا ہے۔ ڈیوڈ بون، اینڈریو پائیکرافٹ اور رنجن مدوگلے کو مختلف میچوں میں ریفری کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔

3 لاکھ دو اور گولڈ میڈل لو، نیشنل گیمز میں فکسنگ کا پردہ فاش، آئی او اے صدر پی ٹی اوشا کا اظہارِ ناراضگی

ہندوستان میں اولمپک طرز کا ملٹی-اسپورٹ ایونٹ یعنی نیشنل گیمز ریاست اتراکھنڈ میں جاری ہے۔ اس بڑے ایونٹ کے درمیان فکسنگ کا ایک بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔ گیمز ٹیکنیکل کنڈکٹ کمیٹی (جی ٹی سی سی) نے تائیکوانڈو مقابلے کے ڈائریکٹر پروین کمار کو ہٹا دیا ہے۔ ان کی جگہ پر ایس دنیش کمار کو تائیکوانڈو مقابلہ ڈائریکٹر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ پروین کمار پر نیشنل گیمز میں تائیکوانڈو مقابلے کے نتائج میں ممکنہ ہیرا پھیری کا الزام عائد کیا گیا تھا، جس کے بعد یہ کارروائی ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ تائیکوانڈو مقابلے کے ڈائریکٹر پروین کمار پر تائیکوانڈو مقابلے میں میڈل فروخت کرنے اور میچ فکسنگ کے الزام لگے تھے۔ نیشنل گیمز میں تائیکوانڈو مقابلے کا انعقاد ہلدوانی میں کیا جا رہا ہے۔ اس کے شروع ہونے سے قبل ہی میڈل کی خرید و فروخت کے الزامات سامنے آئے تھے۔ رپورٹس کے مطابق کھلاڑیوں سے گولڈ میڈل کے لیے 3 لاکھ روپے، سلور میڈل کے لیے 2 لاکھ روپے اور برانز میڈل کے لیے 1 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ اس خبر کے بعد انڈین اولمپک ایسوسی ایشن (آئی او اے) نے سخت کارروائی کی۔ بتایا جا رہا ہے کہ تائیکوانڈو مقابلے میں 16 ویٹ کیٹگری میں سے 10 کیٹگری کے میڈل جیتنے والے پہلے سے ہی طے کر دیے گئے تھے۔ انڈین اولمپک ایسوسی ایشن (آئی او اے) نے اس پورے معاملے کی تفتیش کی اور پایا کہ کچھ افسران پہلے سے ہی میڈل کے نتیجے طے کرنے میں شامل تھے۔

انڈین اولمپک ایسوسی ایشن (آئی او اے) کی صدر پی ٹی اوشا نے اس معاملے کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم تمام کھلاڑیوں کے لیے انصاف کو برقرار رکھنے کے لیے پرعزم ہیں۔ یہ بے حد چونکانے والا اور افسوسناک امر ہے کہ نیشنل گیمز کے میڈلز کی سودے بازی کی جا رہی تھی۔" علاوہ ازیں پی ٹی اوشا نے کہا کہ آئی او اے کسی بھی طرح کی ہیر پھیر یا بدعنوانی کو برداشت نہیں کرے گی اور جو بھی اس میں قصوروار پایا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس معاملے میں جی ٹی سی سی کی صدر سنینا کماری نے کہا کہ "یہ اہم ہے کہ ہم پی ایم مودی کی سفارشات کو ذہن میں رکھیں اور نیشنل گیمز اتراکھنڈ کی سالمیت کی حفاظت کریں۔"

ابھیشیک شرما: یوراج سنگھ کے شاگرد جن کی جارحانہ بیٹنگ میں سابق کرکٹرز اپنا 'ادھورا کریئر' دیکھتے ہیں

ناظرین میں جب انڈیا کے امیر ترین شخص مکیش امبانی، انڈیا کے سپر اسٹار امیتابھ بچن اور ان کے بیٹے ابھیشیک بچن ہوں، اس کے ساتھ بالی وڈ کے 'مسٹر پرفیکشنسٹ' عامر خان اور برطانیہ کے سابق وزیر اعظم رشی سوناک ہوں اور پھر آپ کے بیٹ کا جادو چل رہا ہو تو سمجھیں کہ یہ کوئی خواب ہے۔ لیکن گذشتہ رات یہ خواب نہیں حقیقت تھا جب انڈیا کے نوجوان اوپنر ابھیشیک شرما نے انگلینڈ کی ٹیم کو ان کی ہی زبان 'بیز بال' میں جواب دیا۔ ابھیشیک شرما نے پانچویں ٹی ٹوئنٹی میں انڈیا کی شاندار فتح میں 135 رنز بنا کر انگلینڈ کی باؤلنگ کو بے دردی سے تباہ کیا اور یہ کھلاڑی سے زیادہ جیتنے کا ان کا سفر نظر آتا ہے۔ ماہرین کرکٹ کا کہنا ہے کہ اس قسم کا حملہ نوجوان کے سرپرست اور سابق کرکٹر یوراج سنگھ بھی کیا کرتے تھے۔ کوئی انگلینڈ کے فاسٹ بولر سٹورٹ براڈ سے اس کی بابت پوچھ سکتا ہے۔ ابھیشیک نے میچ کے بعد کہا: 'میں ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ میں 15 یا 20 اوورز تک بیٹنگ کروں۔' 54 گیندوں کی اننگز میں انھوں 13 چھکے لگائے جو کہ ٹی ٹوئنٹی میں انڈیا کی جانب سے ایک ریکارڈ ہے۔ ابھیشیک ابھی اپنا بیٹ اٹھائے ممبئی کے وانکھیڈے سٹیڈیم میں میدان سے باہر نکل رہے تھے اور ناظرین ان کی تحسین میں نعرہ زن تھے کہ یوراج نے اپنا فیصلہ سنایا۔ یوراج نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ 'میں تمہیں ایسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے تم پر فخر ہے۔' ابھیشیک بائیں ہاتھ کے بلے باز یوراج کے ساتھ اس وقت سے ہیں جب یوراج اپنے کریئر کے اختتام پر تھے جبکہ ابھیشیک شروع کر رہے تھے۔ یہ رشتہ وقت کے ساتھ مضبوط ہوتا گیا اور یوراج ایک طرح سے ابھیشیک کے مینٹور بن گئے۔ سوشل میڈیا پر ابھیشیک کے ساتھ ساتھ یوراج بھی ٹرینڈ کر رہے ہیں اور لوگ دونوں کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ ٹیسٹ میچ کے خصوصی کمنٹیٹر پرکاش واکانکر نے بی بی سی سپورٹس کو بتایا: 'ان کی لمبی بیک لفٹ اور بلے کا بہاؤ یوراج سنگھ کی بہت یاد دلاتا ہے۔' ان کے مطابق 'یووی ابھیشیک میں اپنے ادھورے کریئر کی جھلک دیکھتے ہیں جسے مختصر کر دیا گیا تھا۔' پچھلے سال ابھیشیک کی 24ویں سالگرہ پر یوراج نے انسٹاگرام پر نیٹ پریکٹس کا ایک ویڈیو پوسٹ کیا۔ یوراج کو دیکھتے ہوئے، ابھیشیک نے سٹریٹ چھکا لگایا۔ یہ وہ شاٹ تھا جو رات وانکھیڑے میں انھوں نے انگلینڈ کے خلاف بار بار کھیلا اور برائیڈن کارس اس کا خصوصی نشانہ نظر آئے۔ ابھیشیک نے کہا کہ 'یہ وہ خاص شاٹ تھا جس کا ذکر یوراج نے پہلے کیا تھا، اس لیے وہ شاٹس سے خوش تھے۔' ابھیشیک نے 2023 میں نیوزی لینڈ کے خلاف شبمن گل کے 126 کے ریکارڈ کو توڑ کر ٹی 20 انٹرنیشنل میں انڈیا کا سب سے بڑا سکور بنایا۔ یہ ٹیسٹ کھیلنے والے ممالک کے میچ میں چھٹا سب سے زیادہ انفرادی ٹی ٹوئنٹی سکور تھا۔ ان کی نصف سنچری 17 گیندوں پر بنائی گئی، جو 2007 میں انگلینڈ کے خلاف یوراج کی 12 گیندوں پر نصف سنچری کے بعد کسی بھی انڈین بلے باز کے لیے دوسری تیز ترین نصف سنچری تھی۔ انھوں نے 37 گیندوں پر سنچری بنائی جو کہ ٹیسٹ کھیلنے والے ممالک کے درمیان میچ میں تیسری تیز ترین سنچری ہے۔ اس فارمیٹ میں روہت شرما اور ڈیوڈ ملر نے 35 گیندوں پر سنچریاں بنائی ہیں۔ انھوں نے 13 چھکے لگائے جو کہ ایک ٹی 20 میں کسی انڈین بلے باز کا ریکارڈ ہے۔ بی بی سی اردو کی خبروں کو اپنے فون پر حاصل کریں اور سب سے پہلے جانیں پاکستان اور دنیا بھر سے ان کہانیوں کے بارے میں جو آپ کے لیے معنی رکھتی ہیں۔ ابھیشیک، تین بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔ وہ امرتسر میں پیدا ہوئے اور اس وقت انھیں انڈیا کے بہترین بلے بازوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ واکانکر نے کہا 'ابھیشیک نے انڈر 16 میں بڑے پیمانے پر رنز بنائے لیکن واقعی تبدیلی اس وقت شروع ہوئی جب وہ انڈین پریمیئر لیگ میں سن رائزرز حیدرآباد گئے۔ ابتدائی طور پر دہلی ڈیئر ڈیولز کے لیے کھیلے لیکن وہاں زیادہ کچھ نہیں کر سکے۔ ابھیشیک کے لیے 2023 میں آئی پی ایل کا سیزن اچھا تھا لیکن گذشتہ سال انھوں نے زیادہ دھوم مچایا۔ وہ آسٹریلیا کے بلے باز ٹریوس ہیڈ کے ساتھ اوپننگ کرنے آئے اور اس جوڑی نے سن رائزرز کو وہ رفتار دی کہ سب سے زیادہ سکور کا ریکارڈ توڑنے میں مدد کی۔ ابھیشیک پر سن رائزرز کے بیٹنگ کوچ برائن لارا نے بھی کام کیا۔ انھوں نے 16 میچوں میں 204.21 کے تباہ کن اسٹرائیک ریٹ سے سکور کیا۔ انھوں نے سیزن میں 29 گیندوں سے زیادہ کی اننگز نہ کھیلنے کے باوجود 484 رنز بنائے۔ انگلینڈ کے خلاف انھوں نے تباہ کن لیکن خوبصورت پاور ہٹنگ کا مظاہرہ کیا۔ واکانکر نے کہا: 'یہ بہت خوش آئند تبدیلی ہے۔ یووی کی طرح کے فل فیس بیٹنگ کے بہاؤ کو زیادہ سے زیادہ دیکھنا قابل قدر ہے۔' ابھیشیک نے انگلینڈ کی انتہائی تیز بولنگ اور سپن کے خلاف اپنے تمام 13 چھکے ڈیپ مڈ وکٹ اور لانگ آن کے درمیان لگائے۔ وہ صرف 17 گیندوں میں 50 رنز بنائے جبکہ سنچری 37 گیندوں میں مکمل کی۔ انگلینڈ کو پہلے 6.3 اوورز میں 100 رنز کھانے پڑے جبکہ 20 اوورز میں اسے 247 رنز پڑے جو کہ دوسرا بڑا سکور ہے جو اس کے خلاف کسی ٹیم نے بنایا ہے۔ انگلینڈ کے کپتان جوز بٹلر نے کہا کہ انھوں نے کافی کرکٹ کھیلی ہے اور انھوں نے ابھیشیک شرما کو کریڈٹ دیتے ہوئے کہا کہ 'اس نے بہت اچھا کھیلا۔' 'آپ ہمیشہ بیٹھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ ہم اس سے زیادہ کیا کر سکتے تھے یا ہم اسے کیسے روک سکتے تھے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ کچھ دنوں میں آپ کو اپوزیشن کو بہت زیادہ کریڈٹ دینا پڑے گا۔ اس نے بہت اچھا کھیلا۔' انگلینڈ کے سابق بلے باز کیون پیٹرسن نے کہا کہ ابھیشیک کی اننگز اتنی ہی اچھی تھی جتنی آپ سوچ سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ ٹی ٹوئنٹی کی بہترین اننگز میں سے ایک تھی۔ 'یہ بہت اچھی باؤلنگ اٹیک، مارک وڈ، جوفرا آرچر اور عادل رشید کے خلاف تھی۔' ٹی این ٹی سپورٹس پر بات کرتے ہوئے انگلینڈ کے سابق باؤلر سٹیون فن نے کہا: 'یہ رنز بنانے کا کافی منظم شو تھا۔ یہ بہت خوبصورت تھا۔' انگلینڈ کے سابق کپتان سر ایلسٹر کک نے مزید کہا: 'یہ غیر معمولی تھا۔ اس نے صرف ایک گیند کو مس ہٹ کیا۔ بیٹ میں کوئی نرمی نہیں تھی۔ سب کچھ بالکل صاف تھا۔' سوشل میڈیا پر اس خوبصورت کھیل کی تعریف ہو رہی ہے اور لوگ ابھیشیک شرما کو یوراج سے ملا رہے ہیں جبکہ خود ابھیشیک نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔ انھوں نے کہا: 'یووی پاجی پہلے شخص تھے جنھوں نے مجھ پر یقین کیا۔ یہ سب یوراج پاجی کی وجہ سے ہے۔ جس طرح انھوں نے میرے ساتھ برتاؤ کیا اور مجھے تیار کیا، وہ ہمیشہ میرے لیے موجود ہیں۔ جب ان جیسا کوئی آپ سے کہتا ہے کہ تم انڈیا کے لیے کھیلو گے اور میچ جیتو گے تو اس سے آپ کا حوصلہ بلند ہوتا ہے۔' معروف امپائر رچرڈ کیٹلبرو نے لکھا: 'ابھیشیک شرما بمقابلہ انگلینڈ میچ تھا۔ آپ انگلینڈ کے خلاف ایک انڈین کی ٹی-20 میں عظیم بیٹنگ دیکھ رہے ہیں۔ ابھیشیک شرما کی یوراج سنگھ نے تربیت کی ہے اور وہ یقیناً عظیم قدموں کی راہ پر چل رہے ہیں۔' راہل گپتا نامی ایک صارف نے لکھا: 'یوراج سنگھ انڈیا کے ایک عظیم کھلاڑی تھے جنھوں نے کینسر کے باوجود اکیلے ہی دو ورلڈ کپ جیتے۔ انھوں نے انڈیا کو ابھیشیک شرما کی شکل میں ایک ہیرا دیا جو بولروں کو تباہ کر رہے ہیں۔' ذوین تیواری نامی صارف نے لکھا کہ 'جس طرح ابھیشیک شرما انگلینڈ کو تباہ کر رہے ہیں ایسا لگتا ہے کہ یوراج نے انھیں براہ راست پیغام بھیجا ہے کہ جو ادھورا کام ان کا رہ گیا تھا وہ اسے پورا کریں۔' پرینکا لسٹ نامی ایک صارف نے لکھا: 'انڈیا کے پاس یوراج سنگھ تھے جو چھکے لگا سکتے تھے، روہت شرما تھے جو جارحانہ آغاز دے سکتے تھے اور ویرات کوہلی تھے جو بڑی اننگز کھیل سکتے تھے۔ لیکن اب انڈیا کے پاس ابھیشیک شرما ہیں جو آل ان ون کھلاڑی ہیں، جو چھکے مار سکتے ہیں، جارحانہ آغاز فراہم کر سکتے ہیں اور بڑی اننگز کھیل سکتے ہیں۔'

تحریک آزادی کی فعال مجاہدہ بیگم سکینہ لقمانی

ڈاکٹر محمد شاہد صدیقی علیگ

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ طیب جی خانوادے کو مادر ہند کی تحریک آزادی میں وہ اولیت حاصل ہے، جو ملک کے کسی خانوادے کے حصہ میں نہیں آئی ہے۔ جن کے متعدد خاندانی افراد نے برطانوی نوآبادیاتی نظام کے خلاف پوری شدت سے مزاحمت کی اور تن من اور دھن سے جدوجہد آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ایسی ہی ایک عظیم مجاہدہ بیگم سکینہ لقمانی ہیں، جو انڈین نیشنل کانگریس کے پہلے مسلم صدر جسٹس بدرالدین طیب جی اور راحت النسا کی صاحب زادی تھیں۔

مہاتما گاندھی طیب جی خاندان کی بے لوث قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے 29 جولائی 1930ء میں ریحانہ طیب جی کو لکھے ایک مکتوب میں یوں رقم طراز ہیں کہ:

''لقمانی کیسی ہیں؟ طیب جی خاندان نے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔''

سکینہ کی ولادت 1871ء کو ممبئی میں ہوئی۔ ان کے خاوند بدرالدین لقمانی ممبئی کے ایک معروف معالج تھے۔ ایک تعلیم یافتہ اور سیاسی گھرانے میں پیدا ہونے کا اثر سکینہ پر پڑنا فطری تھا۔ چنانچہ بچپن سے ہی ان کا رجحان تحریک آزادی کی طرف ہوگیا اور انہیں مقامی کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا، جو انگریزی حکومت کے خلاف مہمات میں پیش پیش رہیں۔ جب گاندھی جی کو 18 مارچ 1931ء میں ولے پارلے ممبئی میں خواتین کے اجلاس میں سپاس نامہ پیش کیا گیا تو اسے پڑھنے والی بیگم سکینہ لقمانی ہی تھیں۔

بابائے قوم مہاتما گاندھی نے اس موقع پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

''آپ لوگوں نے جو سپاس نامہ اور رقم میری نذر کی ہے، اس کے لیے میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ اس خوشی میں مزید اضافہ کا سبب چند اور بھی وجوہات ہیں۔ میرے قریب بیٹھے ہوئے صدر جلسہ نٹ راجن میرے دوست ہیں سپاس نامہ مسز لقمانی نے پڑھا ہے جو طیب جی خاندان کی ہیں جس سے میں محبت کی اٹوٹ بندشوں سے جکڑا ہوا ہوں۔''

سکینہ لقمانی نے مہاتما گاندھی کی صدا پر لبیک کہتے ہوئے سودیشی اور غیر ملکی اشیاء کا بائیکاٹ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ قابل ذکر امر ہے کہ گجراتی خواتین کی جانب سے شراب پر پابندی کا مطالبہ کرتے ہوئے جو خط وائسرائے کو ارسال کیا گیا تھا، اس پر بیگم سکینہ لقمانی کے بھی دستخط تھے۔ شراب اور ولایتی دکانوں پر پکیٹنگ ہوتی تھی وہ چلچلاتی دھوپ کو نظر انداز کرتے ہوئے احتجاج میں شریک ہوتی تھیں۔ وہ دکانوں سے پانچ سو گز کے فاصلے پر بیٹھی رہتی تھیں مگر ایک معزز گھرانے کے فرد ہونے کی وجہ سے ان کا اتنا رعب و دبدبہ تھا کہ لوگ ان کو دیکھتے ہی بغیر خریداری کے واپس چلے جاتے تھے۔ جب دکانداروں کو مالی خسارہ ہونے لگا تو انہوں نے سکینہ کے خلاف پولیس میں شکایت کر دی۔ ان پر لوگوں کو برانگیختہ اور امن و امان خراب کرنے کے الزام میں گرفتار کر کے کرلا ضلع تھانہ میں مقدمہ چلایا گیا۔ جس کی پاداش میں 65 سالہ سکینہ کو چار ماہ کی قید بامشقت اور تیرہ سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ جرمانے کی عدم ادائیگی پر ایک مہینے کا اضافہ ہو جاتا تھا۔ جس کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اور عوام میں بے کلی پیدا ہوگئی۔ جا بجا مظاہرے ہونے لگے۔ اسی ضمن میں ممبئی کے مہادیو باغ میں خواتین کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں ایک مقرر نے کہا کہ:

''جب ہماری مسلم بہنیں جو پردے کے پیچھے زندگی بسر کرنے کی عادی ہیں، اب میدان عمل میں آگئی ہیں اور آزادی کی لڑائی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں تو ہم ہندو خواتین جو بیرونی دنیا کی عادی ہیں، پیچھے نہیں رہ سکتیں، اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو شرمندگی کا باعث ہوگا۔''

اخبارات اور جریدوں میں مضامین لکھے جانے لگے۔ ممبئی کرانیکل میں جی۔ کے۔ این نے لکھا کہ:

''چار ماہ کی قید بامشقت اور تیرہ سو روپے کے جرمانے کی سزا، میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستانیوں کو حق ہے کہ وہ مطالبہ کریں کہ کرلا کی عدالت کا یہ مجسٹریٹ جس نے ایک بزرگ خاتون کو یہ سزا سنائی ہے، اپنے عہدے کے لیے موزوں ہے یا نہیں؟''

عوامی غم و غصہ کو دیکھ کر برطانوی انتظامیہ ہل گئی اور چوبیس گھنٹے کے اندر گورنر جنرل نے سخت سزا منسوخ کر کے اے کلاس کی مراعات دینے کا حکم صادر کیا۔ ان کی سزا کے خلاف اپیل کی گئی اور ہائی کورٹ نے رہائی کا حکم دیا۔ بیگم سکینہ لقمانی دو ماہ قید فرنگ میں رہیں۔ گاندھی جی کی گرفتاری پر بیگم سکینہ لقمانی نے مسلم خواتین کی ایک میٹنگ کا انعقاد ''ہیلا والا'' کی لاج میں کیا جس کی صدارت بیگم سکینہ لقمانی نے کی۔ جس میں یہ قرارداد پاس کی گئی: ''مسلم خواتین کا یہ جلسہ مہاتما گاندھی کے برت پر اپنی بے چینی کا اظہار کرتا ہے اور ان کی فوری و غیر مشروط رہائی کی مانگ کرتا ہے۔'' بیگم سکینہ ایک دلیر اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ گاندھی جی کے قتل کے بعد ممبئی میں خواتین نے سوا میل لمبا جو جلوس نکالا تھا، اس کی رہنمائی کبیرگی کی حالت میں پرچم تھامے سکینہ لقمانی نے ہی کی تھی۔ سکینہ لقمانی جناح کے دو قومی نظریے کی سخت مخالف تھیں۔ آزادی کے بعد عملی طور پر سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر کے فلاحی کاموں میں مصروف رہنے لگیں اور عظیم حب الوطن بیگم سکینہ لقمانی 6 فروری 1960ء کو اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔

یاسین انصاری: ایک باوقار ادبی شخصیت

ابو شحمہ انصاری

ادب ایک ایسی دنیا ہے جو اپنے خالق کو نام، پہچان اور دلوں میں جگہ دیتی ہے۔ ایسے ہی ایک ادب کے تخلیق کار اور سماجی اقدار کے ترجمان شاعر یاسین انصاری ہیں، جنہوں نے اپنی شاعری سے نہ صرف اردو ادب کو مالا مال کیا بلکہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر گہرائی سے روشنی ڈالی۔ ان کی شاعری معاشرتی، اصلاحی اور مقصدی رجحانات کی بہترین مثال ہے۔

کر کے احساں زمانے کو جتاتے ہیں لوگ
ایک احسان کو سو بار جتاتے ہیں لوگ

***

دھوپ کو ریشمی آنچل نہیں کہنے والے
ہم ترے بیچ کو مخمل نہیں کہنے والے

***

گھومتے ہیں جو مہنگی کاروں میں
بیٹھ کر دیکھیں غم کے ماروں میں

یاسین انصاری کا اصل نام محمد یاسین انصاری ہے۔ وہ 27 مئی 1977ء کو اترپردیش میں پیدا ہوئے۔ ادب اور علم سے ان کی محبت نے انہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر آمادہ کیا۔ انہوں نے ایم اے اردو اور ایم اے انگریزی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ان کی تعلیمی لیاقت ان کی شاعری کی گہرائی اور زبان کی پختگی میں واضح جھلکتی ہے۔

محمد یاسین تدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ ایک معلم کے طور پر وہ نسل نو کو تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں اور ادب کے چراغ بھی روشن کرتے ہیں۔ درس و تدریس ان کے لیے محض پیشہ نہیں بلکہ ایک مشن ہے، جس کے ذریعے وہ اخلاقی اور سماجی اقدار کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی شاعری سے ان کی شخصیت نمایاں ہوتی ہے۔

راضی جو اپنے رب کی عطا پر نہیں ہوا
دل کا سکون اس کو میسر نہیں ہوا

***

آنے والی جو مصیبت ہے وہ ٹل سکتی ہے
کوئی نیکی تری تقدیر بدل سکتی ہے

***

بلندیاں ہمیں محنت سے ہوتی ہیں حاصل
بلندیاں ہمیں خیرات میں نہیں ملتیں

یاسین انصاری کی شاعری ان کے وسیع تجربات، زندگی کی حقیقتوں اور معاشرتی مسائل کا عکس ہے۔ ان کی تخلیقات مختلف قومی و ریاستی ادبی اکادمیوں کے جرائد، مشہور رسائل، اور اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کا کلام نہ صرف روایتی موضوعات تک محدود ہے بلکہ عصری مسائل اور انسانی زندگی کی الجھنوں کو بھی اپنی شاعری میں جگہ دیتا ہے۔

جو اونچے مکان رکھتے ہیں
کب غریبوں کا دھیان رکھتے ہیں

***

انہیں لگتا ہے کانٹوں کی طرح ہیں
مگر ہم لوگ پھولوں کی طرح ہیں

یاسین انصاری نے اپنی شاعری کو روایتی حسن و عشق کے موضوعات تک محدود نہیں رکھا، بلکہ سماج کی سچائیوں، اخلاقی اقدار، اور عصری مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ ان کی شاعری میں سماجی انتشار، انسانی مساوات اور انصاف کا درس نمایاں ہے۔ وہ کہتے ہیں:

بڑا، چھوٹا، امیر اور غریب
بعد مرنے کے سب برابر ہیں

***

جتنا چاہا کہاں ملا سب کو
سب نہیں ملتا ہے عطا سب کو

***

کسی غریب کا کب احترام کرتی ہے
امیر شہر کو دنیا سلام کرتی ہے

انصاری کی شاعری کا ایک اور پہلو ان کا اصلاحی رنگ ہے۔ وہ اپنے اشعار کے ذریعے لوگوں کو زندگی کے حقیقی مقصد اور اخلاقی اقدار کی طرف راغب کرتے ہیں۔

کیجئے مت وقت نفرت کے لیے
زندگانی ہے محبت کے لیے

***

عداوت کی بھاشا کہاں بولتے ہیں
محبت کی ہم تو زباں بولتے ہیں

محمد یاسین کی ادبی خدمات کو مختلف سماجی اور ادبی تنظیموں نے سراہا ہے۔ انہیں کئی اعزازات سے نوازا گیا ہے، جو ان کی تخلیقی صلاحیتوں اور معاشرتی خدمات کا اعتراف ہیں۔ اردو اکادمیوں کے جرائد اور ویب سائٹس جیسے ریختہ پر ان کے اشعار منتخب ہو چکے ہیں، جو ان کے ادبی مقام کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

علم کی جب مجھ کو دولت مل گئی
کتنی شہرت کتنی عزت مل گئی

***

علم کے اور ادب کے آنچے
مجھ کو حیرت سے تک رہے ہیں اب

***

صاحب علم سے پوچھے کوئی قیمت میری
صاحب علم سمجھتے ہیں حقیقت میری

ختم القرآن و ختم البخاری کی محافل

محمد توحید رضا علیمی بنگلور

قارئین کرام ہم دیکھ رہے ہیں کہ شعبان المعظم کا مہینہ جیسے ہی شروع ہوتا ہے مدارس دینیہ میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کے امتحانات شروع ہو جاتے ہیں بعد امتحان ختم القرآن و ختم البخاری کی محافل منعقد کی جاتی ہیں محفل ختم بخاری میں درس و تدریس میں ماہر باصلاحیت و مستند عالم دین کو مدعو کیا جاتا ہے وہ صحیح البخاری شریف کی آخری حدیث پڑھاتے اور سنتے اور حدیث پاک کی تشریح بیان کرتے ہوئے وعظ و نصیحت فرماتے ہوئے دعاؤں سے نوازتے ہیں حفظ قرآن اور مولوی عالم و مفتی و قاری بننے والوں کے سروں پر دستار باندھی جاتی ہے اور انہیں تلقین کے ساتھ بطیب خاطر کے قوم و ملت کی صحیح رہنمائی و دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں مصروف عمل رہنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے اور انہیں مفتی عالم حافظ قاری ہونے کے ثبوت میں اسناد بھی تقسیم کیے جاتے ہیں اور فارغ التحصیل طلباء اپنے دار العلوم پر اور اپنے اساتذہ کرام پر فخر محسوس کرتے ہیں اور ان اساتذہ کرام کے احسان مند رہتے ہیں اس لئے کہ والدین پیدائش کا ذریعہ بنتے ہیں اور اساتذہ کرام ہمیں علم کا زیور عطا کر کے علم سے تا آشنا افراد سے ممتاز کرتے ہیں اور یہ فارغ التحصیل علمائے کرام پوری دنیا میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں مصروف عمل ہو جاتے ہیں

مدارس اسلامیہ کی چہاردیواری کی زندگی

کبھی ہم نے غور کیا کہ ایک حافظ عالم مفتی قاری بننے کے لئے کتنا عرصہ لگتا ہے؟ عالم دین بننے کے لئے سات سے آٹھ سال اور حافظ صاحب بننے کے لیے زیادہ سے زیادہ تین سے چار سال اور کم کی کوئی حد نہیں اور قاری تو دوران حفظ یا دوران عالم کورس بن جاتے ہیں اور آگے کی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو اور کئی سال چہاردیواری میں اپنی زندگی کے قیمتی ایام گزارتے ہیں اور ایک مفتی عالم حافظ قاری قرآن بننے کیلئے بڑی کاوشوں کی کلفتوں کی ضرورت پڑتی ہے یہ حصول علم کی خاطر اپنے آبائی وطن کو چھوڑتے ہیں والدین کی جدائی برداشت کرتے ہیں اور اپنی خاص بہنوں سے بھائیوں سے اعزہ و اقارب سے دوست و احباب سے غرض سب کچھ چھوڑ کر سب کا جدائی کا غم اٹھا کے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے لیل و نہار محنت کرتے ہیں یہ تقریباً آٹھ سے دس سال کی کم عمر طلباء ہوتے ہیں اس درمیان انہیں ماں کی ممتا تڑپاتی ہے باپ کی شفقتیں یاد آتی ہیں بہنوں کی یاد آتی ہے بھائیوں کی ہمدردی یاد آتی ہے دوستوں کی دوستی یاد آتی ہے گاؤں کی یادیں تڑپاتی ہیں۔ مگر کچھ پانے کیلئے کچھ کھونا پڑتا ہے حصول علم کی خاطر سب کچھ برداشت کرنا سیکھنا پڑتا ہے مدارس سے فارغ ہونے کے بعد یہی صعوبتیں ہمیں دنیا میں جینا سکھاتی ہیں غرض چہاردیواری سے ایک اچھے انسان و ملک کے سچے وفادار بن کے نکلتے ہیں

حصول علم دین وعلماء کا مقام

قرآن و حدیث میں حصول علم دین کی بہت تاکید آئی ہے پارہ 22 سورہ فاطر آیت نمبر 28 میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا۔ اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ ابن ماجہ اور مشکوٰۃ شریف میں رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہر مسلمان مرد و عورت پر علم کا حاصل کرنا فرض ہے دوسری جگہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم حاصل کرو اگرچہ چین میں ہی کیوں نہ ہو یعنی حصول علم کے لیے بہت دور کیوں نہ جانا پڑے۔ العلم نور۔ علم نور ہے علم روشنی ہے اور جہل تاریکی ہے علم تاریکی کو دور کر کے راستہ دکھاتا ہے۔ مال کی حفاظت انسان کرتا ہے اور انسان کی حفاظت علم۔ مال تقسیم سے گھٹتا ہے اور علم بڑھتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ہمارے لئے علم ہے اور جاہلوں کے لیے مال۔ عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ شیطان پر عالم دین عابد سے زیادہ سخت ہے۔ ترمذی شریف و مشکوٰۃ شریف میں محبوب خدا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک فقیہ یعنی ایک عالم دین شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔ علم دین سے دل زندہ ہوتا ہے۔ عالم کی فضیلت جاہلوں پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر (فیضان شریعت 819ص) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن کا علم سیکھا اس کی قیمت بڑھ گئی اور جس نے علم فقہ سیکھا اس کی قدر بڑھ گئی اور جس نے حدیث سیکھی اس کی دلیل قوی ہوئی اور جس نے حساب سیکھا اس کی عقل پختہ ہوئی اور جس نے نادر باتیں سیکھی اس کی طبیعت نرم ہوئی اور جس نے اپنی عزت نہیں کی اسے علم نے کوئی فائدہ نہ دیا (مکاشفۃ القلوب)

کیا عالم اور جاہل دونوں برابر ہیں

قرآن مقدس میں یہ واضح انداز میں ہمارا خالق و مالک رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا عالم اور جاہل دونوں برابر ہیں مطلب و مقصد صاف عیاں ہے کہ عالم نور والا ہے اور جاہل اندھیرے میں ہے اور جہالت موت ہے اور علم زندگی ہے قرآن مقدس پارہ نمبر 23 سورہ زمر آیت نمبر 9 میں اللہ نے ارشاد فرمایا۔ تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔ قرآن و احادیث میں جس علم کی فضیلت کو بتایا گیا ہے اور مولا علی شیر خدا نے جس علم کو زندگی سے تعبیر فرمایا ہے تو آخر ہم معلوم کریں وہ کونسا علم ہے؟ کیا وہ اسکول اور کالج کا علم ہے تو نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ علم قرآن و حدیث کا علم ہے شریعت و سنت کا علم ہے وہ علم ہے جس کو پڑھ کر ہمارے مدرسوں کے بچے حافظ قرآن عالم دین بنتے ہیں جلیل القدر محدث حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک یہ علم (یعنی قرآن و حدیث کا علم) دین ہے۔ محترم دنیاوی تعلیم کا حصول منع نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ دین و ایمان سلامت رہے عالم حافظ مفتی قاری

اس وقت بنتے ہیں جب وہ اپنے شہر سے اپنے گاؤں سے ماں باپ بھائی بہن رشتہ داروں کو چھوڑ کر سالوں سال کسی دینی درسگاہ میں قابل علماء کی نگرانی میں بڑی محنت و مشقت سے رات دن ایک کر کے وقت کی پابندی کے ساتھ علم حاصل کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے نکلا وہ اللہ کے راستے میں ہے جب تک کہ واپس لوٹ نہ آئے۔ سیدنا حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم تلاش کرنے کے لئے کسی راہ پر چلتا ہے اللہ عزوجل شانہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل پر رضامند ہوتے ہیں اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں عالم کے لئے طلب مغفرت کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے ترمذی مشکوٰۃ ابوداؤد شریف میں ہے کہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک علماء انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث (نائب) ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے وہ علم کا وارث بناتے ہیں پس جس نے علم حاصل کیا اس نے اچھا خاص حصہ پایا۔ کسی شاعر نے کہا

جب علم ہی نہیں تو عمل کیا ہوگا۔ جس خیاباں میں شجر نہیں تو پھل کیا ہوگا

علماء کا حق ماں باپ سے زیادہ ہے

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام امت محمدیہ پر ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہیں پوچھا گیا وہ کیسے تو انہوں نے کہا اس لئے کہ ماں باپ اولاد کو دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں اور یہ علماء کرام ان کو آخرت کی آگ سے محفوظ رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ علم کا پہلا مرحلہ خاموشی ہے پھر غور سے سننا پھر یاد رکھنا اس کے بعد عمل کرنا اس کے بعد اس علم کو پھیلانا ہے۔ احیاء العلوم ج 1 ص 61) عالم کو اپنا مقام یاد رکھنا ہے پہلے علم کے مطابق عمل کیا جائے پھر دوسروں کو وعظ و نصیحت کی جائے اور علم سکھایا جائے ورنہ علم بے اثر ہو کر رہ جائے گا اور کسی بات میں بھی کوئی اثر نہ رہ جائے گا اس لئے عالم باعمل بنیں عالم کی فضیلت اللہ و رسول نے بڑھائی ہے کسی دنیا والے نے نہیں علماء کو خلوص و اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کرنی چاہیے اجر دینے والی ذات اللہ وحدہ لاشریک کی ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال لاہوری نے کیا خوب کہا

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ، تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

برسی پر خصوصی

آزادی کے جنگجو کو بھارت رتن سے نوازا گیا۔ خان عبدالغفار خان (فرنٹیئر گاندھی)

حسرت علی

خان عبدالغفار خان 6 فروری 1890ء کو چارسدہ تحصیل (پشاور) کے شہر اتمان زئی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خان بہرام خان تھا جو اپنے وقت میں علاقے کے سردار تھے۔ خان عبدالغفار خان نے ابتدائی تعلیم مکمل کی اور پھر برطانوی فوج میں شمولیت اختیار کر لی لیکن جلد ہی انہوں نے انگریزوں کی طرف سے ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ کیے جانے والے سلوک کی مخالفت کی اور 1906 میں فوج چھوڑ دی۔ فوج کی ملازمت سے واپسی کے بعد آپ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے علی گڑھ چلے گئے۔ ابھی ان کی تعلیم مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ والدہ کی بیماری کی وجہ سے وہ اپنی پڑھائی ادھوری چھوڑ کر وطن واپس آگئے۔ یہاں آنے کے بعد آپ نے پٹھانوں میں تعلیم اور سماجی بیداری کے کام شروع کیے۔ اس مقصد کے لیے ہی آس پاس کے علاقوں کا دورہ کیا۔ اپنے دوست عبدالعزیز کے ساتھ مل کر انہوں نے 1910 میں اتمان زئی میں آزاد نیشنل اسکول قائم کیا۔ آپ کی ان کوششوں سے پٹھانوں میں کافی سماجی تبدیلی آئی جس کے بعد آپ نے ان کے درمیان ملک کو انگریزوں سے آزاد کرانے کی تبلیغ کی اور جب ابھی خاصی تعداد میں لوگ جنگ آزادی کے لیے ہم خیال ہو گئے تو آپ نے ہندوستان کی قومی تحریک میں 1919 میں رولٹ ایکٹ کی شدید مخالفت کی۔ جب اس تحریک کی خبر گاندھی جی تک پہنچی تو انہوں نے انہیں 1928 میں کلکتہ بلایا اور ان سے ملاقات کی اور تحریک آزادی اور پشتونوں کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ کلکتہ سے واپسی کے بعد آپ نے پٹھانوں میں گاندھی جی کے نظریات کے ذریعے انگریزوں کے خلاف (عدم تشدد سے) لڑنے کا ماحول پیدا کیا، جب کہ اس علاقے اور خان صاحب کی برادری کا رویہ لڑائی کے ذریعے چیزوں کو حاصل کرنے کے حق میں تھا۔ خان صاحب سرحدی گاندھی کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے خدائی خدمتگار (خدا کے بندے) کی ایک سماجی تنظیم قائم کی جس کے ذریعے انہوں نے پشتونوں میں ملک کی آزادی کی تحریک شروع کرنے اور ان کی سماجی سوچ کو بدلنے کا بہت اچھا کام کیا کیونکہ یہاں کے لوگوں کی فطرت چھوٹے موٹے مسائل پر لڑائی اور خونریزی کی تھی۔ آپ کی تنظیم تربیت کی وجہ سے آپ کے حکم پر لوگ بڑی تعداد میں جمع ہوئے اور جلسہ کیا لیکن پہلی بار انگریز پولیس پر ایک پتھر بھی نہیں پھینکا۔ جس کے نتیجے میں برطانوی فوج نے ہزاروں بندوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ خان صاحب نے اس خدائی خدمتگار تنظیم کے ساتھ 31 مارچ 1931 کو کراچی کانگریس کے اجلاس میں شرکت کی۔ آپ نے ہندوستانی قومی تحریک کے دوران 15 سال جیل میں گزارے۔ بعد ازاں آپ نے مسلم لیگ اور کانگریس کی طرف سے ملک کی تقسیم کی تجویز کی شدید مخالفت کی جس کی وجہ سے آپ کو مسلم لیگ کی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا تو آپ نے جواب میں کہا کہ آپ ہمیں بھوکے بھیڑیوں کے سامنے چھوڑ رہے ہیں۔ اس بیان کی وجہ سے حکومت پاکستان نے انہیں باغی قرار دے کر جیل میں ڈال دیا جہاں انہوں نے 15 سال قید کاٹی جس کے بعد انہیں 6 سال جلاوطنی کی سزا سنائی گئی۔ حکومت ہند نے آپ کو 1987 میں بھارت رتن سے نوازا۔ ان کا انتقال 20 جنوری 1988 کو ہوا۔

نوٹ۔ حکومت ہند نے 1993 میں خان عبدالغفار خان صاحب کے اعزاز میں ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا تھا۔

حوالہ۔ قومی آواز

مصنف۔ سید شاہنواز احمد قادری، کرشنا

سوپر بوائز آف مالیگاؤں کا ٹریلر 7 دنوں میں ریلیز ہوگا، نئے پوسٹر کے ساتھ الٹی گنتی شروع!

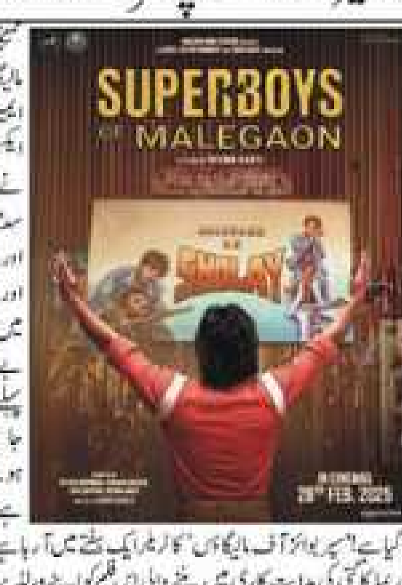

ممبئی (ایم ملک) سپر بوائز آف مالیگاؤں، ''ایک سچی فلم ہے، جسے ایکسل انٹرٹینمنٹ اور ٹائیگر بے بی نے پروڈیوس کیا ہے۔ رتیش سدھوانی، فرحان اختر، زویا اختر، اور ریما کاگتی کی پروڈیوسر گروہ اور ریما کاگتی کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کا شائقین کو بے صبری سے انتظار ہے۔ فلم کو پہلے ہی عالمی فلمی میلوں میں سراہا جا چکا ہے اور اب ٹریلر ریلیز ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی ہے، انتظار تقریباً ختم ہو گیا ہے! سپر بوائز آف مالیگاؤں کا ٹریلر ایک ہفتے میں آ رہا ہے۔ آپ اسے یاد نہیں کرنا چاہتے! ریما کاگتی کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کو اپنے ورلڈ پریمیئر کے بعد بین الاقوامی فلم فیسٹیول سرکٹ میں کافی پذیرائی ملی ہے۔ 2024 میں 49 ویں ٹورنٹو انٹرنیشنل فلم فیسٹیول (TIFF) میں اپنے شاندار پریمیئر سے لے کر 68 ویں BFI لندن فلم فیسٹیول اور 36 ویں پام اسپرنگس انٹرنیشنل فلم فیسٹیول تک، جہاں اسے ینگ سنیمیٹک ایوارڈ میں خصوصی تذکرہ ملا۔ فلم نے ہر جگہ اپنی شناخت بنائی ہے۔ اسے چوتھے ریڈ سی انٹرنیشنل فلم فیسٹیول میں بھی دکھایا گیا تھا۔ فیسٹیول سرکٹ میں تہلکہ مچانے کے بعد، فلم اب 28 فروری کو امریکہ، برطانیہ، متحدہ عرب امارات، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور بھارت کے سنیما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ فلم سپر بوائز آف مالیگاؤں کی ہدایت کاری ریما کاگتی نے کی ہے اور اسے ورون گروور نے لکھا ہے۔ اس میں آدرش گورو، وینیت کمار سنگھ، ششانک اروڑہ اور انوج سنگھ دوہان مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔

منی پور کی بی جے پی حکومت پر بحران کے بادل!

وزیراعلیٰ اور کچھ وزراء دہلی پہنچے، گورنر بھی دہلی میں، دہلی پہنچنے والوں میں 3 کابینہ وزراء تھونگم بسوجیت سنگھ، کونتھوجم گووند داس اور ایل سوسیندرو شامل ہیں

نئی دہلی: تشدد متاثرہ منی پور میں بی جے پی حکومت پر بحران کے بادل منڈلاتے نظر آرہے ہیں۔ وزیراعلیٰ این بیرین سنگھ کی قیادت والی حکومت آنے والے دنوں میں مشکلات کا سامنا کر سکتی ہے۔ ایسا اس لیے محسوس ہو رہا ہے کیونکہ بیرین کابینہ کے کچھ وزراء اور اراکین اسمبلی وزیراعلیٰ سے ناراض ہیں۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق وزیراعلیٰ این بیرین سنگھ اور کچھ وزراء دہلی پہنچ گئے ہیں۔ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ ذرائع کے حوالے سے میڈیا میں جو خبریں سامنے آرہی ہیں، اس میں بتایا جا رہا ہے کہ 7 اراکین اسمبلی اور 4 بی جے پی عہدیدار بھی وزیراعلیٰ کی دہلی روانگی کے فوراً بعد 5 فروری کو ایک چارٹرڈ فلائٹ سے دہلی کی طرف روانہ ہو گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ منی پور کے گورنر اجے کمار بھلا بھی 5 فروری کو ہی دہلی روانہ ہوئے۔ لیکن یہ نہیں پتہ چل سکا ہے کہ گورنر کا یہ دہلی دورہ کیوں ہو رہا ہے۔ دہلی پہنچنے والوں میں 3 کابینہ وزراء تھونگم بسوجیت سنگھ، کونتھوجم گووند داس اور ایل سوسیندرو میتئی شامل ہیں۔ 4 اراکین اسمبلی کھونگ بام ابوچا سنگھ، ساپم کنجا کشور سنگھ، کرم شیام سنگھ اور ایس پریم چندرا بھی دہلی پہنچے ہیں۔ ان کے علاوہ 4 بی جے پی عہدیدار جو دہلی پہنچے ہیں ان کے نام رابرٹسن ایسیم، ننگ تھیم رام چندر، ایس ادکل شرما اور اے منیندر رجیت سنگھ ہیں۔ بی جے پی رکن اسمبلی رادھے شیام اور کابینہ وزیر تھیم چندر کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ گزشتہ کچھ دنوں سے دہلی میں ہیں اور انہیں امت شاہ کے دفتر سے ملاقات کی دعوت ملی تھی۔ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ تھیم چندر کی شاہ کے ساتھ میٹنگ ان اراکین اسمبلی کی شکایتوں کو لے کر ہو رہی ہے جو منی پور بحران کے شروع سے ہی پریشان ہیں۔ یہ میٹنگ آج (جمعرات) ہی ہونے کی امید ہے۔

قابل ذکر ہے کہ 5 فروری کو منی پور کانگریس کے کارگزار صدر دیوورت سنگھ نے دعویٰ کیا تھا کہ بی جے پی کے کئی اراکین اسمبلی وزیراعلیٰ بیرین سنگھ کی قیادت کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ "یہ صرف افواہ نہیں ہے، بلکہ حقیقت میں ایسا ہی کچھ ہو رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ ناراض اراکین اسمبلی اور وزراء کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ آئندہ اسمبلی اجلاس سے قبل بی جے پی حکومت ایوان میں اپنی اکثریت برقرار رکھ سکے۔

امریکی صدر کے غزہ پر قبضہ سے متعلق بیان کی شدید مذمت

یہ فلسطینیوں کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے: مولانا محمود اسعد مدنی

نئی دہلی ۶ فروری 2025: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان کی سخت مذمت کی ہے، جس میں انھوں نے غزہ پر امریکی قبضے اور فلسطینی عوام کی جبری بے دخلی کی تجویز دی ہے۔ یہ اعلان نہ صرف مضحکہ خیز ہے بلکہ بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی بھی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ غزہ کوئی زمین کا ٹکڑا نہیں بلکہ لاکھوں مظلوم فلسطینیوں کا آبائی وطن ہے جو کئی دہائیوں سے ظلم و ستم، قبضے اور جارحیت کا سامنا کر رہے ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ فلسطینی عوام کو زبردستی ان کے گھروں سے بے دخل کرنے کی کوئی بھی کوشش انسانی حقوق پر براہ راست حملہ ہوگا۔ حالیہ اسرائیلی جارحیت اور دہشت گردی میں پچاس ہزار کے قریب معصوم جانیں ضائع ہو چکی ہیں، ایسے میں مزید غیر منصفانہ منصوبے فلسطینیوں کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے۔ یہ انتہائی شرم کی بات ہے کہ امریکی صدر ایک ظالم اور سفاک اسرائیلی حکمراں کے ساتھ وہائٹ ہاؤس میں اسٹیج شیئر کر رہے ہیں اور اس کے رنگ میں رنگ کر ایسا ظالمانہ منصوبہ پیش کر رہے ہیں جس پر اگر وہ خود بھی انسانیت کی ضمیر سے غور کریں گے تو شرمندہ ہو جائیں گے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند عالمی برادری خاص طور پر اقوام متحدہ اور بااثر عالمی طاقتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس منصوبے کی کھل کر مخالفت کریں اور فلسطینی عوام کے جائز حقوق کی بحالی کے لیے عملی اقدامات تیز کریں۔ ہندوستان نے ہمیشہ فلسطین کے حق میں اصولی موقف اختیار کیا ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ وہ اپنے دیرینہ اصولی موقف پر قائم رہے اور انصاف و امن کے حق میں آواز بلند کرے۔ جمعیۃ علماء ہند فلسطینی عوام کے ساتھ اپنی غیر متزلزل یکجہتی کا اعادہ کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ غزہ کی بازآبادکاری کی جائے اور فلسطینیوں کے حقوق بحال کیے جائیں اور مسئلہ فلسطین کا منصفانہ حل نکالا جائے۔

جہیز قتل کیس میں ساس، سسر اور شوہر کو سزائے موت

بریلی فاسٹ ٹریک کورٹ نے فیصلہ میں حدیث کا حوالہ دیا

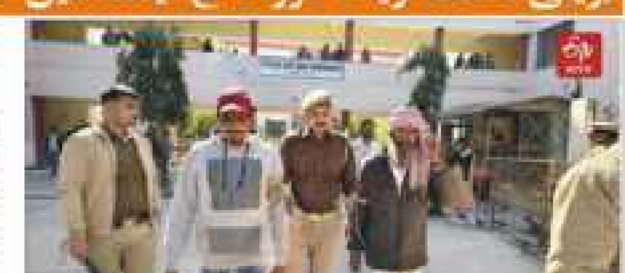

بریلی: بریلی کی فاسٹ ٹریک کورٹ کے جج روی کمار دیواکر نے جہیز کیلئے قتل معاملہ میں فیصلہ سناتے ہوئے شوہر سمیت سسرال والوں کو قصوروار قرار دیتے ہوئے موت کی سزا سنائی ہے۔ فیصلہ سناتے ہوئے جج نے کہا کہ شاید بیوی کی خوبیوں سے بڑھ کر شوہر کو پیسوں کا لالچ تھا۔ جہیز میں ملنے والی گاڑی اور نقدی سے سسرال والوں کی لالچ کم نہیں ہوئی جبکہ حرص کی انتہا میں انہوں نے اپنی معصوم اور پیاری بہو پر کلہاڑی سے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ یکم مئی 2024 کو بریلی کے نواب گنج تھانے کے جورا پے نگر گاؤں میں ایک شادی شدہ خاتون کو اس کے شوہر، ساس اور سسر نے کلہاڑی سے گلا کاٹ کر بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔

آج فاسٹ ٹریک کورٹ 1 کے جج روی کمار نے تینوں کو موت کی سزا سنائی ہے۔ اس کے علاوہ 5 لاکھ 40 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ جج نے اپنے فیصلے میں ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 'پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے اور جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔' مسلم معاشرے میں شادی کو بہت نیک عمل اور عبادت سمجھا جاتا ہے۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈووکیٹ دگمبر سنگھ نے بتایا کہ آج فاسٹ ٹریک کورٹ اول روی کمار دیواکر نے جہیز قتل کیس میں ساس، سسر اور شوہر کو موت کی سزا سنائی ہے۔ اس کیس میں 8 گواہوں کو پیش کیا گیا تھا۔

پہلے شوہر سے الگ ہو چکی خاتون کو دوسرے شوہر سے گزارہ بھتہ مانگنے کا حق: سپریم کورٹ

عدالت عظمیٰ نے کہا، "یاد رکھیں کہ سی آر پی سی کی دفعہ 125 کے تحت گزارہ بھتہ کا حق بیوی کو ملنے والا فائدہ نہیں ہے بلکہ شوہر کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے

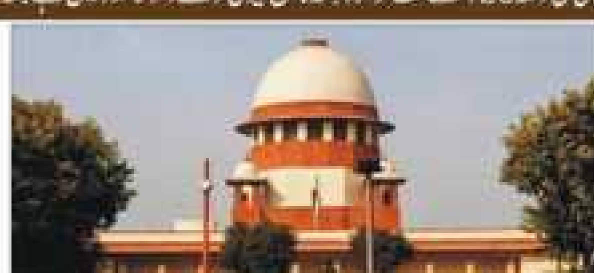

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے شوہر سے الگ ہونے کے بعد بیوی کے گزارہ بھتہ کو لے کر ایک بڑا فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ ایک خاتون دوسرے شوہر سے بھی گزارہ بھتہ پانے کی حقدار ہے، بھلے ہی ان کی پہلی شادی قانونی طور پر ختم نہ ہوئی ہو۔ عدالت عظمیٰ کا کہنا ہے کہ اگر خاتون اور پہلا شوہر اتفاق سے الگ ہوئے ہیں تو قانونی طلاق نہیں ہونا اسے دوسرے شوہر سے گزارہ مانگنے سے نہیں روکتا ہے۔ تلنگانہ ہائی کورٹ نے حکم جاری کیا تھا جس میں سی آر پی سی کی دفعہ 125 کے تحت خاتون کو دوسرے شوہر سے گزارہ بھتہ ملنے سے اس لیے انکار کر دیا تھا، کیونکہ انہوں نے پہلے شوہر سے شادی کو قانونی طور سے ختم نہیں کیا تھا۔ اب سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف خاتون کی اپیل کو قبول کر لیا ہے۔ جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس ستیش چندر شرما کی بنچ معاملے کی سماعت کر رہی تھی۔ عدالت نے کہا، "یاد رکھیں کہ سی آر پی سی کی دفعہ 125 کے تحت گزارہ کا حق بیوی کو ملنے والا فائدہ نہیں ہے بلکہ شوہر کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔" دراصل اپیل کنندہ خاتون نے پہلے شوہر کو رسمی طور پر طلاق دیے بغیر دوسرے مرد اور اس معاملے میں مدعا علیہ سے شادی کر لی تھی۔ مدعا علیہ کو خاتون کی پہلی شادی کے بارے میں پتہ تھا۔ دونوں ساتھ رہے اور ایک بچہ بھی ہوا لیکن اختلاف کی وجہ سے دونوں الگ ہو گئے۔ اس کے بعد خاتون نے سی آر پی سی کی دفعہ 125 کے تحت گزارہ کا مطالبہ کیا تھا، جسے فیملی کورٹ نے قبول کر لیا تھا۔ بعد میں ہائی کورٹ نے فیملی کورٹ کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ کیونکہ پہلی شادی قانونی طور پر ختم نہیں ہوئی تھی۔ مدعا علیہ کا جواز ہے کہ خاتون کو اس کی بیوی نہیں مانا جا سکتا کیونکہ اس نے پہلے شوہر کے ساتھ شادی قانونی طور پر ختم نہیں کی ہے۔ اب سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ جب مدعا علیہ (دوسرے شوہر) کو خاتون کی پہلی شادی کے بارے میں پتہ تھا تو ایسے میں وہ صرف اس لیے گزارہ دینے سے انکار نہیں کر سکتا ہے کیونکہ خاتون کی پہلی شادی قانونی طور پر ختم نہیں ہوئی ہے۔ عدالت نے دو باتوں پر زور دیا، پہلا یہ معاملہ مدعا علیہ کا نہیں ہے کہ اس سے سچ چھپایا گیا تھا۔ فیملی کورٹ نے صاف طور پر کہا تھا کہ مدعا علیہ کو پہلی شادی کی پوری جانکاری تھی۔ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ 1 کے ساتھ سب جانتے ہوئے ایک نہیں بلکہ 2 بار شادی کی۔

ڈویژن صدر کی تقرری پر نادیہ جنوبی بی جے پی دفتر میں ہنگامہ

[illegible]، 6 فروری (وس)۔ ڈویژن صدر کے انتخاب کو لے کر بدھ کی دوپہر بھارتیہ جنتا پارٹی کے نادیہ جنوبی تنظیمی ضلع دفتر میں کرسیوں اور میزوں کی توڑ پھوڑ کی گئی۔ پارٹی کے ایک حصے نے الزام عائد کیا کہ پیسے کے بدلے عہدے دیے جا رہے ہیں۔ پارٹی کارکنوں نے اعلیٰ قیادت پر کارکنوں کی رائے کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی پسند کے لوگوں کو ڈویژن صدر مقرر کرنے کا الزام لگایا۔ تاہم نادیہ جنوبی کی ضلع بی جے پی قیادت نے ان الزامات کو مسترد کیا ہے۔ نئی فہرست کی تیاری کو لے کر بدھ کی دوپہر سے دفتر میں تناؤ پیدا ہو گیا تھا۔

ہندوستانی تارکین وطن کی بے دخلی: ششی تھرور نے امریکہ کے طرز عمل پر سوال اٹھائے

ششی تھرور نے امریکہ سے ہندوستانی تارکین وطن کی بے دخلی ... [illegible]

نئی دہلی: امریکی حکومت نے غیر قانونی طور پر مقیم 104 ہندوستانی شہریوں کو بے دخل کر کے بدھ کے روز ایک فوجی طیارے کے ذریعے امرتسر ایئرپورٹ پر پہنچایا۔ ان افراد کو امریکہ میں غیر قانونی رہائش کی بنیاد پر وہاں کی امیگریشن پالیسی کے تحت بے دخل کیا گیا ہے۔ تاہم، اس معاملے پر ہندوستان میں سیاسی ردعمل سامنے آیا ہے، خاص طور پر اس طریقے پر جس سے ان افراد کو واپس بھیجا گیا۔ حزب اختلاف نے الزام لگایا کہ ہندوستانی تارکین وطن کو بے دخل کرتے وقت نہ صرف انہیں ہتھکڑی پہنائی گئی بلکہ انہیں ایک فوجی طیارے میں واپس بھیجا گیا، جو کہ ایک نامناسب رویہ ہے۔ اس معاملے پر کانگریس رہنما اور پارلیمانی خارجہ امور کمیٹی کے چیئرمین ششی تھرور نے بھی سخت ردعمل دیا۔ ششی تھرور نے کہا کہ امریکہ کو غیر قانونی تارکین وطن کو بے دخل کرنے کا حق ضرور حاصل ہے لیکن انہیں ہتھکڑیوں میں جکڑ کر فوجی طیارے میں بھیجنا غیر ضروری اور نامناسب عمل ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ امریکہ کو چاہیے تھا کہ وہ انہیں کسی عام کمرشل پرواز کے ذریعے واپس بھیجتا۔ 'انڈین ایکسپریس' سے گفتگو کرتے ہوئے تھرور نے کہا، "میں نے سنا کہ ان لوگوں کو فوجی طیارے میں بھیجا گیا۔ یہ وہ نکتہ ہے جو بالکل درست نہیں ہے۔ امریکہ کے پاس انہیں واپس بھیجنے کا اختیار ضرور ہے لیکن اس طرح بھیجنا غلط ہے۔ بہتر ہوتا کہ انہیں ایک عام کمرشل فلائٹ کے ذریعے واپس بھیجا جاتا۔" ششی تھرور نے مزید کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ حکومت ہند اس معاملے پر امریکہ سے بات کرے اور واضح کرے کہ ان لوگوں کو ہتھکڑی پہنانے کی ضرورت نہیں تھی۔ انہوں نے کہا، "یہ لوگ مجرم نہیں ہیں۔ ان کا قصور بس اتنا ہے کہ انہوں نے غیر قانونی طور پر امریکہ میں داخلہ لیا۔ اب جب کہ امریکہ انہیں بے دخل کر رہا ہے تو کم از کم ان کی عزت نفس کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ انہیں ہتھکڑی میں جکڑ کر بھیجنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔" حزب اختلاف کے دیگر رہنماؤں نے بھی حکومت ہند پر زور دیا کہ وہ امریکہ سے اس معاملے پر وضاحت طلب کرے اور یہ یقینی بنائے کہ مستقبل میں ہندوستانی شہریوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائے۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ میں امیگریشن قوانین مزید سخت کیے جا رہے ہیں اور غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائیوں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ حکومت ہند نے تاحال اس معاملے پر کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا۔

اے رحمان نے ہندوستانی موسیقی کو بین الاقوامی شناخت دلائی

اللہ رکھا رحمان جنھیں عام طور پر اے آر رحمان کے طور پر جانا جاتا ہے ہندوستان کے ایک معروف موسیقار و گلوکار ہیں جنھوں نے ہندوستانی موسیقی کو بین الاقوامی سطح پر خصوصی شناخت دلائی ہے

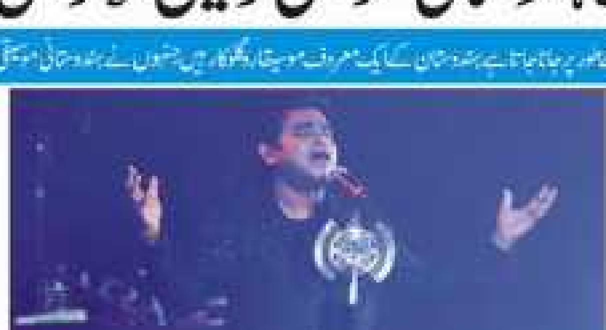

جنوبی ہندوستان کے چنئی میں چھ جنوری کو ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے اے آر رحمان کے والد آر کے شیکھر ملیالم فلم انڈسٹری میں تمل اور دیگر زبان کی فلموں میں موسیقار تھے۔ رحمان بھی اپنے والد کی طرح ہی موسیقار بننا چاہتے تھے۔ موسیقی کی جانب ان کے بڑھتے رجحان کو دیکھ ان کے والد نے انہیں اس راہ پر چلنے کے لئے حوصلہ افزائی کی اور انہیں موسیقی کی تعلیم دینے لگے۔ ابھی وہ صرف نو برس کے ہی تھے جب ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی والدہ نے اپنے شوہر کے موسیقی کے آلات کو کرایہ پر دے کر گزر بسر شروع کی۔ گھر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے رحمان نے کم عمری میں ہی کام کرنا شروع کر دیا۔ اس کے لیے انہوں نے پہلے پیانو اور پھر گٹار بجانا سیکھا اور چنئی کے چند نوجوانوں کے ساتھ مل کر انہوں نے اپنا ایک مقامی بینڈ 'نیمیسس ایونیو' بنایا۔ گھر کی ذمہ داری اور ساتھ میں موسیقی سیکھنے کا جنون، انہیں ٹیلکو میوزک ڈائریکٹر کے ساتھ ورلڈ ٹور پر جانے کا موقع ملا۔ یہاں ان کا فن دنیا کے سامنے آیا اور پھر انہیں آکسفورڈ کی ٹرینٹی کالج کی اسکالرشپ ملی جس نے رحمان کی موسیقی کی تشنگی کو پورا کرنے کا بھرپور موقع فراہم کیا اور انہوں نے موسیقی میں گریجویشن کیا۔ سال 1992 رحمان کے فلمی کیریئر کے لئے اہم ثابت ہوا۔ ان کی ملاقات جنوبی ہند سے تعلق رکھنے والے فلمساز منی رتنم سے ہوئی جو اپنی فلم 'روجا' میں مصروف تھے اور فلم کے لئے موسیقار کی تلاش کر رہے تھے انہوں نے رحمان کو موسیقی دینے کا موقع دیا۔ رحمان کی موسیقی نے پہلی ہی فلم میں وہ جادو دکھایا کہ انہیں نیشنل ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس کے بعد رحمان نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ فلموں کی لائن لگ گئی لیکن رحمان نے ہر فلم میں کام کرنا منظور نہیں کیا۔ ان کی فلم 'دل سے' کے نغموں نے دھوم مچا دی اور گلزار کے ساتھ ان کی جوڑی جم گئی۔ رنگیلا، جینٹل مین، دوڑ، رنگ دے بسنتی، گرو اور جودھا اکبر وہ چند فلمیں ہیں، جن کی موسیقی نے رحمان کو بالی ووڈ میں بلندیوں پر پہنچا دیا۔ رحمان نے صرف بالی ووڈ میں موسیقی دینے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے کرناٹک موسیقی، کلاسیکل موسیقی اور جدید موسیقی ملا کر سامعین کو ایک مختلف موسیقی دینے کی کوشش کی اور اپنے انہی امتیازات خصوصیات کی وجہ سے وہ سامعین میں بہت مقبول ہو گئے۔ رحمان نے 2005 میں اپنا جدید آلات سے لیس اسٹوڈیو بنایا جو اس وقت ایشیا کا سب سے بڑا اسٹوڈیو مانا جاتا ہے۔ رحمان کی موسیقی میں کبھی مغربی دھن سنائی دیتی ہے تو کبھی آپ کو بہتے جھرنے کی صدا اور کلاسیکل موسیقی تو کبھی صوفی سنگیت تو کبھی جاز۔ سال 1997 آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر رحمان نے ایک البم 'وندے ماترم' بنایا تھا جسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی تھی۔ رحمان کی موسیقی کسی ایوارڈ کی محتاج نہیں لیکن انہیں جتنے ایوارڈز ملے ہیں وہ شاید کسی بھی ہندوستانی موسیقار کو آج تک نہیں مل سکے۔ انہیں دس مرتبہ فلم فیئر ایوارڈ سے، چار بار نیشنل فلم ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ پدم شری سے نوازے جا چکے ہیں۔ انہیں بافٹا، گولڈن گلوب، سیٹلائٹ اور گریمی جیسے ایوارڈ مل چکے ہیں۔ 2009 میں ان کو فلم سلم ڈاگ کے لیے بہترین موسیقی دینے پر اکیڈمی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

جنوری میں ٹرکوں کے کرائے میں اضافہ، مہنگائی میں مزید اضافے کے امکانات

جنوری 2025 میں ٹرکوں کے کرایوں میں 4 فیصد تک اضافہ ہوا، جس کی وجہ سردیوں کے پھلوں اور سبزیوں کی ترسیل میں تیزی ہے۔ ٹرانسپورٹ لاگت بڑھنے سے مہنگائی میں مزید اضافے کے امکانات ہیں

نئی دہلی: جنوری 2025 میں مال ڈھلائی کی لاگت میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جس کے نتیجے میں مہنگائی میں مزید اضافے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ ٹرکوں کے کرایوں میں اوسطاً 4 فیصد اضافہ ہوا ہے، جس کا اثر اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر پڑنے کا خدشہ ہے۔ ایک تازہ رپورٹ کے مطابق، ملک کے چند بڑے تجارتی راستوں پر ٹرانسپورٹیشن لاگت میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ خاص طور پر دہلی-ممبئی-دہلی روٹ پر کرائے میں 4 فیصد، ممبئی-کولکاتہ-ممبئی پر 3.7 فیصد، دہلی-حیدرآباد-دہلی اور کولکاتہ-گواہاٹی-کولکاتہ روٹ پر 3.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ٹرانسپورٹ سیکٹر میں اس اضافے کا ایک بڑا سبب سردیوں میں پیدا ہونے والے پھلوں اور سبزیوں کی مارکیٹ میں آمد ہے، جس کے باعث نقل و حمل کی طلب میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ، ملک میں جاری سرد لہر نے سپلائی چین پر بھی اثر ڈالا ہے، جس کی وجہ سے گاڑیوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی اور قیمتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ شری رام فائنانس کے مطابق، جنوری تا مارچ سہ ماہی عام طور پر مصروف ترین رہتی ہے، کیونکہ ربیع کی فصل کے بعد زرعی سرگرمیاں بڑھ جاتی ہیں اور مینوفیکچرنگ سیکٹر میں بھی تیزی آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عرصے میں نہ صرف ٹرکوں کے کرایے بڑھے بلکہ دیگر تجارتی گاڑیوں کی فروخت میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔ اعداد و شمار کے مطابق، جنوری میں کمرشل وہیکلز کی فروخت میں 14 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ تھری وہیلرز (کارگو اور مسافر بسوں) کی فروخت میں 32 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اس کے علاوہ، ٹیکسی کیب کی فروخت میں 59 فیصد اور زرعی ٹریکٹرز کی فروخت میں 15 فیصد اضافہ ہوا۔ دوسری جانب، نجی گاڑیوں کی فروخت میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ موٹر کارز کی فروخت میں 54 فیصد جبکہ دو پہیہ گاڑیوں کی فروخت میں 27 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ برقی گاڑیوں (ای وی) کے شعبے میں بھی ترقی دیکھی گئی، جہاں برقی دو پہیہ گاڑیوں کی فروخت میں 21 فیصد اور برقی کاروں کی فروخت میں 16 فیصد اضافہ ہوا۔ شری رام فائنانس لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر وائی ایس چکرورتی نے کہا کہ ٹرک کرایوں میں اضافہ لاجسٹکس انڈسٹری کے لیے مثبت اشارہ ہے۔ ان کے مطابق، اس اضافے کی بڑی وجہ سردیوں کے پھلوں اور سبزیوں کی ترسیل ہے، جس سے ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج سروسز کی طلب میں اضافہ ہوا۔ تاہم، انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں جاری شدید سردی نے گاڑیوں کی نقل و حرکت پر منفی اثر ڈالا ہے، جس سے سپلائی چین میں رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ٹرانسپورٹیشن لاگت میں مزید اضافہ ہوا تو آئندہ مہینوں میں مہنگائی میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ عوامی سطح پر اس کا اثر اشیائے خورد و نوش سمیت دیگر مصنوعات کی قیمتوں پر بھی پڑے گا، جس سے عام شہریوں کے بجٹ پر بوجھ بڑھے گا۔

راجستھان میں آج سردی کی لہر کے لیے ییلو الرٹ

جے پور، 6 فروری (وس)۔ راجستھان میں حالیہ بارش کی وجہ سے سردی میں اضافہ ہوا ہے۔ سیکر، چتوڑگڑھ، جے پور، ادے پور سمیت کئی شہروں میں رات کا کم سے کم درجہ حرارت سات ڈگری سیلسیس تک گر گیا۔ کل سب سے زیادہ سردی سیکر کے قریب فتح پور میں درج کی گئی۔ ماہرین موسمیات نے آئندہ 24 سے 48 گھنٹوں کے دوران سردی میں مزید اضافے کی پیشین گوئی کی ہے۔ اس کے علاوہ، جمعرات کو شیخاواٹی خطہ (سیکر، چورو، جھنجھنو اور ناگور) میں سردی کی لہر کے لیے ییلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں راجستھان کے تمام شہروں میں آسمان صاف رہا۔ دوسہ، فتح پور، سیکر، چورو، کرولی، جالور، سروہی، جھنجھنو، ہنومان گڑھ سمیت کچھ شہروں میں کل کم از کم درجہ حرارت 10 ڈگری سیلسیس سے نیچے رہا۔ کل سب سے سرد مقام فتح پور تھا جہاں کم سے کم درجہ حرارت 6.3 ڈگری سیلسیس رہا۔ چورو، سیکر، جھنجھنو کے علاوہ جے پور، الور، ہنومان گڑھ کے علاقوں میں کل شام ہلکی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں۔

یوپی، بہار، راجستھان سمیت کئی ریاستوں میں بارش اور کہرے کا الرٹ

نئی دہلی: موسم میں اتار چڑھاؤ کا سلسلہ جاری ہے۔ کبھی درجہ حرارت میں تیزی تو کبھی گراوٹ دیکھی جا رہی ہے۔ بدھ کو شمالی ہند کی زیادہ تر ریاستوں میں دن بھر آسمان صاف ہونے کے ساتھ اچھی دھوپ نکلی۔ اس دوران ہوا چلتی رہی جس سے ٹھنڈ کا بھی احساس ہوتا رہا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق دہلی-یوپی میں جمعرات کو درجہ حرارت میں گراوٹ آ سکتی ہے۔ صبح کے وقت ہوا کی سکون رہی تو کہرا چھا سکتا ہے۔ آنے والے دنوں میں پورے علاقے میں ایک بار پھر سے شمالی ہوائیں چلنے سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں گراوٹ آنے کا امکان ہے۔ آئی ایم ڈی نے اتر پردیش، راجستھان اور بہار سمیت کئی ریاستوں میں بارش اور کہرے کے لیے الرٹ جاری کیا ہے۔ اروناچل پردیش، آسام اور میگھالیہ میں بھی بارش ہو سکتی ہے۔ اس دوران ٹھنڈ میں اضافہ ہونے کا بھی امکان ہے۔ ذیلی ہمالیائی مغربی بنگال، سکم، آسام، میگھالیہ، ناگالینڈ، منی پور، میزورم، تریپورہ اور اڈیشہ کے الگ الگ علاقوں میں رات اور صبح کے وقت گھنے کہرے کی حالت بنی رہنے کے آثار ہیں۔ وہیں محکمہ موسمیات کا اندازہ ہے کہ دہلی-این سی آر میں جمعرات کی صبح ہلکا کہرا رہنے کا امکان ہے۔ دن میں آسمان صاف رہے گا۔ زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت بالترتیب 25 اور 9 ڈگری رہ سکتا ہے۔

Printer Publisher & Owner **Shareef** Printed at M/s Ala Printing Press,3636 Katra Dina Bag Lal Kuan Delhi-11006,Published from B-162, Gali No.3 Chand Masjid Mandawali New Delhi-92, Mob.8010659634, Email-rehmanexpressdaily@gmail.com **Editor: Shareef**